e-paper www.avadhnama.com
LUCKNOW
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

ہندوستان نے کم دوری کے 'پرلے' میزائل کا کامیاب تجربہ کیا

نئی دہلی، 7 نومبر (یو این آئی) ہندوستان نے منگل کو کم دوری کے سطح سے سطح پر مار کرنے والے بیلسٹک میزائل (ایس آر بی ایم) 'پرلے' کا کامیاب تجربہ کیا۔ دفاعی تحقیق و ترقی کی تنظیم (ڈی آر ڈی او) کی طرف سے تیار کردہ، میزائل کی رینج 350-500 کلومیٹر ہے اور اس کے ہتھیار لے جانے کی صلاحیت 500-1000 کلوگرام ہے۔ حکام نے بتایا کہ یہ تجربہ صبح 9.50 بجے اوڈیشہ کے ساحل کے قریب عبدالکلام جزیرے سے کیا گیا اور مشن کے تمام مقاصد کو پورا کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ٹریکنگ آلات کی ایک بیٹری نے ساحل کے ساتھ ساتھ اس کی رفتار کی نگرانی کی۔

مظفرنگر تھپڑ کیس: بچہ کا داخلہ پرائیویٹ اسکول میں کرائیں
سپریم کورٹ کی یوپی حکومت کو ہدایت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے پیر کے روز اتر پردیش حکومت سے کہا ہے کہ مظفر نگر ضلع میں اپنا ہوم ورک پورا نہیں کر پانے پر جس طالب علم کو اس کی ٹیچر کے کہنے پر تھپڑ مارا گیا تھا، اس کو وہاں کسی پرائیویٹ اسکول میں داخلہ دلایا جائے۔ ریاستی محکمہ تعلیم نے جسٹس ابھے ایس اوکا اور پنکج میتھل کی بنچ کو بتایا کہ وہ سی بی ایس ای سے وابستہ ایک پرائیویٹ اسکول میں متاثرہ بچے کو داخلہ دلانے پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے رہا ہے۔ محکمہ کے وکیل نے کہا کہ صرف اتر پردیش بورڈ سے وابستہ اسکول ہی اس کے دائرہ اختیار میں ہیں۔

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 40 Wednesday , November 08 2023 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۴۰) لکھنؤ، بدھ ۸۔نومبر ۲۰۲۳ء، مطابق ۲۲/ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ صفحات۔۸

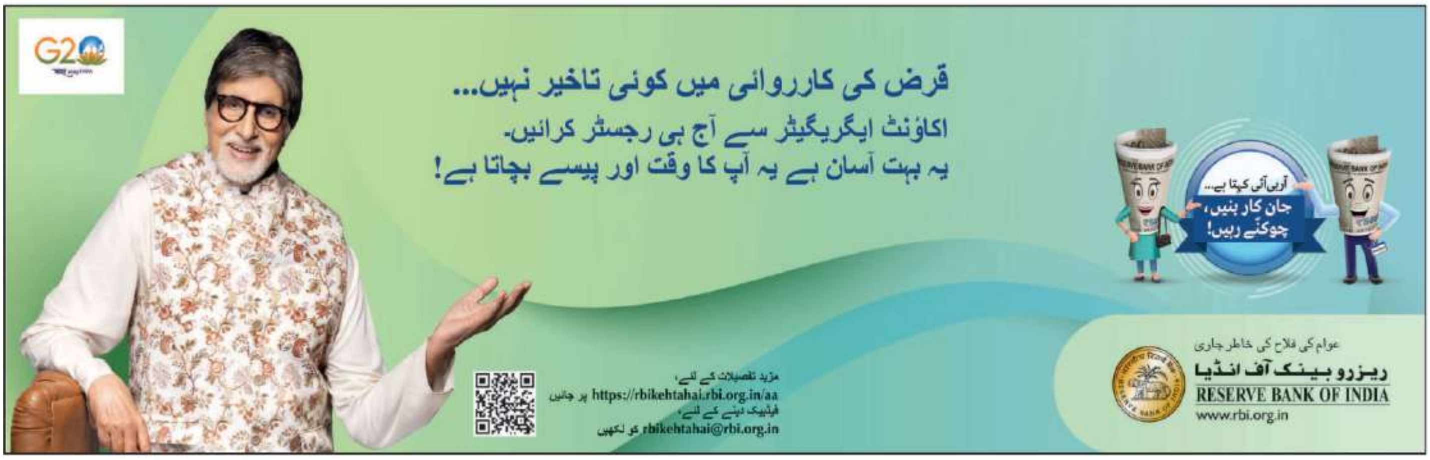

غزہ میں اسرائیلی وحشیانہ کارروائیاں جاری
اسرائیلی جارحیت میں مزید 306 فلسطینی شہید

غزہ میں 56 مساجد شہید، 122 اسکول اور ہزاروں رہائشی عمارات تباہ/مغربی کنارے میں ہلاکتوں کی تعداد 163 ہوگئی، اسرائیلی فوج کا جنین سے انخلاء

غزہ، 7 نومبر (یو این آئی) غزہ میں اسرائیل کی وحشیانہ کارروائیوں کے دوران مزید 306 فلسطینی شہری شہید ہوگئے ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کی جانب سے جاری بیان کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی جارحیت سے مزید 306 فلسطینی شہید ہوئے، جس کے بعد 7 اکتوبر سے اب تک شہید ہونے والے افراد کی تعداد 10 ہزار 328 ہوگئی ہے۔ بیان میں بتایا گیا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی کارروائیوں کے دوران 78 خواتین اور 139 بچے شہید ہوئے۔ مجموعی طور پر غزہ میں اب تک 2719 خواتین اور 4237 بچے شہید ہو چکے ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت نے بتایا کہ 25 ہزار 965 سے زائد فلسطینی زخمی ہیں۔ بیان کے مطابق اسرائیل نے جن راستوں کو انخلا کے لیے محفوظ قرار دیا ہے، وہ موت کے راستے بن چکے ہیں اور اسرائیلی فوج نے ان راستوں کو بے گھر افراد کے لیے پھندوں کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ بیان میں اقوام متحدہ اور ریڈ کراس سوسائٹی سے مطالبہ کیا گیا کہ طبی مراکز اور ایمبولینسوں کو تحفظ فراہم کیا جائے جبکہ اسرائیل کو اسپتالوں دھمکانے سے روکا جائے۔ اس سے قبل غزہ کے حکومتی میڈیا آفس کی جانب سے جاری بیان میں بتایا گیا تھا کہ اسرائیلی بمباری کے باعث اوسطاً ہر منٹ میں ایک زخمی اسپتال پہنچتا ہے جبکہ ہر گھنٹے 15 میتیں اسپتالوں میں پہنچائی جاتی ہیں۔ بیان میں مزید بتایا گیا کہ ہر گھنٹے اوسطاً 5 خواتین اور 6 بچے شہید ہورہے ہیں۔ 7 اکتوبر سے اب تک غزہ کے 50 فیصد اسپتال جبکہ 62 فیصد طبی مراکز بمباری یا ایندھن ختم ہونے کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں۔

غزہ پر اسرائیلی جارحیت کو 32 روز ہوگئے ہیں جس کے دوران ہزاروں فلسطینی شہید ہو چکے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر انفرا اسٹرکچر کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ غزہ کے حکومتی میڈیا آفس کی جانب سے جاری بیان کے مطابق اسرائیلی بمباری کے باعث اوسطاً ہر منٹ میں ایک زخمی اسپتال پہنچتا ہے جبکہ ہر گھنٹے 15 میتیں اسپتالوں میں پہنچائی جاتی ہیں۔ بیان میں مزید بتایا گیا کہ ہر گھنٹے اوسطاً 5 خواتین اور 6 بچے شہید ہو رہے ہیں۔ اسی طرح غزہ کی لگ بھگ 70 فیصد آبادی اسرائیلی بمباری کے باعث بے گھر ہو چکی ہے۔ بیان کے مطابق 7 اکتوبر سے اب تک اسرائیل کی جانب سے 30 ہزار ٹن بارود غزہ میں برسایا گیا ہے اور اوسطاً ہر اسکوائر کلومیٹر پر 80 ٹن بارود کا استعمال کیا گیا۔ اس عرصے میں 50 فیصد اسپتال جبکہ 62 فیصد طبی مراکز بمباری یا ایندھن ختم ہونے کی وجہ سے بند ہو چکے ہیں۔

فلسطینی وزارت صحت نے منگل کو اعلان کیا ہے کہ 7 اکتوبر سے مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ہلاک ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 163 ہو گئی ہے۔ متعلقہ سیاق وسباق میں منگل کو اسرائیلی فوجیں مغربی کنارے میں واقع جینین کیمپ سے اچانک پیچھے ہٹ گئیں۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی نے آج منگل کی صبح بتایا کہ اسرائیلی فورسز نے شمالی مغربی کنارے میں جنین شہر اور اس کے کیمپ پر دھاوا بول دیا۔ ذرائع نے کہا کہ بلڈوزر کے ساتھ کئی فوجی گاڑیوں نے شہر اور جینین کیمپ پر دھاوا بول دیا اور فلسطینیوں اور اسرائیلی فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ فلسطینی ذرائع نے آج بتایا کہ اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے میں کی جانے والی متعدد کارروائیوں کے دوران تقریباً 45 فلسطینیوں کو گرفتار کیا۔

دس ہزار فلسطینی شہید، غزہ بچوں کا قبرستان بن گیا: انتونیو گوتریس

اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے غزہ میں فلسطینی بچوں کی بڑھتی ہوئی ہلاکتوں پر ایک مرتبہ پھر دکھ کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے غزہ بچوں کا قبرستان بنتا جا رہا ہے۔ غزہ میں فوری جنگ بندی کی جائے۔ انہوں نے اپنے جنگ بندی کا مطالبے کو پیر کے روز دہرایا ہے۔ دوسری جانب فلسطین میں صحت کے شعبے کے حکام نے بتایا ہے کہ مسلسل اسرائیلی بمباری اور ہسپتالوں میں علاج کی سہولتیں ادویات اور طبی آلات کی فراہمی میں تعطل کے باعث ہلاکتوں کی تعداد 10000 سے زیادہ ہوگئی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے رپورٹرز سے کہا کہ اسرائیلی فوج نے بمباری کے ساتھ ساتھ زمینی حملے بھی شروع کر دیے ہیں۔ جنگی طیاروں کی بمباری سے ہسپتال، ہسپتالوں کی ایمبولینسز، زخمی، ڈاکٹر، مسجدیں، گرجا گھر حتیٰ کہ یو این او کے متعلقہ شعبوں کے مقامی دفاتر ہی نہیں پناہ گزین فلسطینیوں کے کیمپ بھی محفوظ نہیں رہنے دیے گئے، کوئی بھی محفوظ نہیں رہا۔ انہوں نے اس موقع پر حماس کا بھی ذکر کیا اور کہا حماس انسانوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کر رہا ہے اور اسرائیل پر راکٹ داغ رہا ہے۔

پٹاخوں پر پابندی صرف دہلی-این سی آر کے لئے نہیں
پابندی تمام ریاستوں پر لاگو: سپریم کورٹ

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے منگل کو واضح کیا کہ پٹاخے پھوڑنے کے خلاف اس کی طرف سے جاری کردہ ہدایات صرف دہلی-این سی آر کے لیے نہیں ہیں، بلکہ تمام ریاستوں کے لیے ہیں۔ عدالت نے ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی کہ وہ فضائی/صوتی کی آلودگی پر قابو پانے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ جسٹس اے ایس بوپنا اور جسٹس ایم ایم سندریش کی بنچ ہندوستان میں پٹاخوں کی فروخت، خرید اور استعمال پر پابندی کا مطالبہ کرنے والی درخواستوں کی سماعت کر رہی تھی۔ عرضی گزار نے ریاست راجستھان کے لیے ایک عرضی دائر کی ہے جس میں عدالت عظمیٰ سے سابقہ احکامات کو نافذ کرنے کی ہدایت مانگی گئی ہے۔ عرضی گزار نے عدالت سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا حکم صرف دہلی-این سی آر پر لاگو ہوتا ہے، حالانکہ یہ پورے ملک پر لاگو ہوتا ہے۔" کیس کی سماعت کرتے ہوئے جسٹس سندریش نے کہا کہ ایک غلط فہمی ہے کہ جب ماحولیاتی معاملات کی بات آتی ہے تو یہ صرف عدالت کا کام ہے۔

دہلی: آلودگی: سپریم کورٹ نے پانچ ریاستوں کو پرالی جلانے سے روکنے کا حکم دیا

نئی دہلی، 07 نومبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے قومی راجدھانی خطہ میں جان لیوا آلودگی کے پیش نظر منگل کے روز پنجاب، ہریانہ، راجستھان، اتر پردیش اور دہلی کی حکومتوں کو پرالی (فصل کے باقیات) جلانے پر فوری طور پر روک لگانے کی ہدایت دی جسٹس سنجے کشن کول اور سدھانشو دھولیا کی بنچ نے متعلقہ حکومتوں سے کہا کہ اسے یا تو سختی کے ساتھ کارروائی کے ذریعہ یا ترغیب کے ذریعہ پرالی جلانے سے روکنا ہوگا۔ بنچ نے پرالی جلانے سے روکنے کے عمل کے لئے مقامی پولیس اسٹیشن کے سربراہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) اور چیف سکریٹری کی نگرانی میں ہدایت کو نافذ کرنے کی ذمہ داری دی۔ بنچ نے سالیسٹر جنرل تشار مہتا، سینئر ایڈوکیٹ وکاس سنگھ، گوپال شنکر نارائنن اور عدالت دوست (امیکس کیوری) سینئر ایڈوکیٹ اپراجیتا سنگھ اور دیگر کے دلائل سننے کے بعد یہ حکم جاری کیا۔

کانگریس اکبر کو عظیم، بی جے پی نے چھترپتی شیواجی اور مہارانا پرتاپ کو عظیم پڑھایا: آدتیہ ناتھ

شاہجہاں پور، دیواس، 07 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج کہا کہ کانگریس نے اکبر کو ہمیشہ عظیم پڑھایا، جب کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے چھترپتی شیواجی اور مہارانا پرتاپ کو عظیم پڑھاتی ہے۔ مسٹر آدتیہ ناتھ مدھیہ پردیش کے شاہجاپور ضلع کے شوجال پور اور دیواس میں پارٹی امیدواروں کی حمایت میں انتخابی میٹنگوں سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی ہندوستان کے 142 کروڑ عوام کو ایک خاندان سمجھتے ہیں۔ اگر آپ کاشی وشوناتھ جائیں تو آپ کو نئی کاشی دیکھنے کو ملے گی۔ کیدار پوری میں بھگوان کیدارناتھ کے عظیم درشن ہوتے ہیں۔ جب مہاکال مہالوک اجین پہنچتے ہیں تو ایک نیا احساس ہوتا ہے۔ اب اجودھیا پوری بھی تیار ہو چکی ہے۔ آئندہ 22 جنوری کو بھگوان رام للا کو اجودھیا کے عظیم الشان مندر میں وراجمان ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا نام ہی مسئلہ ہے۔ ملک میں نکسل ازم، انتہا پسندی اور بدعنوانی کی ذمہ دار کانگریس پارٹی ہے۔ کانگریس ملک کے بچوں کو اکبر کو عظیم پڑھاتی ہے۔

نتیش کمار کا بڑا اعلان، بہار میں ریزرویشن کا دائرہ 50 سے 75 فیصد کرنے کی تجویز

پٹنہ: بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے منگل کو قانون ساز اسمبلی میں ایک بڑا اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ نے بہار میں ریزرویشن کا دائرہ 50 سے بڑھا کر 65 کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ای ڈبلیو ایس کے 10 فیصد کو شامل کر کے ریزرویشن کو 75 فیصد کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ ایوان سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے مجوزہ ریزرویشن کے بارے میں کہا کہ ایس سی 20 فیصد، ایس ٹی 2 فیصد، او بی سی اور ای بی سی 43 فیصد کے ساتھ ای ڈبلیو ایس 10 فیصد ریزرویشن ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ریزرویشن کا دائرہ 50 فیصد ہے، اونچی ذات کے لئے بھی 10 فیصد ریزرویشن ہے، پسماندہ اور انتہائی پسماندہ لوگوں کے لئے ریزرویشن میں اضافہ کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ 50 فیصد ریزرویشن کا دائرہ بڑھا کر 65 فیصد کیا جائے۔ قبل ازیں ایوان سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس ذات کی آبادی میں اضافہ یا کمی ہوئی ہے، لیکن مجھے بتائیں کہ جب ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری نہیں ہوئی تو آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس ذات کی تعداد بڑھ گئی ہے یا کم ہوئی ہے؟ ہم شروع سے ہی مرکزی حکومت سے ذات پات پر مبنی مردم شماری کرانے کا مطالبہ کرتے آئے ہیں۔ مردم شماری جو 2021-2022 میں ہونی تھی، وہ نہیں ہوئی تو جتنا جلدی ہو سکے شروع کریں۔ ذات پات پر مبنی مردم شماری کی رپورٹ کے بعد ایوان میں سماجی و اقتصادی سروے پر نتیش کمار نے کہا کہ غریب خاندان کو 2 لاکھ روپے کی امداد دی جائے گی، تاکہ ان کی حالت بہتر ہو۔ جن کے پاس گھر نہیں ان کا گھر بنوایا جائے گا۔ زمین کی خریداری کے لئے 1.20 لاکھ روپے کی امداد دی جائے گی۔ بہار کو خصوصی ریاست کا درجہ دینے پر ایک بار پھر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بہار میں جو رپورٹ آئی ہے، اس کو مرکزی حکومت کو بھیج دیں گے۔ اس کی بنیاد پر ہم بہار کو خصوصی ریاست کا درجہ دینے کا مطالبہ کریں گے۔

اسمبلی انتخابات: چھتیس گڑھ میں 71.11 فیصد اور میزورم میں 77.71 فیصد ہوئی ووٹنگ

چھتیس گڑھ میں آج پہلے مرحلہ کے تحت 20 اسمبلی سیٹوں پر ووٹنگ کا عمل انجام پا گیا اور میزورم میں بھی 40 اسمبلی سیٹوں کے لیے بھی ووٹرس نے بڑی تعداد میں گھروں سے باہر نکل کر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ چھتیس گڑھ میں جہاں 71.11 فیصد ووٹنگ درج کی گئی، وہیں میزورم میں 77.71 فیصد ووٹنگ ہوئی۔ دونوں ریاستوں میں مجموعی طور پر 60 اسمبلی سیٹوں پر کھڑے امیدواروں کی قسمت ای وی ایم میں بند ہوگئی ہے اور اس کا نتیجہ 3 دسمبر کو سامنے آئے گا۔ چھتیس گڑھ میں ہوئے پہلے مرحلہ کے انتخاب میں کئی مقامات سے نکسلی حملے کی خبریں موصول ہوئیں۔ سکما میں سیکورٹی فورسز اور نکسلیوں کے درمیان تصادم کے اطلاعات ہیں جن میں کئی جوانوں کے زخمی ہونے کی بات بھی سامنے آ رہی ہے۔ کانکیر کے باندہ علاقہ میں بھی نکسلیوں اور سیکورٹ فورسز کے درمیان تصادم ہوا جس میں سیکورٹی فورسز نے اے کے- 47 برآمد کی۔ کچھ نکسلیوں کے مردہ یا زخمی ہونے کی خبریں بھی موصول ہوئی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ باندے تھانہ علاقہ میں بی ایس ایف اور ڈی آر جی کی ٹیم ووٹنگ کے لیے علاقے میں ڈومنیشن پر نکلی تھی جب ڈی آر جی کے ساتھ پاناور کے پاس تقریباً ایک بجے نکسلیوں سے تصادم ہو گیا۔ ماڑ پکھانجور اور اُولیا جنگل میں بھی تصادم کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ پکھانجور کے اے ایس پی نے اس کی تصدیق بھی کی ہے۔ ایک میڈیا رپورٹ میں ضلع نارائن پور کے تھانہ اورچھا واقع تادور کے جنگل میں ایس ٹی ایف اور ماؤنوازوں کے درمیان تصادم کی اطلاع دی گئی ہے۔ ایس ٹی ایف کو بھاری پڑتا دیکھ کر نکسلی جنگل کا سہارا لے کر فرار ہو گئے۔ جوانوں کو کسی بھی طرح کا نقصان پہنچنے کی خبر نہیں ہے۔ ایک خبر آئی تھی کہ نکسلیوں نے گدڑی پولنگ مرکز کو گھیر لیا ہے، حالانکہ اس میں کوئی حقیقت نہیں تھی۔

مہوا موئترا نے اخلاقیات پینل میٹنگ کی تاریخ بدلنے پر اٹھائے سوال، لگایا سنگین الزام

نئی دہلی۔ پیسے لے کر پارلیمنٹ میں سوال پوچھنے کے بی جے پی رکن پارلیمنٹ کے الزامات کا سامنا کر رہی ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے اخلاقیات کمیٹی پینل کی میٹنگ 9 نومبر تک ملتوی کرنے پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پینل میں شامل کانگریس رکن پارلیمنٹ کی نامزدگی کی تاریخ کے ساتھ ٹکراؤ یقینی بنانے کے سبب غیر حاضری کا فائدہ اٹھا کر بی جے پی اکثریت کے ذریعہ یکطرفہ مسودہ رپورٹ تیار کرنے کے لیے اپنے ساتھیوں کو بلا رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کیے گئے ایک پوسٹ میں موئترا نے لکھا ہے کہ "کوئی مسودہ رپورٹ عام طور سے نشر نہیں کیا گیا ہے، لیکن اسے 9 نومبر کو اپنایا جائے گا۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ کی نامزدگی کی تاریخ کے ساتھ ٹکراؤ یقینی کرنے کے لیے میٹنگ ملتوی کردی گئی، تاکہ وہ نہ آسکیں۔

کانگریس خاندان پرستی کی سب سے بڑی علامت ہے: مودی

سدھی، 07 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج کہا کہ کانگریس ملک میں خاندان پرستی کی سب سے بڑی علامت بن گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مدھیہ پردیش میں بھی اس پارٹی کے دو لیڈر اپنے بیٹوں کو کھڑا کرنے کے لیے لڑ رہے ہیں۔ مسٹر مودی نے ریاست کے وندھیا علاقے کے سدھی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدواروں کی حمایت میں منعقدہ انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا۔ اس موقع پر وندھیا علاقہ کے پارٹی امیدوار بھی موجود تھے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ کانگریس ملک میں خاندانی نظام کی سب سے بڑی علامت ہے۔ کسی کا نام لیے بغیر انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں کانگریس کے دو بڑے لیڈر آپس میں لڑ رہے ہیں تاکہ ان کے بیٹے کانگریس پر قبضہ کر سکیں۔ اسی لیے یہ لیڈر ایک دوسرے کے کپڑے پھاڑنے کی بات بھی کر رہے ہیں۔

علی گڑھ کو ہری گڑھ کرنے کی تجویز میونسپل کارپوریشن میٹنگ میں پاس

لکھنؤ: علی گڑھ کو ہری گڑھ میں تبدیل کرنے کی تجویز میونسپل کارپوریشن کے بی جے پی کونسلر سنجے پنڈت کی تجویز پر منظور کی گئی ہے۔ یہ تجویز حکومت کو بھیجی جائے گی۔ اس تجویز کی حتمی منظوری صرف حکومت ہی دے گی۔ علی گڑھ میونسپل کارپوریشن کی پہلی بورڈ میٹنگ ہنگامہ آرائی کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس دوران بی جے پی کونسلر سنجے پنڈت نے علی گڑھ کو ہری گڑھ میں تبدیل کرنے کی تجویز پیش کی۔ تجویز منظور کر لی گئی۔ اب یہ تجویز حکومت کو بھیجی جائے گی، تب ہی حکومت اس کی اجازت دے گی۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب ہری گڑھ کی آواز بلند ہوئی ہو۔ اس سے قبل نائب وزیر اعلیٰ نے 21 اگست کو کلیان سنگھ کی برسی پر منعقدہ ہندو پرائیڈ ڈے پروگرام میں بھی یہی پیغام دیا تھا۔

اودھ نامہ
لکھنؤ، بدھ، ۸ نومبر ۲۰۲۳

انسانیت سوز جرائم، غزہ اور جنوبی لبنان پر وائٹ فاسفورس بموں کی بارش

غزہ کی تازہ ترین صورتحال، ہر طرف لاشوں کے ٹکڑے اور خون ہی خون، فلسطین کی تازہ ترین صورتحال پر ایران اور مصر کے وزرائے خارجہ کی گفتگو، مشہد مقدس میں غزہ کے مظلوم عوام کی حمایت میں بین الاقوامی شعری نشست کا انعقاد، ایرانی وزیر خارجہ: غزہ میں جنگ بندی کے سلسلے میں امریکی حکام کے بیان اور عمل میں تضاد

غزہ: غاصب صیہونی حکومت غزہ کے خلاف کسی بھی طرح کے انسانیت سوز جرائم سے گریز نہیں کر رہی ہے اور اب اس نے غزہ اور جنوبی لبنان پر اپنے وحشیانہ حملوں میں وائٹ فاسفورس بموں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ سحر نیوز/ عالم اسلام: غاصب صیہونی حکومت وحشیانہ جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غزہ اور جنوبی لبنان میں اپنے اہداف کو وائٹ فاسفورس بموں سے نشانہ بنا رہی ہے۔ وائٹ فاسفورس بم ایسے زہریلے کیمیائی بم ہیں جو فضا میں ہی شعلہ ور ہو جاتے ہیں اور اپنے ہدف کو جلا کر خاکستر کر دیتے ہیں۔ ان بموں کے استعمال سے لوگوں کی کھال، دل، گردوں اور جگر پر بہت زیادہ منفی اثر پڑتا ہے اور لوگوں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ ان بموں سے انسانوں کے پھیپھڑے بھی بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ ان بموں سے مٹی پر بھی نہایت برا اثر پڑتا ہے اور نہروں اور دریاؤں میں پہنچنے پر پانی کے جانور تک ان سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ سن انیس سو اسی کے جنیوا سمجھوتے کے تحت ان ہتھیاروں کو ممنوعہ قرار دیتے ہوئے اس قسم کے ہتھیاروں کے استعمال کو جنگی جرم قرار دیا گیا ہے جبکہ غاصب صیہونی حکومت جنوبی لبنان اور غزہ میں ان ممنوعہ ہتھیاروں کو عام شہریوں کے خلاف استعمال کر رہی ہے۔ غزہ پر آج بتیسویں دن بھی غاصب صیہونی حکومت کے جارحانہ حملے جاری ہیں جس میں متعدد فلسطینی شہید اور زخمی ہوئے ہیں سحر نیوز/ عالم اسلام: جنوبی غزہ کے علاقے رفح پر صیہونی حکومت کے حملے میں چودہ فلسطینی شہید ہو گئے۔ صیہونی حکومت کے اس حملے میں آنروا سے متعلق اسکول پر حملے میں متعدد افراد زخمی بھی ہو گئے۔ اسی طرح صیہونی حکومت کے بمبار طیاروں نے رفح کے مرکز میں ایک تجارتی مرکز کے قریب واقع عزالدین عزام کے گھر پر حملہ کیا ہے دوسری جانب غزہ میں قدس ہسپتال اور کمال عدوان ہسپتال کے اطراف میں صیہونی حکومت کی بمباری میں متعدد افراد شہید اور زخمی ہو گئے کہ جن کی ابھی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ گذشتہ بتیس دنوں سے غزہ کے نہتھے اور مظلوم عوام کے خلاف اسرائیل کی بربریت میں اب تک دس ہزار دو سو سے زائد فلسطینی شہید ہوئے ہیں جبکہ ستائیس ہزار کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ دوسری جانب فلسطین کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ غرب اردن میں ایک اور فلسطینی کی شہادت کے ساتھ ہی سات اکتوبر سے اب تک غرب اردن کے شہداء کی تعداد ایک سو بہتر ہو گئی ہے۔ دریں اثنا ایک اور فلسطینی نامہ نگار کی شہادت کے ساتھ ہی آغاز جنگ سے اب تک شہید ہونے والے نامہ نگاروں کی تعداد اڑتالیس بتائی جا رہی ہے۔ صیہونیوں نے شمالی غزہ میں واقع جبالیہ پر حملے میں ایک مسجد کو بھی شہید کر دیا۔ اسی دوران غزہ کے العودہ اسپتال کے ڈائریکٹر احمد مہنا نے منگل کی صبح اعلان کیا کہ اس طبی مرکز کے اسی فیصد مریض بچے اور خواتین ہیں۔ مہنا نے کہا کہ ہمارے پاس ہسپتال میں ساٹھ مریض ہیں، جن میں سے کچھ کی جسمانی حالت تشویشناک ہے، جبکہ بعض دیگر مریضوں اور زخمیوں کی حالت قدرے بہتر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ہسپتال کا کام جاری رکھنے کے لئے ناممکن کو ممکن بنا رہے ہیں، لیکن ہسپتال میں ایندھن ختم ہونے کے بعد، ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ مہنا نے اطلاع دی ہے کہ صیہونی حملوں کی بندوقوں سے نکلی ہوئی گولیاں ہسپتال کے صحن تک پہنچ گئیں۔ آخر میں، غزہ کے العودہ اسپتال کے ڈائریکٹر نے کہا کہ اسپتال میں اسٹریچ اور لاجسٹک سامان اور آلات ختم ہونے کے قریب ہیں۔ غزہ میں انڈونیشین ہسپتال کے ڈائریکٹر نے بھی کہا کہ ہسپتال کے مکمل طور پر بند ہونے کے لئے ہمارے پاس صرف چوبیس گھنٹے کا سامان بچا ہے۔: اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے مصر کے وزیر خارجہ سامح شکری سے ہونے والی اس گفتگو میں دو اہم اسلامی ملک ہونے کی حیثیت سے ایران اور مصر کی پوزیشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، فلسطین میں جاری بحران کے خاتمے اور غزہ اور غرب اردن کے عام شہریوں کے خلاف صیہونی حکومت کے وحشیانہ حملے بند کئے جانے کے بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان تبادلۂ خیال کا سلسلہ جاری رہنے کو اہم بتایا انہوں نے ریاض میں اسلامی ملکوں کے آئندہ دنوں میں ہونے والے اجلاس کی اہمیت پر تاکید کرتے ہوئے تہران اور قاہرہ کے مشترکہ مشورے جاری رہنے پر اپنی آمادگی کا اظہار کیا۔ امیر عبداللہیان نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی ہلال احمر سوسائٹی، مصر کے راستے سے غزہ کے لئے انسان دوستانہ امداد کی ترسیل کے لئے آمادہ ہے۔ مصر کے وزیر خارجہ سامح شکری نے بھی اس ٹیلی فونی گفتگو میں غزہ کے باشندوں تک بین الاقوامی انسانی امداد پہنچانے کے لیے مصر کے اقدامات کی وضاحت کرتے ہوئے اس سلسلے میں عرب اور اسلامی ممالک اور اسلامی جمہوریہ ایران کے موقف اور کوششوں کو سراہا۔ سامح شکری نے جنگ کو روکنے اور غزہ میں جنگ بندی کے قیام اور غزہ کے لوگوں تک انسانی امداد بھیجنے میں مدد کے لیے دو طرفہ اور کثیرالجہتی مشاورت کے جاری رہنے پر بھی زور دیا۔ آستان نیوز کی رپورٹ کے مطابق، غزہ کے مظلوم عوام کی حمایت میں جہاں پورے ایران میں مختلف فنی اور ادبی پروگراموں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ مشہد کے فلسطین اسکوائر میں "طوفان واژہ ھا" (لفظوں کا طوفان) کے عنوان سے عظیم الشان شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ یہ عظیم الشان تقریب گزشتہ شب آستان قدس رضوی کے ثقافتی تنظیم کے سربراہ عبدالحمید طالبی، آستان قدس رضوی انسٹی ٹیوٹ آف آرٹسٹک کریشنز کے مینیجر امیر مہدی حکیمی، امام رضا (ع) انٹرنیشنل یونیورسٹی کے صدر مرتضی رضا ای کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ اس پروگرام میں مشہد مقدس کے شعبہ ادب اور فن سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شریک تھے۔ اس پروگرام میں ایران، بحرین، شام اور افغانستان کے شعراء نے غزہ میں صیہونی حکومت کے جرائم کی مذمت اور فلسطین کے مظلوم عوام کی حمایت میں اپنے اشعار پیش کئے۔ اس پروگرام کو براہ راست فلسطین اسکوائر پر بھی نشر کیا گیا، اس تقریب میں حمید اصغری بھی بطور ناظم موجود تھے۔ اس پروگرام میں شعرائے کرام نے مختلف انداز میں اپنے اشعار پڑھے، جن شعرائے کرام نے اس پروگرام میں اپنا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا ان میں محمد جواد منوچہری، کامل اسماعیل، مصطفی جلیلیان مصلّی، غلام رضا غلام پور، راضیہ رجائی، سید فضل اللہ قدسی، احمد بابائی، سید ابوالفضل مبارز، مسعود یوسف پور، سید حسین سیدی، خافر العلاوی، النالا ویان محمد رضا یعقوبی آل کے نام قابل ذکر ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے پیر کو ایران کے صدر اور عراق کے وزیر اعظم کی ملاقات کے موقع پر امریکی وزیر خارجہ کی بلٹ پروف جیکٹ پہنے بغداد آمد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ خطے میں امریکہ کے کردار کی اصل حقیقت ہے۔ وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے کہا کہ امریکہ نے گزشتہ تین دن میں ہمیں پیغام بھجوایا ہے کہ وہ غزہ میں جنگ بندی چاہتا ہے اور اس سلسلے میں بقول اس کے، اس نے اقدامات کیے ہیں، لیکن عملی طور پر امریکی صرف غزہ میں قتل عام اور نسل کشی کی حمایت کر رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ امریکہ جلد از جلد اپنی پالیسی تبدیل کرے گا اور قابض فریق کی حمایت بند کر دے گا۔

میانمار میں آگ لگنے سے 63 گھر جل کر خاکستر

ینگون، 7 نومبر (یو این آئی) میانمار کی کاچن ریاست کے خونگ لنفو شہر کے ایک گاؤں میں زبردست آگ لگ گئی۔ یہاں کی ڈیجیٹل نیوز نے منگل کو یہ اطلاع دی ہے۔ آگ مقامی وقت کے مطابق رات ایک بجے کے قریب لگی۔ جس میں تقریباً 63 مکانات جل کر تباہ اور تقریباً 303 افراد بے گھر ہو گئے۔

وزیر خارجہ فیدان کی غزہ سے متعلق سفارتی کوششوں کا سلسلہ جاری

انقرہ، 7 نومبر (یو این آئی) ترکیہ کے وزیر خارجہ حقان فیدان نے اپنے ڈچ اور چیک ہم منصبوں سے اسرائیل اور حماس کے درمیان جلد از جلد مکمل جنگ بندی قائم کی جانے اور غزہ تک انسانی امداد پہنچائی جانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ وزیر خارجہ حقان فیدان نے اپنے دونوں ہم منصبوں سے ٹیلی فون پر بات چیت کی ہے۔ سفارتی ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق، فیدان اور ہالینڈ کے وزیر خارجہ ہانکے بروئنز سلاٹ نے ملاقات کے دوران غزہ کی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خارجہ فیدان نے اپنے ہالینڈ کے ہم منصب پر زور دیا کہ جلد از جلد مکمل جنگ بندی کا اعلان کیا جائے اور فوری طور پر غزہ تک انسانی امداد پہنچائی جائے۔ ٹیلی فونک رابطے کے دوران فیدان نے یہ بھی کہا کہ غزہ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کو علاقائی بحران میں تبدیل ہونے سے روکنے کے لیے مشترکہ کوششیں کی جانی چاہئیں۔ فیدان نے ٹیلی فونک رابطے کے دوران بحیرہ اسود کے اناج کے اقدام کو جاری رکھنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور یوکرین کی تازہ ترین صورتحال کا بھی جائزہ لیا گیا۔ وزیر خارجہ فیدان اور ان کے چیک ہم منصب لیپاوسکی نے فون پر بات چیت میں غزہ کی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ ٹیلی فونک رابطے میں فیدان نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ کے شہریوں کے خلاف اسرائیل کے جرائم "ناقابل قبول" ہیں۔ مزید برآں، فیدان نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جلد از جلد مکمل جنگ بندی قائم کی جانی چاہیے اور غزہ تک انسانی امداد پہنچائی جانی چاہیے۔

مظاہرین نے اسرائیل کے لیے ہتھیار لے جانے والے امریکی فوجی جہاز کو روک لیا

واشنگٹن، 7 نومبر (اے یو ایس) امریکا میں مظاہرین نے مبینہ طور پر اسرائیل کے لیے ہتھیار لے جانے والے امریکی فوجی جہاز کو روک دیا ہے۔ سینکڑوں فلسطینی حامی مظاہرین نے واشنگٹن میں ٹاکوما [Tacoma] کی بندرگاہ پر Cape Orlando نامی فوجی سپلائی جہاز کو روکنے کے لیے ریلی نکالی جس کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ امریکا سے اسرائیل کے لیے ہتھیار لے جائے گا۔ ریلی میں شریک مظاہرین کے نمائندوں نے بتایا 'ہم غزہ جنگ بندی چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کا قتل ہونا بند ہو جائے۔ ہم امریکی خارجہ پالیسی اور اسرائیل کو امریکی فنڈنگ کے بارے میں تحقیقات بھی چاہتے ہیں۔ ٹاکوما میں کیپ اور لینڈو کہلانے والے جہاز کو ہر عمر کے مظاہرین کا سامنا کرنا پڑا جو رین کوٹ، بافر جیکٹس اوڑھے اور چھتریاں تانے احتجاج کر رہے تھے، مظاہرین نے فلسطینی پرچم اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ بینرز پر 'غزہ کا دفاع کریں'، 'فلسطین کو آزاد کرو'، 'ایک اور نکل نہیں، ایک اور پیسہ نہیں، اسرائیل کے جرائم کے لیے مزید رقم نہیں' جیسے نعرے درج تھے۔ دوسری طرف پینٹاگون کے ترجمان جیف جورگنسن نے کہا ہے کہ یہ جہاز درحقیقت امریکی فوجی کارگو کی نقل و حرکت کی مانیٹرنگ کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس نے ایک امریکی دفاعی اہلکار کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ اتوار کو مشرق وسطیٰ میں تعینات امریکی آبدوز ایک گائیڈڈ میزائل آبدوز ہے جو جوہری ہتھیار فائر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ پیر کو پینٹاگون کے پریس سیکریٹری پیٹ رائیڈر نے کہا کہ اوہائیو کلاس آبدوز امریکی خطے میں ڈیٹرنس کی کوششوں کے لیے مزید مدد فراہم کرے گی۔ امریکی محکمہ دفاع نے سوشل میڈیا پر ایک تصویر جاری کی ہے جس میں آبدوز کو سوئز نہر سے ہوتے ہوئے بحیرۂ احمر میں جاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

کانگو وائرس ایک اور زندگی نگل گیا، مزید 5 مریض کوئٹہ سے کراچی منتقل

کوئٹہ، 7 نومبر (یو این آئی) پاکستان کے کوئٹہ میں کانگو وائرس کی صورتحال سنگین رخ اختیار کر گئی ہے جہاں ایک اور مریض جان کی بازی ہار گیا جب کہ کوئٹہ کے سنڈیمن اسپتال میں کریمین کانگو ہیمرجک فیور (سی سی ایچ ایف) وائرس سے متاثرہ مزید 5 مریضوں کو طبی امداد کی فراہمی کے لیے کراچی منتقل کر دیا گیا۔ ڈان کی رپورٹ کے مطابق کراچی کے نجی ہسپتال میں بلوچستان سے لائے گئے مریضوں کی کل تعداد 11 ہو گئی ہے۔ محکمہ صحت سندھ کے ترجمان نے بتایا کہ کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے کانگو بخار کے 11 مریضوں کو گزشتہ 2 روز کے دوران آغا خان یونیورسٹی ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ہسپتال مرض کی تشخیص کے لیے اپنے طریقہ کار کے مطابق عمل کر رہا ہے، اس لیے صرف ان ہیلتھ کیئر پروائیڈرز کو کراچی بھیجا جا رہا تھا جن کا ٹیسٹ مثبت آیا تھا۔ بلوچستان کے محکمہ صحت کے ایک عہدیدار کے ساتھ اپنی ٹیلی فونک گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے محکمہ صحت سندھ کے ترجمان شبیر علی بابر نے کہا کہ سی سی ایچ ایف وبا کے باعث کوئٹہ کے ہسپتال میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے، انہوں نے کہا کہ خاص طور پر بیمار ڈاکٹر کی کراچی منتقلی کے دوران موت کے بعد کراچی میں بھی بہت زیادہ تشویش پائی جاتی ہے۔ محکمہ صحت سندھ نے 8 بستروں پر مشتمل سی سی ایچ ایف آئسولیشن یونٹ قائم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عملہ چوبیس گھنٹے موجود رہے گا، کراچی میں اب تک کوئی سی سی ایچ ایف کیس رپورٹ نہیں ہوا۔ یہ وائرس مویشی گائے، بیل، بکری، بکرا، بھینس اور اونٹ، دنبوں اور بھیڑ کی کھال سے چپکی چیچڑوں میں پایا جاتا ہے، چیچڑی کے کاٹنے سے وائرس انسان میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس بیماری میں جسم سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ خون بہنے کے سبب ہی مریض کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ وائرس زیادہ تر افریقہ اور جنوبی امریکہ، مشرقی یورپ، ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں پایا جاتا ہے، اسی بنا پر اس بیماری کو افریقی ممالک کی بیماری کہا جاتا ہے، یہ وائرس سب سے پہلے 1944 میں کریمیا میں سامنے آیا، اسی وجہ سے اس کا نام کریمین ہیمرج رکھا گیا تھا۔ کانگو وائرس کا مریض تیز بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے، اسے سردرد، متلی، قے، بھوک میں کمی، نقاہت، کمزوری اور غنودگی، منہ میں چھالے، اور آنکھوں میں سوجن ہو جاتی ہے۔ علامات: تیز بخار سے جسم میں سفید خلیات کی تعداد انتہائی کم ہو جاتی ہے جس سے خون جمنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ متاثرہ مریض کے جسم سے خون نکلنے لگتا ہے اور کچھ ہی عرصے میں اس کے پھیپھڑے تک متاثر ہو جاتے ہیں، جبکہ جگر اور گردے بھی کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور یوں مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو ہر ممکن احتیاط کرنی چاہیے۔ احتیاطی تدابیر: کانگو سے متاثرہ مریض سے ہاتھ نہ ملائیں، مریض کی دیکھ بھال کرتے وقت دستانے پہنیں، مریض کی عیادت کے بعد ہاتھ اچھی طرح دھوئیں، لمبی آستینوں والی قمیض پہنیں، جانور منڈی میں بچوں کو تفریح کرانے کی غرض سے بھی نہ لے جایا جائے۔

جنوبی افریقہ نے بھی اسرائیل سے سفارت کاروں کو واپس بلا لیا

جوہانسبرگ، 7 نومبر (اے یو ایس) جنوبی افریقہ کی وزیر خارجہ نے پیر کو کہا کہ جنوبی افریقہ فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کے ساتھ جنگ میں شہریوں کی ہلاکتوں میں اضافے کے درمیان اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات کا جائزہ لینے کے لیے اس ملک سے اپنے سفارت کاروں کو واپس بلا رہا ہے۔ جنوبی افریقہ طویل عرصے سے مشرق وسطیٰ میں امن کا حامی رہا ہے اور اس نے فلسطینیوں کی حمایت کرتے ہوئے ان کی حالت زار کو اپنے ملک کی اس نسل پرست حکومت کے دور سے تشبیہ دی جو 1994 میں طویل جدو جہد کے بعد ختم ہوئی تھی۔ سفارت کاروں کی واپسی کو ایک "نارمل پریکٹس" قرار دیتے ہوئے، وزیر خارجہ نالیڈی پنڈور نے کہا کہ واپس بلانے کا مقصد یہ طے کرنا ہے کہ "کیا آپ کے پاس معاونت کا کوئی امکان ہے؟ اور آیا جاری تعلقات درحقیقت ہر لحاظ سے برقرار رہنے کے قابل ہیں۔" جنوبی افریقہ کا اسرائیل میں کوئی سفیر نہیں ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کے ملک کو فلسطینی سرزمین پر بچوں اور بے گناہ شہریوں کی مسلسل ہلاکتوں پر انتہائی تشویش ہے۔ اسرائیلی رد عمل اسرائیل کے غزہ پر حملوں کی وجہ سات اکتوبر کو امریکہ کی جانب سے دہشت گرد قرار دی جانے والی تنظیم حماس کا اسرائیل پر وہ حملہ ہے جس میں اس کے کہنے کے مطابق 14 سو افراد ہلاک ہوئے تھے اور 220 کے لگ بھگ افراد کو حماس کے جنگجو یرغمال بنا کر اپنے ساتھ لے گئے تھے جن میں متعدد غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے جنوبی افریقہ کے اقدام کے ردعمل میں ایک بیان میں کہا، جنوبی افریقہ کی حکومت کا اپنے سفارتی عملے کو واپس بلانے کا فیصلہ دہشت گرد تنظیم حماس کے لیے ایک فتح ہے اور بقول اس کے، 7 اکتوبر کو کیے گئے قتل عام کا "Reward" ہے۔" اس نے کہا کہ اسرائیل توقع کرتا ہے کہ جنوبی افریقہ حماس کی مذمت کرے گا اور اپنے دفاع کے اسرائیل کے حق کا احترام کرے گا۔" حماس کے مہلک حملے میں 1,400 سے زیادہ لوگوں کی ہلاکت کی جنوبی افریقہ نے مذمت کی تھی، جبکہ یرغمالوں کی واپسی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ وزیر خارجہ نالیڈی پنڈور نے کہا کہ "ہم سمجھتے ہیں کہ اسرائیل کی طرف سے ردعمل کی نوعیت نے" اجتماعی سزا کی شکل اختیار کر لی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ملک "فلسطین" میں ایک جامع جنگ بندی کا مطالبہ کرتا رہے گا۔ حماس کے زیر کنٹرول غزہ میں صحت کے حکام نے کہا ہے کہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک 10,000 سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین ہیں۔ گزشتہ ماہ قاہرہ امن سربراہی اجلاس کے دوران جنوبی افریقہ کے صدر سیرل راما فوسا نے ممالک سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ تنازع کے کسی بھی فریق کو ہتھیار فراہم نہ کریں جبکہ اس کی وزارت خارجہ نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ غزہ میں شہریوں کے تحفظ کے لیے فورسز تعینات کرے۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نے، حکمران افریقن نیشنل کانگریس پارٹی کی قیادت میں، جس کے فلسطینیوں کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں، غزہ میں فوری جنگ بندی اور بمباری کے شکار اس انکلیو میں امداد کی اجازت دینے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

آئل گیس کمپنی پر دہشت گردوں کا حملہ، 2 پولیس اہلکار شہید

پشاور، 7 نومبر (یو این آئی) ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاقے درہ زندہ میں آئل گیس کمپنی کے کیمپ پر دہشت گردوں کے حملے میں 2 پولیس اہلکار شہید جبکہ 3 زخمی ہو گئے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی) اصغر علی شاہ نے ڈان نیوز ڈاٹ ٹی وی کو بتایا کہ نامعلوم دہشت گردوں نے آئل اینڈ گیس کمپنی کے کیمپ پر حملہ کیا، فائرنگ کے دوران ڈیوٹی پر مامور 2 پولیس اہلکار شہید جبکہ 3 زخمی ہو گئے۔ ڈی ایس پی اصغر علی شاہ نے کہا کہ زخمیوں کو ڈی ایچ کیو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں ایک اہلکار کی حالت تشویش ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملہ الحاج آئل اینڈ گیس پرائیویٹ ڈرلنگ کمپنی پر ہوا ہے، دہشت گردوں نے کمپنی کیمپ پر تعینات پولیس اہلکاروں کو نشانہ بنایا۔ موقع پر مزید پولیس نفری پہنچ گئی ہے جبکہ دہشت گردوں کی تلاش جاری ہے۔ حملے میں اے ایس آئی رحمت الٰہی اور خان عارف شہید ہوئے، زخمیوں میں عالمگیر خان، فضل الرحمٰن اور عطا الرحمٰن شامل ہیں۔ واضح رہے کہ کالعدم تحریک طالبان (ٹی ٹی پی) کی جانب سے گزشتہ برس نومبر میں حکومت کے ساتھ جنگ بندی ختم کرنے کے اعلان کے بعد پاکستان میں خاص طور پر خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ روز 6 نومبر کو خیبر پختونخوا کے ضلع خیبر میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائی کے دوران دہشت گردوں سے فائرنگ کا تبادلہ ہوا، جس کے نتیجے میں لیفٹیننٹ کرنل سمیت پاک فوج کے 4 اہلکار شہید ہو گئے۔ قبل ازیں 5 نومبر کی رات ڈیرہ اسمٰعیل خان میں 2 پولیس چوکیوں پر دہشت گردوں نے حملہ کیا تھا تاہم پولیس نے بروقت جوابی کارروائی کرتے ہوئے حملہ ناکام بنا دیا تھا۔ اس سے ایک روز قبل کلاچی تھانے کی حدود میں روڑی کے علاقے میں بھی ایک چوکی پر حملہ کیا گیا تھا، جس میں ایک اور کانسٹیبل زخمی ہو گیا تھا۔

زیادہ سے زیادہ اہل افراد کو معذوری پنشن اسکیم سے جوڑیں: وزیر نریندر کشیپ

لکھنؤ: تاریخ 07 نومبر۔ زیادہ سے زیادہ اہل معذور افراد کو معذوری پنشن اسکیم سے جوڑنے کے لیے کام کیا جانا چاہیے۔ مختلف پروگراموں کے ذریعے معذور افراد کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے۔ معذور افراد کے مسائل معیار اور ترجیح پر حل کیے جائیں۔ پسماندہ طبقے کے لوگوں کو سماج کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کے لیے کام کیا جانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ ہنر مندی کی تربیت دے کر روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ مندرجہ بالا ہدایات ریاستی وزیر برائے معذور افراد اور پسماندہ طبقہ بہبود (آزادانہ چارج) جناب نریندر کشیپ کو نے محکمہ کے افسران کو دیں۔ وزیر نریندر کشیپ منگل کو ودھان سبھا کی عمارت واقع اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ جاتی اسکیموں کی جائزہ میٹنگ کر رہے تھے۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ اسکیموں کا فائدہ زیادہ سے زیادہ اہل لوگوں تک پہنچانے کے لئے کام کیا جائے۔ اس میں کسی قسم کی لاپرواہی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ پسماندہ طبقے کے نوجوانوں کی کمپیوٹر ٹریننگ میں صد فیصد بائیو میٹرک حاضری لی جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ میرج گرانٹ اسکیم کی درخواستوں کو بروقت نمٹا کر اسکیم کے فوائد فراہم کئے جائیں۔ محکمہ پسماندہ طبقات کے تحت چلنے والے ہاسٹلوں کی مرمت کا کام کوالٹی کے ساتھ مکمل کیا جائے۔ پسماندہ طبقے کے لڑکوں اور لڑکیوں کو بروقت وظائف فراہم کرنے پر زور دیا گیا۔ وزیر کشیپ نے کہا کہ معذور افراد کو تعلیم دینے کا کام مربوط اسکولوں کے ذریعہ کیا جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ زیر تعمیر انٹیگریٹڈ اسکولوں کی تعمیر کو معیاری اور مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے۔ انہوں نے ڈاکٹر شکنتلا مشرا قومی بازآبادی کاری یونیورسٹی، لکھنؤ اور جگد گرو رام بھدراچاریہ دیویانگ یونیورسٹی، چترکوٹ کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ زیادہ سے زیادہ معذور افراد کو مفت اعلیٰ تعلیم فراہم کریں۔ پرنسپل سکریٹری، معذوروں اور پسماندہ طبقہ بہبود جناب سبھاش چندر شرما اور محکمہ کے افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

یوپی: 29 سے زیادہ اضلاع میں ترقیاتی کاموں کو ملے گی رفتار

لکھنؤ: 07 نومبر (یو این آئی) پنڈت دین دیال اپادھیائے اسکیم کے تحت اتر پردیش کے 29 سے زیادہ اضلاع میں نشان زد کل 407 ترقیاتی کاموں کو مکمل کیا جائے گا۔ آفیشیل ذرائع نے منگل کو بتایا کہ اس پروگرام میں کل 93.198 کروڑ روپے میں سے 17.153 کروڑ روپے کی رقم کو پہلی قسط کے طور پر منظوری دے دی گئی ہے۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی نے اس ضمن میں تیاریاں بھی شروع کردی ہیں۔ اور کبھی اہداف ترقیاتی کاموں کو جلد پورا کرنے کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جن 29 سے زیادہ اضلاع میں ترقیاتی کاموں کی شکل میں رابطہ شاہراہوں کی مرمت کا کام شروع کیا گیا ہے ان میں گونڈہ، بہرائچ، سلطانپور، امیٹھی، اجودھیا، جونپور، بلیا، پرتاپ گڑھ، متھرا، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، ہردوئی و وارانسی اہم ہیں۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے اسکیم کے تحت محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے ذریعہ ریاست کے جن اضلاع میں لنک شاہراہوں کی تعمیر، مرمت اور تزئین کاری کے کاموں کو مکمل کیا جانا ہے ان میں جونپور اہم ہے۔ جونپور کے شاہ گنج، مشرا باد شاہ پور، مچھلی شہر و ملہنی میں لنک شاہراہوں کی مرمت کا عمل شروع کیا جائے گا۔ وہیں غازی پور کے جکھنیا اور چندولی کے مغل سرائے و سکل ڈیہا میں تعمیراتی کام کو مکمل کیا جائے گا۔ اسی طرح شراوستی، بلرامپور میں بھی لنک شاہراہوں سے متعلق مختلف تعمیراتی و مرمتی کاموں کو مکمل کیا جائے گا۔ اسی طرح پرتاپ گڑھ کے دشو تاتھ گنج و کنڈہ، سلطانپور کے اسولی، بارہ بنکی کے حیدر گڑھ، فتح پور میں کھاگا و حسین پور اور پریاگراج کے کرچھنا، ہنڈیا، سوراؤں و پھولپور جیسے علاقوں میں بھی لنک راستوں کی تعمیر و مرمت کاموں کو یقینی بنایا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے ذریعہ نشان زد بھی تعمیراتی کاموں کو اتر پردیش حکومت کی رول بک کے مطابق مکمل کیا جائے گا۔ چیف انجینئر (ڈیولپمنٹ) ان تعمیراتی کاموں کی کوالٹی کو یقینی کریں گے۔ ان تعمیراتی کاموں کو مالی سال 2023-24 میں مکمل کئے جانے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ حالانکہ مانا جا رہا ہے کہ ان سبھی کاموں کو طے شدہ مدت سے پہلے ہی پورا کرلیا جائے گا۔

یوپی میں پانچ اداروں میں لاگو ہوگا ای-آفس سسٹم، تجربہ کامیاب رہا تو دیگر جگہوں پر بھی کریں گے: پاٹھک

لکھنؤ: 7 نومبر (پی این ایس) یوپی کے پانچ اسپتالوں میں ای-آفس سسٹم لاگو کیا جائے گا۔ اس کا مقصد دفتر کے تمام خطوط، دستاویزات اور فائلوں کو ڈیجیٹلائز کرنا ہے۔ فائلوں اور دستاویزات کو تلاش کرنا آسان ہوگا۔ کام میں شفافیت بڑھے گی۔ فائلوں کے غائب ہونے کے امکانات کم ہوں گے۔ فائلیں کم وقت میں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ اس وقت سیکرٹریٹ میں ای-آفس سسٹم نافذ ہے۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے پانچ اسپتالوں میں ای-ہسپتال نظام کو لاگو کرنے کے لیے فنڈ جاری کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شفافیت لانے کے لئے سیکرٹریٹ کی طرح ریاست کے پانچ طبی اداروں میں ای-آفس سسٹم لاگو کیا جائے گا۔ اس کے لیے بجٹ میں 90.7134 لاکھ روپے کا انتظام ہے۔ پہلے مرحلے میں اس سسٹم کو سنجے گاندھی پی جی آئی، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، کے جی ایم یو، کلیان سنگھ ہائی اسپیشلائزڈ کینسر انسٹی ٹیوٹ اور گورنمنٹ میڈیکل کالج کانپور میں لاگو کیا جائے گا۔ پہلی قسط کے طور پر 44.188 لاکھ روپے کی رقم جاری کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ رضا کار ایجنسی یوپی الیکٹرانکس کارپوریشن کو جلد از جلد کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ ای-آفس ایک ڈیجیٹل کام کی جگہ کا حل ہے۔ اس پر عمل درآمد کے لیے کوششیں تیز کردی گئی ہیں۔ اس کی شروعات ریاست کے پانچ اسپتالوں سے کی گئی ہے۔ تجربہ کامیاب ہونے کی صورت میں اس نظام کو دیگر طبی اداروں میں بھی نافذ کیا جائے گا۔ اس سے جوابدہ، موثر اور شفاف کام کاج کو فروغ ملے گا۔

قومی بدھسٹ مہاسبھا کے اشتراک سے ہوگا مظاہرہ

لکھنؤ 07 نومبر۔ 74ویں یوم دستور کے موقع پر، سماجی انصاف کونسل اور قومی بدھسٹ مہاسبھا کے مشترکہ زیر اہتمام 26. 11. 2023 کو جمہوریت کو بچانے اور تحفظ فراہم کرنے کے لیے پارلیمنٹ ہاؤس کے قریب جنتر میں ایک بڑے قومی سطح کے احتجاج اور مظاہرے کا اہتمام کیا جائے گا۔ آئین کے احترام میں ہم دلتوں کے آئینی حقوق کے لیے جنتر پر کیا جائے گا۔ امبیڈکر اور بدھ کے پیروکار اور ملک بھر کی تقریباً 30 ریاستوں سے آئین، جمہوریت اور انسانی حقوق کے حامی اس ایک روزہ احتجاج میں شرکت کریں گے۔ یہ خیال سماجی انصاف کونسل کے قومی کنوینر صاحب سنگھ دھنگر مایا نے دیا۔ سماجی انصاف کونسل کے مرکزی دفتر، ایم کے اپارٹمنٹ، اے پی سین روڈ، چارباغ، لکھنؤ میں اس کا اظہار کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے پسماندہ/دلت/قبائلی/اقلیتی طبقات کے ریزرویشن پر آئین ہند میں مختلف ترامیم کی ہیں۔ اور اہل وطن کے بنیادی حقوق پر کلہاڑی سے حملہ کرنے کی سازش کررہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا گیا کہ 28 مئی 2023 کو پارلیمنٹ کی نئی عمارت کے افتتاح کے وقت جمہوریت کے مندر میں بادشاہت کی پرانی روایت کی علامت سنگول کی تنصیب سے اہل وطن پریشان ہیں۔ آئین کے خلاف ہے اور ملک بھر میں شدید غم و غصہ ہے۔ جمہوریت کے مندر، پارلیمنٹ ہاؤس اور آئین پر پورے ہم دلتوں کا بھروسہ ہے، جس میں ہمارے آئین کے عطا کردہ تمام حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس لیے سنگول کو پارلیمنٹ ہاؤس سے ہٹانا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ امیر اور غریب کے دوہرے تعلیمی نظام کو ختم کرکے یکساں تعلیمی پالیسی نافذ کی جائے اور تعلیم کو قومیایا جائے۔ ذات پات کی مردم شماری کرکے سب کو آبادی کے تناسب سے تمام علاقوں میں حصہ دیا جائے۔ دلتوں، پسماندہ طبقات اور قبائلیوں کے لیے ریزرویشن کوٹہ پورا کیا جائے۔ پسماندہ لوگوں اور خواتین کو ان کی آبادی کے تناسب سے مقننہ میں حصہ دیا جائے۔ عدلیہ میں آبادی کے تناسب سے حصہ داری کو بھی یقینی بنایا جائے۔ ملکی وسائل اور سرکاری اداروں کی نجکاری فوری طور پر بند کی جائے۔ کسانوں کی ترقی کے لیے سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جانا چاہیے۔ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی ضمانت دی جانی چاہیے۔ آرٹیکل 29 اور 30 کے تحت ایک علیحدہ بدھسٹ پرسنل لا بورڈ تشکیل دیا جائے۔ ای وی ایم پر پابندی کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر حکمران جماعت کے علاوہ تمام پارٹیوں کا ای وی ایم پر سے اعتماد ختم ہوگیا ہے تو حکومت کو بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرانے چاہئیں۔ الیکشن کمیشن اس کو یقینی بنائیں۔ راشٹریہ بدھسٹ مہاسبھا 3090 کے نائب صدر دشرتھ موریہ اور سماجی انصاف کونسل کے کانپور ڈویژن کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر جئے نارائن پٹیل نے کہا کہ وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے چیئرمین ووبیک دیبرائے نے اپنے عہدے کا حلف لیا ہے جس کی بنیاد پر یہ بات کی گئی ہے۔ یوم آزادی کے موقع پر ہندوستان کے آئین کو منسوخ کرنے اور آئین کو تبدیل کرنے کے گھناؤنے منصوبے کو بے نقاب کرنے والے ووبیک دیبرائے کو اخلاقیات کی بنیاد پر استعفیٰ دے دینا چاہیے تھا۔ اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ مودی حکومت ایسے لوگوں کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کرے۔ آئین مخالف معاشی مشیر ووبیک دیبرائے کو جیل بھیجنے کا قدم اٹھائیں۔ پریس کانفرنس میں خاص طور پر محمد فہیم صدیقی، آفاق احمد، محمد عثمان صدیقی، راجیش کمار، آلوک کمار، محمد احمد، راہول کمار، سمراٹ پٹیل وغیرہ موجود تھے۔

انجمن ترقی ادب کے زیر اہتمام "کلیاتِ دل" کا اجراء

برسوں یاد رکھے جائیں گے دل تاج محلی۔ احمد ابراہیم علوی

لکھنؤ: 7 نومبر۔ انجمن ترقی ادب لکھنؤ کے زیر اہتمام علوی ہاؤس 3 ہیلتھ اسکوائر واقع چوک، پرتکلف ادبی تقریب زیر صدارت سید نہال رضوی، ہوا نظامت رضوان احمد فاروقی نے کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے ادبی اور سیاسی طور پر سرگرم وسیم حیدر اور چچا امیر حیدر نے شرکت کی۔ اس موقع پر مرزا وسیم بیگ چغتائی (دل محلی) کی ضخیم کتاب "کلیات دل" کی رسم اجراء بدست احمد ابراہیم علوی عمل میں آئی۔ شرکاء نے صاحب کتاب دل تاج محلی کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ادبی کاموں کو بنظر تحسین دیکھا اور مختلف سمتوں میں ان کی خدمات کو لائق صد ذکر بتایا۔ صدر ذی وقار نہال رضوی نے دل تاج محلی کی شاعری کو ماضی و حال سے ہم آہنگ بتایا۔ پریس کونسل آف انڈیا ایوارڈ سے سرفراز قلمکار احمد ابراہیم علوی نے کہا اپنے افسانہ "تاج محل" کے حوالہ سے انھیں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ اسی افسانے کی رحمت لکھنوی نے خصوصی تعریف کی۔ احمد ابراہیم علوی نے مزید کہا انسانیت کی اور تہذیب کے تحفظ کے لئے لکھنا ان کا مشن ہے۔ رحمت لکھنوی کے مطابق لکھنؤ میں جو سلیقہ، شعور اور زبان کا رچاؤ ہے وہ دوسری جگہوں پر خال خال ہی نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر سنجے مصرا شوق کی رائے میں جس طرح اردو شاعری کا مرکزی کردار دل رہا ہے اسی طرح آج کی ادبی تقریب کا مرکز و محور دل تاج محلی ہیں۔ بقول چچا امیر حیدر ان کو تاج محل کا لکھنؤ کا دل سمجھا جانا چاہئے تو کسی نے کہا ان کو دائروں میں نہ قید کیا جائے ان کو عالمی کہا اور سمجھا جائے۔ انجمن تحفظ ترقی بورڈ کے چیئرمین وسیم حیدر نے دل کی شاعری کو متاثر کن اور فرحت بخش بتایا۔ سینیر شاعر رفعت شیدا صدیقی نے دل محلی کو سراپا محبت اور پیہم رواں دواں رہنے والا شاعر قرار دیا۔ شاعر و صحافی رضوان احمد فاروقی کے نزدیک حساس دل اور صاحب نظر ہیں دل تاج محلی۔ سبک لہجے کے شاعر اشعر علیگ نے دل تاج محلی کی لکھنؤ میں موجودگی مسرت بخش ہے۔ عطیہ بی نے عام روش سے الگ ہٹ کر افسانہ "چمک دار پرندہ" پیش کیا جس پر سامعین نے وقفہ وقفہ سے داد دی، بالخصوص احمد ابراہیم علوی اور دل تاج محلی صاحبان نے دل صاحب نے دل کھول کر اشعار سنائے، زندگی کے تجربات و مشاہدات بتائے اور کہا برسوں قبل لکھنؤ سے جو تعلق قائم ہوا تھا اس میں آج خوشگوار اضافہ ہوا ہے۔ عمر انصاری، ملک زادہ اور یاد دہلوی کے بعد آج کا لکھنؤ بھی دوسرے دبستانوں سے بہتر ہے۔ منتخب کلام درج ذیل ہے:

اب اپنے شہر کو گھیرے ہوئے اندھیرے ہیں
جو اک بچا تھا اجالوں کا ہمنوا بھی گیا
نہال رضوی

دیوانہ اسے آخر کیوں مان لیا جائے
جو عام طریقہ سے پہچان لیا جائے
دل تاج محلی

ہمیں کھا جائے گا اندر ہی اندر
وہ اک ناسور جو رستا نہیں ہے
اشعر علیگ

مشکلوں کو درمیاں اپنوں اپنوں کے رکھ کر دیکھئے
مشکلیں کم ہوں نہ ہوں اپنے تو کم ہو جائیں گے
زبیر انصاری ایڈووکیٹ

اک تیرے بچھڑنے کا نہیں غم مجھ کو
غربت کئی الزام لگا جاتی ہے
حیدر علوی

نہ ہر محفل میں جاتے ہیں نہ سب سے بات کرتے ہیں
کہ ہم اہل سخن کا بھی کوئی معیار ہوتا ہے
ڈاکٹر منصور حسن خاں

بغض وکینہ کے، حسد کے، حرص کے، نفرت کے بت
ان بتوں کو توڑیئے لیکن کف آزر سمیت
اختر ہاشمی

اپنا کوئی افسانہ بنانا بھی نہیں ہے
اور مصر کے بازار میں جانا بھی نہیں ہے
سید باقر رضا رضوی

اک زلزلہ سے اونچی عمارت تو گر گئی
لیکن غریب لوگوں کے گھر خیریت سے ہیں
تبسم ترینپوری

مذکورہ شعراء کے علاوہ نسرین ابراہیم، حارث علوی، عظمیٰ حارث، فیضان خان اور شارق علوی پروگرام کا حصہ رہے۔ خصوصی ضیافت کا اہتمام ہوا اور صاحب خانہ نے کلمات تشکر ادا کئے۔

پچھلی حکومتوں نے ہمیں دھوکہ دیا، اب ہمیں ملے گا انصاف: ڈاکٹر سنجے نشاد

لکھنؤ: 7 نومبر (پی این ایس) نشاد پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت میں کابینہ کے وزیر ڈاکٹر سنجے نشاد نے منگل کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہماری پارٹی کا بنیادی مسئلہ ریزرویشن ہے۔ ہم ریزرویشن کا مطالبہ کرتے ہوئے عوام کے درمیان مسلسل جارہے ہیں۔ کانفرنس کر رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں گورکھپور ڈویژن، اعظم گڑھ ڈویژن، بنارس ڈویژن، پریاگ راج ڈویژن، چترکوٹ ڈویژن اور دیوی پاٹن ڈویژن میں تقریبات کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ماہی گیروں کی طرف سے کافی تعاون حاصل ہوا ہے۔ ماہی گیر برادری کو بتایا گیا ہے کہ کس طرح سیاسی جماعتوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔ اب مرکزی اور ریاستی حکومتیں ریزرویشن کو لے کر فیصلہ کن پوزیشن میں ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ اتراکھنڈ کی طرح اتر پردیش میں بھی ذات پات کے گروہوں کو ریزرویشن ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ 1921 سے 1941 تک آئین کی تشکیل سے قبل چیف سکریٹری نے ایک خط لکھا تھا کہ جموں و کشمیر کو چھوڑ کر تمام ریاستی حکومتیں انہیں آئین میں فراہم کردہ موقع فراہم کریں، سوائے درج فہرست ذاتوں کے، 1931 سے 1941 اسے دیا جائے۔ آئین کی فہرست میں درج ہو جائیں۔ ان کے مطابق 1961 میں گنتی بھی کی گئی تھی۔ دھوبی اور دودھ والے کا تو خیر ہوا لیکن مچھیرے کو کچھ نہیں ہوا۔ اب انہیں بھی ریزرویشن کا فائدہ ملنے کی پوری امید ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگلے مرحلے میں ماہی گیروں کے عالمی دن کے موقع پر 31 نومبر سے پورے ملک کے ماہی گیروں کے لیے عوامی حمایت مہم چلائی جائے گی۔ یہ دکھانے کی کوشش کی جائے گی کہ انگریزوں اور مغلوں کی طرح پچھلی حکومتوں نے بھی ہمارے ساتھ ظلم کیا۔ ہماری فائلیں غائب کردی گئیں۔ سازشیوں نے ہمیں نظر انداز کیا، دھوکہ دیا۔ 67 سالوں میں پردھان منتری متسیا سمپدا یوجنا کے ذریعے صرف 3000 کروڑ روپے دیے گئے۔

یوپی پولیس کی 'ڈائل 112' سروس سے وابستہ خواتین ملازمین کی ہڑتال

غازی آباد: 7 نومبر (پی این ایس) غازی آباد میں یوپی پولیس کے ڈائل 112 کی تمام خواتین ملازمین (کمیونیکیشن آفیسرز) نے منگل سے ہڑتال شروع کردی ہے۔ لکھنؤ اور الہ آباد میں بھی ہڑتال شروع ہوگئی ہے۔ تینوں کنٹرول روم پر روزانہ تقریباً 75 ہزار فون کالز موصول ہوتی ہیں۔ خواتین ورکرز کا مطالبہ ہے کہ انہیں نئے آفر لیٹر کے ساتھ 18 ہزار روپے تنخواہ دی جائے، تب ہی وہ کام کریں گی۔ خواتین ورکرز کا الزام ہے، وہ گزشتہ 5 سال سے مسلسل ایک ہی تنخواہ پر کام کررہی ہیں۔ انہیں یقین دلایا گیا تھا کہ ان کی تنخواہیں جلد بڑھ جائیں گی لیکن ایسا نہیں ہوا اور اب ہڑتال پر جانے پر بھی انہیں دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ ملازمین کا الزام ہے کہ اس کمپنی نے ہمارے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا اور نئے اپائنٹمنٹ لیٹر دیئے بغیر کام کیا جا رہا ہے۔ اب تک ڈائل 112 کے کنٹرول روم کو افرادی قوت فراہم کرنے کا ٹینڈر ایم ڈی ایس ایل / ٹیک مہندرا کے پاس تھا۔ اس کی میعاد ختم ہونے کے بعد یہ ٹینڈر 3 نومبر سے 'وی ون' کمپنی کے پاس چلا گیا۔ خواتین ملازمین کا کہنا ہے کہ نئی کمپنی ان پر اپنے مما نے ایجنڈے کے مطابق کام کروانے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہے۔

کانگریس نے آرٹیکل 341 کے تحت مذہبی پابندیاں لگا کر سماج کو اندھیروں میں قید رکھا: وسیم راعین

لکھنؤ: 7 نومبر۔ کانگریس اور سماج وادی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں کی ذہنیت قول و فعل سے جڑے ہوئے ہیں۔ دھوکا دہی میں بہت شاطر ہیں۔ اگر ہم سیاسی شناخت کی بات کریں تو دونوں خود غرض ہیں۔ کوئی ان دونوں جماعتوں سے سیکھے کہ ووٹ لے کر رنگ بدلیں۔ آج یہ دونوں پارٹیاں اور ان کے لیڈر پسماندہ مسلم سماج کی بگڑتی ہوئی حالت کے ذمہ دار ہیں۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی نائب صدر وسیم راعین نے اپنے بیان میں یہ بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک پر کئی دہائیوں تک حکومت کرنے والی کانگریس آج اپنے وجود کی جدوجہد کر رہی ہے۔ یوپی کی سماج وادی پارٹی کا بھی یہی حال ہے۔ دونوں پارٹیوں کے سربراہوں نے سماج میں تقسیم کرو اور حکومت کرو کا اصول بنایا اور اس پر عمل کرتے رہے۔ وہ سماج کا بھلا نہیں کر سکے لیکن اپنی پارٹی اور اپنے خاندان کا بھلا ضرور کیا۔ ان کی پالیسی اور تقدیر میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ رہی ہے۔ مطلب معلوم کریں اور اقتدار ملتے ہی سب کچھ بھول جائیں، یہ ان جماعتوں کی فطرت رہی ہے جو آج تک نہیں بدلی۔ قومی نائب صدر نے کہا کہ اگر دونوں پارٹیوں کے قائدین خود غرض نہ ہوتے اور ان کے ارادے برے ہوتے تو 85 فیصد پسماندہ مسلمانوں کی حالت آج سے بدتر نہ ہوتی۔ جہاں کانگریس نے آرٹیکل 341 کے تحت مذہبی پابندیاں لگا کر سماج کو اندھیروں میں قید رکھا، وہیں ایس پی نے اپنا ووٹ بینک بنایا۔ یہاں تک کہ ایس پی نے انہیں راجیہ سبھا میں شرکت سے بھی محروم کردیا جبکہ پسماندہ نے یوپی میں اپنی موجودگی قائم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ دونوں پسماندہ ووٹوں کی مدد سے اقتدار میں لوٹتے رہے لیکن کبھی بھی اس برادری کے کسی کو تنظیم، اقتدار یا ایوان تک پہنچنے کا موقع نہیں دیا۔ پسماندہ مسلمان ان کے ناپسندیدہ ہتھکنڈوں سے بے خبر بس اپنا قد بڑھاتے رہے لیکن حالات بدل گئے اور یہ معاشرہ اب باشعور ہونے کی راہ پر آگے بڑھ گیا ہے۔ اب وہ خود غرض پارٹیوں کے جال میں پھنسے بغیر صحیح راستے کا انتخاب کرنے کے قابل ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب کانگریس اور ایس پی جیسی پارٹیوں کو اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ پسماندہ سماج اس کے ساتھ رہے گا جو شرکت کی بات کرے گا۔ پھر وہ کوئی بھی ہو۔ حکمران گھر کی تنظیم میں صرف شرکت ہی فیصلہ کرے گی کہ پسماندہ سوسائٹی کس کے ساتھ ہے۔ اس سے پیچھے کچھ نہیں، اب سیاسی جماعتوں کو پسماندہ برادری کو ووٹ بینک سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے۔

جنرل منیجر نے ناردرن ریلوے کے کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا

سیفٹی کو بہتر بنانے میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو سیفٹی ایوارڈز دیے گئے

لکھنؤ: شری شوبھن چودھری، جنرل منیجر، شمالی ریلوے، نے آج ہیڈ آفس، بڑودہ ہاؤس، نئی دہلی میں شمالی ریلوے کے محکموں کے سربراہوں اور ڈویژنل ریلوے مینیجرز کے ساتھ شمالی ریلوے کی کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اجلاس میں مسافروں کو سہولیات فراہم کرنے جیسے کہ اسٹیشنوں پر پلیٹ فارم کی توسیع، پلیٹ فارم کی سطح میں اضافہ، دھونے کے قابل ایپرن کی فراہمی، سیکنڈ انٹری گیٹ، فٹ اوور برجز، اسکلیٹرز، معذور افراد کے لیے لفٹیں، اسٹیشن کی عمارت کی بہتری سمیت دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مین انٹری گیٹ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے نقل و حرکت میں اضافہ، ترقیاتی انفراسٹرکچر، مال برداری اور ریلوے ٹریکس پر حفاظت کا بھی جائزہ لیا۔ کام کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ، جنرل منیجر نے 5 الرٹ ملازمین کو ریلوے مسافروں اور ریلوے املاک کی حفاظت اور حفاظت میں اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے میں ان کے تعاون پر سیفٹی ایوارڈز پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ شمالی ریلوے کے کئی ریلوے اسٹیشنوں کو بی ایس آر فنڈز کے ذریعے گردش کرنے والے علاقوں میں بیت الخلاء کی تعمیر کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ انہوں نے ٹرینوں کے وقت کی پابندی کا بہتر ریکارڈ رکھنے اور نقل و حرکت میں اضافے سے متعلق کاموں میں تیزی لانے اور کاموں کی پیش رفت کو جانچنے کے لیے مہم چلانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے ٹریکس اور ویلڈز کی دیکھ بھال کے معیار کو بہتر بنانے اور پٹریوں کے قریب پڑے اسکریپ کو ہٹانے کے لیے زون پر کیے جانے والے کام کا جائزہ لیا۔ جنرل منیجر نے درختوں کی کٹائی اور ریلوے پٹریوں کے ارد گرد اگنے والی پودوں کو صاف کرنے کے کام کا جائزہ لیا۔ جناب چودھری نے ریلوے آپریشنز میں انسانی ناکامیوں کو کم کرنے اور ریل میں دراڑیں اور ریل ویلڈز کی گہری نگرانی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کاموں میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ کاموں کی پیشرفت اور ریلوے کے کاموں سے متعلق معائنہ میں اضافہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہر گزرتے مہینے کے ساتھ اناج اور دیگر اشیاء کی ترسیل میں اضافہ ہوا ہے۔ شمالی ریلوے اپنے صارفین کو محفوظ، آسان اور بہتر خدمات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

پوروتر ریلوے
ای-پروکیورمینٹ ٹینڈر نوٹس
صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر/ کانسٹرکشن، شمال مشرقی ریلوے، گورکھپور کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای-پروکیورمنٹ ٹینڈرس طلب کرتے ہیں:-
نمبر شمار- 1، ای-پروکیورمنٹ ٹینڈر نمبر: ڈپٹی چیف انجینئر-کان-ہیڈکوارٹر- 2023-19، تاریخ: 06-11-2023 کام کا نام: شمال مشرقی ریلوے کے وارانسی ڈویژن میں گورکھپور کینٹ والمیکی نگر ڈبل لائن پروجیکٹ کے تحت بیچ (چھوڑ کر) کپتان گنج (سمیت) کے درمیان پلیٹ فارم، گیٹ لاج، پی پی شیلٹر، فالنگ مارک، سگنل و اسٹیشن بلڈنگ کے تعمیرات کا کام اور دیگر متفرق کام۔
تخمینی ٹینڈر قیمت: 9,95,46,347.49 ₹، بیعانہ رقم (روپیہ): 6,47,700/- ₹، ٹینڈر فارم کی قیمت: Nil، کام پورا کرنے کی مدت: 18 (اٹھارہ) ماہ۔
نوٹ: ♦ بڈنگ شروع کرنے کی تاریخ- 20-11-2023، ♦ درج بالا ای-ٹینڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ- مورخہ 04-12-2023، 11:00 بجے تک۔ ♦ درج بالا ای-ٹینڈر کھلنے کی تاریخ- مورخہ 04-12-2023، 11:00 بجے۔ ♦ ٹینڈر نوٹس، اہلیتی معیار، ضابطے و شرائط ویب سائٹ https://ireps.gov.in پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ♦ ٹینڈر نوٹس میں اگر ہندی و انگریزی کے دستاویز میں کوئی فرق ہوتا ہے تو انگریزی کے ہی دستاویز قابل تسلیم ہوں گے۔
♦ شری روی پرکاش، اسسٹنٹ ایگزیکیٹو انجینئر/کانسٹرکشن/ ہیڈکوارٹر، گورکھپور، موبائل نمبر 9794844281
ڈپٹی چیف انجینئر / کان۔/ہیڈکوارٹر
گورکھپور
CPRO/W-401
ٹرینوں میں چھتوں و پائیدان پر ہرگز سفر نہ کریں۔

اودھ نامہ

سوال تو یہ بھی ہے

ایک ماہ سے اسرائیل کی وحشیانہ بمباری غزہ کے معصوم اور بے گناہ شہریوں پر جاری ہے۔ ساری دنیا تماشائی بنی ہوئی ہے۔ جنگ بندی کے مطالبے مسترد کئے جا رہے ہیں۔ امریکی ملیری کہتی ہیں کہ جنگ بندی حماس کے لئے تحفہ ہوگی۔ کیونکہ اس درمیاں انہیں موقع مل جائے گا کہ وہ اپنے ہتھیاروں کو درست کرسکیں اور اپنی طاقت کو دوبارہ حملے کے لئے مجتمع کر سکیں، اس لئے جنگ بندی ان کے لئے تحفہ ہوگی۔ یعنی جنگ بندی نہیں ہونا چاہئے اور عبادت گاہوں، اسکولوں، ایمبولنسوں اور اسپتالوں پر بمباری ہوتے رہنا چاہئے۔ پانی کی ٹنکیوں کو تباہ کردینا چاہئے، بے قصور خواتین، بچے اور جوان اور بوڑھے جو جنگ میں شریک نہیں ہیں ان کا قتل جاری رہنا چاہئے۔ زخمیوں کا تڑپنا اور بے علاج مرجانے کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔

اسرائیلی وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ غزہ پٹی پر حملہ ایک تہذیبی سوال ہے۔ یعنی لاکھوں فلسطینیوں کا محاصرہ کر ان کا آب ودانہ بند کرنا، بے گناہ انسانوں پر بمباری کرنا، ان کی جان ومال پر حملہ کرنا، اسپتالوں پر بمباری کرنا جیسے 'تہذیبی' اصول اسرائیل کا لائحہ عمل تھا ہے اور رہے گا۔ بے شک غزہ پر اسرائیلی حملہ ایک تہذیبی سوال ہے۔ لیکن کون سی تہذیب اور کس کی تہذیب! حقیقت میں غزہ کی جنگ تہذیبی مسئلہ ہی ہے۔ یہ دو تہذیبوں کے درمیان ایک تہذیبی تصادم ہی ہے۔ ایک جانب مغربی تہذیب اور دوسری جانب فلسطینی تہذیب۔ مغربی تہذیب کے اصول وضوابط الگ ہیں، جبکہ ایشیائی تہذیب کا اپنا جدا رنگ ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ مغرب کم از کم تین سو سال سے اپنی جنگی تہذیب پر ہی گامزن ہے اور دنیا اچھی طرح سے واقف ہے کہ پچھلے تین سو سالوں میں مغرب جنگی تہذیب کا علمبردار رہا ہے۔ ایشیائی اور افریقی ممالک تو اپنا تہذیبی ماڈل مسلط کرتے ہیں اور یہی ان کا شیوہ ہے۔ محض ہندوستان کو مہذب کرنے کے لیے مغرب نے ہمارے ملک کو غلام بنایا۔ اس غلامی کا ہندوستان نے کیا خمیازہ بھگتا وہ ایک ہولناک تاریخ ہے۔

ہندوستان کے آخری مغل چشم وچراغ بہادر شاہ ظفر کی قیادت میں جو جنگ آزادی لڑی گئی، محض اس میں ہی دو کروڑ ہندوستانیوں کی جانیں چلی گئیں۔ تاریخ نویس امریش مشرا کے مطابق اس جنگ آزادی میں دو کروڑ ہندوستانی مارے گئے۔ محض دہلی میں لاکھ دو لاکھ انسانی جانیں قربان ہو گئیں۔ سونے کی چڑیا ہندوستان کے لال قلعہ جیسی عمارت سے انگریز نہ جانے کتنا مال و دولت لوٹ کر برطانیہ لے گئے۔ حد یہ ہے کہ اس وقت شاہجہان آباد سے تمام شہریوں کو بے دخل کردیا گیا تھا۔ یہ شرم کی بات ہے کہ دنیا کا سب سے قیمتی ہیرا آج بھی برطانوی بادشاہ کے تاج کی زینت بنا ہوا ہے۔ اور بھارت کی دریا دلی دیکھئے کہ اس پر کوئی سوال برطانیہ سے نہیں کیا جاتا اور طرہ یہ کہ اپنی آزادی کی تقریبات میں ہم ان کو اپنا مہمان خاص بناتے ہیں۔ یہ ہماری تہذیب ہے اور قتل وغارت گاری کا ہی دوسرا نام مغربی تہذیب ہے۔ حماس نے ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے اسرائیل پر جو حملہ کیا اور اسرائیل کو اس بربریت کا جواز فراہم کردیا اس کے لئے حماس کو انسانی تاریخ شاید ہی معاف کرے لیکن جب موقع مل ہی گیا تو مشرق وسطی میں مغربی داروغہ اسرائیل اب اپنے علاقہ میں اسی تہذیبی اقدار کی حفاظت کر رہا ہے۔ جو مغربی تہذیب کی روایت رہی ہے۔ یہ اسی تہذیب کا آئینہ ہے کہ لاکھوں فلسطینیوں کا آب ودانہ بند ہے اور جس طرح سے بے گناہ انسانوں کی جان ومال کا زیاں ہو رہا ہے وہ محض ایک اسرائیلی تہذیب کی غمازی کرتا ہے۔

ایسا نہیں کہ دنیا میں تہذیبی اصول کا کوئی ماڈل موجود نہیں ہے۔ یہ اصول کل بھی تھا اور آج بھی ہے لیکن یہ الگ بات ہے کہ اسرائیل اپنے آقاؤں کی پشت پناہی کے سبب کاطر مین نہیں لا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے تحت دوسری جنگ عظیم کے بعد امن وجنگ کے اصول بنائے گئے جس کی پابندی ہر ممبر کے لیے لازم ہے۔ مثلاً جنگ کے دوران شہری آبادی کو جنگ سے بچانا، اس کے لیے کھانے پینے اور علاج جیسی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا جیسے بنیادی انسانی حقوق کی پابندی لازم ہے۔ لیکن ایسے اصول کی پابندی اسرائیل جیسے 'مہذب' ملک پر لاگو نہیں ہوتی۔ اور امریکہ اور برطانیہ جیسے اس کے آقا جو دنیا میں امن وامان کے ٹھیکیدار ہیں وہ اسرائیل اور فلسطین کے مسئلہ پر خاموش ہیں۔ غزہ کے جو حالات ہیں ان سے سب واقف ہیں اور تہذیبی ممالک اپنی جنگی قدروں کو لازم کر رہے ہیں لیکن غزہ میں اسرائیل اقوام متحدہ کے جنگی اصولوں کی جو دھجیاں اڑا رہا ہے اس پر صرف یہ آکے زمرے میں ہے۔ فلاں عمل جنگی جرم ہے۔ ان بیانوں سے آگے کوئی نہیں بڑھا اب تک۔ تمام ممالک محض زبانی فضول خرچی کے سوا کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ وہ بھی مغربی تہذیب کے ہم نوا اور اس کی پالیسیوں کے حامی ہیں۔

اس عالمی تہذیبی پس منظر میں آخر فلسطینی کریں تو کریں کیا! ان کے بس میں ہے ہی کیا سوائے جان کی قربانی دینے کے۔ سو وہ قیمت ادا کر رہے ہیں۔ ہر زندہ قوم کو آزادی حاصل کرنے کے لیے یہ قیمت چکانی ہی پڑتی ہے۔ سو وہ قیمت فلسطینی ادا کر رہے ہیں۔ لیکن کیا کبھی فلسطینیوں کو اس قیمت کا صلہ ملے گا۔ جیسے ہندوستان، جنوبی افریقہ اور نہ جانے کتنے ممالک ہیں جنھوں نے اس قیمت کو ادا کر آخر آزادی حاصل کی۔ سوال یہ ہے کہ جس طرح ہندوستان جیسے ممالک نے لاکھوں جانوں کی قربانیاں دے کے آخر کار آزادی حاصل کرلی تو کیا فلسطین بھی اسرائیل کے چنگل سے آزاد ہوسکے یا نہیں۔ اور کب تک دنیا تماش بین بنی رہے گی۔

☆☆☆

یہ جنگ ہمیں ختم کردے گی!

ترتیب: عبدالعزیز

اسرائیل کی صورت میں انسانیت کے لیے کینسر، فلسطین کی سرزمین پر ظاہر ہے۔ میزائل اڑتے ہیں، جہنم کا منظر عالمی سرخیاں بنتی ہیں، ہزاروں لوگ مر جاتے ہیں، میرے خدا، ان میں سے بہت سے بچے ہیں۔ اسرائیلی وزیر دفاع یوو گیلانٹ نے اعلان کیا: "ہم انسانی جانوروں سے لڑ رہے ہیں اور ہم غزہ کا مکمل محاصرہ کر رہے ہیں۔ نہ بجلی، نہ کھانا، نہ پانی، نہ ایندھن...... سب کچھ بند ہوجائے گا"۔ یہ ہے صیہونی اصول کہ انسانوں کو جانور قرار دے کر مار ڈالو، چاہے وہ معصوم بچے ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ جنگ شیطانی چکر ہے۔ حماس نے اسرائیل پر میزائل داغے جس کے جواب میں اسرائیل کی طرف سے (بہت زیادہ جدید ترین) میزائل اور بھی زیادہ گھناؤنے ردعمل کا جواز بنا کر برسائے گئے ہیں، اور غزہ کی 'اوپن ایئر جیل' میں پھنسے لوگوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔

میں یہ الفاظ اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اس تنازعے کی غلطیوں کو برابر کرنے کی کوشش نہ کریں اور نہ اس کی تاریخ کو چھیڑیں: پہلی جنگ عظیم کے نتیجے میں فلسطین میں اسرائیل کی نوآبادیاتی، ریاست کے قیام میں یہاں کے سیکڑوں دیہات کو وحشیانہ انداز سے تباہ کردیا گیا۔ جیسا کہ کرس ہیجز لکھتے ہیں: "اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف تشدد کی یہ خون آلود زبان بولی ہے۔ جب سے صیہونی ملیشیا نے تاریخی فلسطین کے 78 فی صد سے زیادہ حصے پر قبضہ کرلیا، تقریباً 530 فلسطینی دیہات اور شہروں کو تباہ کردیا، اور 70 سے زیادہ مرتبہ قتل عام میں ہزاروں فلسطینیوں کو ہلاک کیا۔ 1948ء میں اسرائیل کی ریاست بنانے کے لیے 1947ء اور 1949ء کے درمیان تقریباً 7 لاکھ 50 ہزار فلسطینیوں کا نسلی طور پر صفایا کیا گیا۔ دوسرے لفظوں میں وزیر دفاع پوچھتا ہے: "اسرائیل سے تم کیا توقع رکھتے ہو؟"

یہ تازہ ترین جنگ، نسلی تطہیر اور اپنی نسل کشی کے خلاف ردعمل کی کارروائی کے نمبر شمار میں ایک اضافہ ہے۔ حماس، یعنی غزہ کی موجودہ انتظامیہ کو امریکی میڈیا کی زبان میں ایک 'دہشت گرد تنظیم' سمجھا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ تقریباً ہر قومی حکومت کی فوج ایک دہشت گرد تنظیم ہی ہے، یا کم از کم ممکنہ طور پر ایسا ہی رویہ اختیار کرتی ہے۔ امریکہ تو یقیناً اسی معیار پر پورا اترتا ہے۔ اب جنگ کے لیے ایک اور لفظ کا اضافہ ہوگیا ہے: 'دہشت گردی'۔

ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو جنگ کی آگاہی کے شعور میں پھنسی ہوئی ہے۔ خطرے سے بچنے کا واحد راستہ پھر یہ ہے: "انھوں نے ہمارے بچوں کو مارا ہے، لہٰذا ہم ان کو مارنے والے ہیں"۔ یوں جو سب سے زیادہ بچوں کو مارتا ہے وہ واقعی جیت جاتا ہے، یا ایسا نظر آتا ہے۔

کیا جغرافیائی سیاست کی سطح پر سوچنے کا ایک مختلف طریقہ ممکن ہے؟ کیا جنگ کے بغیر دنیا ممکن ہے؟ اورلی نوئے، جو اسرائیلی اور عبرانی زبان کے نیوز میگزین لوکل کال کی ایڈیٹر ہیں، لکھتی ہیں: "جب حماس نے اسرائیل پر میزائل داغے تو یہ کتنا خوفناک تجربہ تھا"۔ دی گارڈین میں وہ لکھتی ہیں: "عوام میں بدلہ لینے کی خواہش قابل فہم اور خوفناک بھی ہے، لیکن کسی اخلاقی سرخ لکیر کا مٹ جانا ہمیشہ ایک خوفناک چیز رہا ہے"۔ یہ بات اہم ہے کہ حماس کی طرف سے کیے جانے والے اقدام کی اہمیت کو کم نہ کیا جائے اور نہ معاف کیا جائے، لیکن یہ خود ہمیں اپنے آپ کو یاد دلانا بھی ضروری ہے کہ وہ سب کچھ جو اب ہم اپنے اوپر مسلط ہوتا دیکھ کر تڑپ رہے ہیں، بالکل یہی تو ہم برسوں سے فلسطینیوں پر ڈھا رہے ہیں...... میں اپنے آپ کو یاد دلاتی رہتی ہوں کہ اس سیاق وسباق کو نظرانداز کرنا خود میری اپنی انسانیت کی تذلیل رہی ہے: کیونکہ کسی بھی سیاق وسباق سے عاری تشدد صرف ایک ممکنہ ردعمل کی طرف لے جاتا ہے: انتقام، اور بدلہ"۔

اورلی نوئے لکھتی ہیں: "سیکورٹی کا مخالف، درحقیقت امن کا مخالف ہے، اور انصاف کا بھی مخالف ہے اور یہ مزید تشدد کے سوا کچھ بھی نہیں...... ہم نے نہ صرف غزہ کو فاقہ کشی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے بلکہ اسے مکمل تباہی کے دہانے پر بھی پہنچا دیا ہے، اور یہ سارا کام ہمیشہ سیکورٹی کے نام پر ہی کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ کرکے ہمیں کتنی سیکورٹی ملی؟ انتقام کا یہ دوسرا دور ہمیں کہاں لے جائے گا؟"

"اس ہفتے کے روز اسرائیلیوں کے خلاف جو خوفناک اقدام کا ارتکاب کیا گیا، جسے دماغ سمجھ نہیں سکتا اور غم کے اس تاریک لمحے میں ایک چیز سے چمٹی ہوئی ہوں جسے میں نے تھامنا چھوڑ دیا اور وہ ہے: میری انسانیت۔ مکمل یقین کہ یہ جہنم پہلے سے طے شدہ نہیں ہے۔ نہ ہمارے لیے، نہ ان کے لیے"۔

اس خوفناک لمحے کو سمجھا، پڑھا جاسکتا ہے، کہ کیا ہم ہارب انسانی دماغ سوچ سمجھ نہیں سکتے۔ انتقام اور جنگ میں عقل کام نہیں کرتی۔ تنازعے کو صرف ان تمام فریقوں کے تناظر میں سمجھا جاسکتا ہے، جو اس کا حصہ ہیں۔ یہی سوچ اور شعور امن کی تخلیق ہے۔ ہاں، افسوس کہ یہ محض کسی کی پشت پر لات مارنے سے زیادہ پیچیدہ کام ہے۔ یہ سب ایسا ہی ہے جیسے تنازعات کو زندہ رکھنے میں عالمی تجارتی مفاد کی حکمرانی! نہ صرف سیاسی حواریوں اور اسلحے کے ڈیلروں کے درمیان بلکہ اس گندے کھیل کے لیے بھی یہ کھیل ٹھیک ہے۔ تمام زندگی ایک صحافی کے طور پر کام کرتے ہوئے میں یقینی طور پر اپنے پیشے کو بھی اسی انسانیت کش فہرست میں شامل کرسکتا ہوں، جسے اپنے اخباروں میں خون آلود سرخیاں چھاپنے سے دلچسپی ہے، اور یہ خیال بھی ساتھ ساتھ کہ "فریقین رابطے اور مکالمے میں مصروف ہیں"۔

یا خدا! دشمن کے ساتھ بھی رابطے؟ حکومتیں اس مقصد کے لیے اپنے وسائل کیوں ضائع کریں گی؟ انسانیت کے متعلق ہماری سمجھ بھی ایسی نہیں ہے۔ بہت مثبت بن کر سوچا جائے تو جنگ کا خاتمہ یا انسان کا اس سے بلند تر ہوجانا بھی ایک ناقابل فہم حد تک طویل اور ناممکن ترین سا عمل ہے۔ اس عمل کے بارے میں ہم اتنا بھی نہیں جانتے، جتنا 'ایٹم' کے بارے میں جانتے ہیں۔

لیکن کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ ہوسکتا ہے کہ جتنا ہم سمجھتے ہیں، اس سے زیادہ ہی جانتے ہوں جیسا کہ ماہر نفسیات مصنف مارین ووڈمین کا کہنا ہے: "دوسروں پر حکم چلانا اور ان کے ساتھ ایک بامعنی ربط پیدا کرنا، دو مختلف چیزیں ہیں۔ یہ پہلی قسم جسے 'پدرشاہی' قسم بھی کہا جاسکتا ہے، دوسروں کی کچھ پروا نہیں کرتی۔ اس کے برعکس میں تو لوگوں کو بااختیار بنانے کے حق میں ہوں"۔

ہمیں کوشش جاری رکھنی ہے، ہمیں بطور انسان ایک دوسرے کی قدر کرنی ہے، ایک دوسرے کے ساتھ ربط رکھنا اور زندہ رہنا سیکھنا ہے، چاہے یہ کام ہمیں کتنا ہی ناممکن کیوں نہ لگے۔ بطور انسان ہمارا پہلا فریضہ بھی یہی ہے۔ اگر ہم اس جنگ کو ختم نہیں کرتے، تو یہ ہمیں ختم کردے گی!

Mob:9831439068

قطر میں پھانسی کے منتظر ہندستانیوں کی جان بچانا سفارتکاری کا امتحان ہے

عبیداللہ ناصر

قطر میں ہندستانی بحریہ کے سات سبکدوش افسروں کو سزائے موت دینے کے فیصلہ سے پورا ملک تشویش میں مبتلا ہے۔ وزیر خارجہ نے یقین دلایا ہے کہ حکومت اس معاملہ کو پوری سنجیدگی سے لے رہی ہے اور قطر کے ذمہ داروں سے رابطہ میں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ قطر کی عدالت سے سزائے موت کا فیصلہ آنے کے بعد ہی حکومت کیوں سرگرم ہوئی جبکہ یہ مقدمہ وہاں کی عدالات میں قریب ڈیڑھ سال قبل درج ہوا تھا ستمبر یا اکتوبر میں اسدالدین اویسی نے یہ معاملہ لوک سبھا میں بھی اٹھایا تھا تب بھی حکومت نے کوئی فوری اقدام نہیں کیا تھا۔ قطر اور اسرائیل دونوں ہندستان کے قریبی دوستوں میں ہیں کیا حکومت دونوں ملکوں سے رابطہ کر کے ان لوگوں کی جان بچانے کا اقدام جس میں مقدمہ کی پیروی کے لئے بڑے بڑے وکلا کی خدمات حاصل کرنا شامل ہے نہیں کر سکتی تھی۔ سیاسی مفاد والے مقدموں میں کروڑوں روپیہ دے کر مہنگے وکلا کی خدمات حاصل کرنے والی سرکار نے اس معاملہ میں ایسا کیوں نہیں کیا۔ کیا یہ حکومت کی لاپروائی اور اسکی سفارتکاری کی ناکامی نہیں ہے۔ ادھر ہندستانی میڈیا خاص کر چینلوں میں قطر کو لے کر حسب دستور ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر کے قطر کو اور چڑھایا جا رہا ہے اس طرح ان ہندستانیوں کی جان کے لئے مزید خطرہ بڑھ گیا ہے ان بے لگام ٹی وی اینکروں کو خارجی امور میں ایسی احمقانہ اور ملکی مفاد کے خلاف پروگرام کرنے کے لئے قانون کے دائرۂ میں لانا چاہئے لیکن شاید حکومت اس معاملہ میں پولرائزیشن کے ذریعہ سیاسی مفاد دیکھ رہی ہے اسی لئے قطر اور حماس کے معاملہ میں نہایت فرقہ وارانہ اسلاموفوبک پروگراموں کو بےروک ٹوک نشر ہوتے دیا جا رہا ہے

نریندر مودی ان کی سرکار اور پارٹی کا ہندستانی مسلمانوں کو لے کر چاہے جو بھی رویہ رہا ہو مسلم ملکوں اور سربراہوں سے ان کے تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہے ہیں اور شاید وہ پہلے وزیر اعظم ہیں جنہوں نے مسلم خاص کر عرب ملکوں کا سب سے زیادہ دورہ کیا اور شاید ہر عرب ملک نے انکو اپنے یہاں کے اعلی ترین شہری آوارڈوں سے بھی نوازا لیکن ہندوتوا کے نشے میں سرشار عناصر نے ان تعلقات میں ہمیشہ فلیتہ لگانے کی کوشش کی یہاں تک کہ جو لوگ وہاں برسر روزگار ہیں وہاں سے کروڑوں روپیہ کماتے ہیں وہ بھی اپنی مسلم دشمنی چھپا نہیں رہے ہیں جس کی تازہ ترین مثال بحرین کے ایک اسپتال میں ملازم ایک بڑے ڈاکٹر کی ہے جنہوں نے حماس کے اسرائیل پر حملے کو لے کر ایسی ٹویٹ کی کہ انھیں نہ صرف اسپتال کی ملازمت سے نکال دیا گیا بلکہ انھیں گرفتار بھی کرلیا گیا ہے اس کے علاوہ سرکاری سطح پر نہ سہی لیکن ذاتی طور سے کئی بار وہاں کے عوام شاہی خاندان کے افراد اور ممبران پارلیمنٹ نے ہندستان میں مسلمانوں کے ساتھ ہو رہے ناروا سلوک کے خلاف آواز اٹھائی ہے بی جے پی کی ترجمان نوپور شرما نے جب شان رسالتمآب میں گستاخی کی تو پہلی بار قطر سمیت سبھی عرب خلیجی اور مسلم ملکوں نے احتجاج کیا جس پر نوپور شرما کو عہدہ سے ہٹا دیا گیا تھا اور سبھی ہندستانی سفارتخانوں کو وضاحتی بیان جاری کر کے کے ان حکومتوں کو مطمئن کرنا پڑا تھا۔ ویسے بھی یہ معاملہ اگر شان رسالت میں گستاخی کا نہ ہوتا تو عرب اور مسلم ممالک خاموش ہی رہتے کیونکہ ہندستان میں مسلمانوں پر چاہے جتنے مظالم ہوں چاہے جیسا ناروا سلوک ہو یہ سربراہان اسے ہندستان کا اندرونی معاملہ کہہ کر خاموش رہتے ہیں جبکہ امریکا اور یوروپی ممالک اسے حقوق انسانی اور جمہوری قدروں کی خلاف ورزی کہہ کر اس پر ناراضگی جتاتے رہتے ہیں لیکن چونکہ عرب ملکوں میں نہ جمہوریت ہے نہ حقوق انسانی کی کوئی قدر اس لئے وہ لوگ ان معاملات کو در خور اعتنا نہیں سمجھتے

قطر میں سزا پائے ان ہندستانیوں کا معاملہ خاصہ سنگین ہے اس معاملہ میں حقیقت کا پتہ لگانا حکومت ہند کی ذمہ داری ہے اگر یہ لوگ بے قصور ہیں تو انہیں ہر ممکن مدد فراہم کی جانی چاہئے جس میں معاملہ کو قطر کی اعلا عدالت میں لے جانا اور امیر قطر سے رحم کی اپیل کرنا اور ان سب میں ناکامی کے بعد اگر قانونی جواز ہو تو اس مقدمہ کو عالمی عدالت میں لے جانا بھی شامل ہے لیکن اگر ان لوگوں نے واقعی یہ جرم کیا ہے تو یہ نہ صرف قطر کے ساتھ دھوکہ ہے بلکہ ہندستان کے مفاد کے خلاف بھی ہے اس لئے انھیں ان کے کئے کی سزا ملنی ہی چاہئے حالانکہ پھر بھی پھانسی کی سزا کو عمر قید میں بدلوانے کی سرکاری سطح پر کوشش کی جانی چاہئے جو امیر قطر کی صوابدید پر منحصر ہے مگر یہ رحم اسلاموفوبیا اور قطر پر احمقانہ بیان بازی روک کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے حکومت کو اپنے ترجمانوں لیڈروں کارکنوں اور گودی میڈیا کے اسلاموفوبک انکروں کی زبانوں پر بھی لگام لگانا ہوگا کیونکہ معاملہ سات ہندستانیوں کی زندگی سے جڑا ہے اس لئے ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھایا جانا چاہئے۔ ویسے بھی عرب اور خلیجی ملکوں سے ہندستان کے بہت سے مفاد وابستہ ہیں باہمی تجارت کے علاوہ تیل اور گیس کی سپلائی پر ہمارا زیادہ تر انحصار انھیں ملکوں پر ہے سب سے بڑی بات ہے کہ ان ملکوں میں مجموعی طور سے قریب ڈیڑھ کروڑ ہندستانی ملازمت اور روزگار کر رہے ہیں جنکی بھیجی گئی رقم سے انکے خاندان ہی خوشحال نہیں ہیں بلکہ ملک کو بھی سب سے زیادہ زر مبادلہ بھی ان سے ملتا ہے۔ اٹل جی کے زمانہ میں جب ہندستان نے دوسرا ایٹمی دھماکہ کیا تھا تو امریکا اور دیگر یوروپی ملکوں نے اس پر معاشی پابندی عائد کردی تھی تب حکومت ہند نے رسرجنٹ انڈیا بانڈ جاری کیا تھا جس میں سب سے زیادہ سرمایہ کاری انھیں عرب اور خلیجی ملکوں میں رہنے والے ہندستانیوں نے کی تھی اور ہندستان کو معاشی مشکلات سے بچا لیا تھا۔ لیکن ملک کے تنگ نظر فرقہ پرست مسلم دشمن عناصر ان تعلقات کو برباد کرنے پر تلے ہو ہیں انہیں ملکی مفاد سے زیادہ مسلم دشمنی پیاری ہے۔ ملک کے مفاد اس کو روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ سیاسی مفاد کے لئے پولرائزیشن کی حکمت عملی کے تحت اسے جاری رہنے دیا جا رہا ہے۔ اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد وزیر اعظم کے بیان سے ان عناصر کو اور تقویت ملی ہے حالانکہ بعد میں وزارت خارجہ کے ترجمان نے فلسطین کے مسلہ پر ہندستان کی دیرینہ پالیسی کا ہی اعادہ کیا لیکن مودی جی اپنے کارکنوں اور اپنی وفادار میڈیا کو جو پیغام دینا چاہتے تھے وہ دے دیا انکا کام ہو گیا اب اس حملے کو لے کر گودی میڈیا کا بے حیا ناگن ڈانس شروع ہو گیا۔ منی پور المیہ پر خاموش رہنے والی گودی میڈیا نے اپنے رپورٹروں کو اسرائیل بھیج دیا اور یہاں ملک میں انکے مباحثوں میں الفاظ کی بمباری دنادن جاری ہے

ویسے جاسوسی کے معاملہ میں کوئی ملک زیادہ اطلاعات سا جھا نہیں کرتا قطر کی حکومت نے بھی نہیں کیا حالانکہ نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ گزشتہ سال انہیں دنوں قطر کے دورے پر گئے تھے اور وہاں ہندستانی برادری سے خطاب بھی کیا تھا لیکن قطر کے حکام نے ان سے اس معاملہ پر کی گفتگو نہیں کی اس کے بعد قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھل بھی قطر گئے اس معاملہ کو اٹھایا بھی مگر کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ ایسا لگتا ہے کہ قطر کی عدالت عظمی میں بھی یہ معاملہ ہندستانیوں کے حق میں فیصل نہیں ہوگا لے دے کے آخری سہارا امیر قطر کے ہاتھوں میں ہے وہی موت کی سزا کم کر کے اسے عمر قید میں تبدیل کر سکتے ہیں اس کے لئے خود مودی جی کو براہ راست ان سے گفتگو کرنی چاہئے لیکن اگر خدانخواستہ ان لوگوں کو پھانسی ہو گئی تو ہندستانی میڈیا اور سنگھی کارکن اسے ہندو مسلم مسلہ بنا کر اسکا سیاسی فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرینگے ابھی سے ہی "مسلم دیش قطر" جیسے الفاظ میڈیا میں گونجنے لگے ہیں "آپدا میں اوسر" تلاش کر لینا مودی جی کا ہی فارمولا ہے

☆☆☆☆

اسرائیلی درندگی

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

پوری دنیا میں اسرائیل تنہا ایسا ملک ہے، جو کسی کی نہیں سنتا، اقوام متحدہ کی قراردادیں، حلیف ممالک کی نصیحتیں اور مشورے اس پر اثر انداز نہیں ہوتے، وہ من مانی کرتا ہے اور اس من مانی میں سارے جنگی اصول وضوابط کو بالائے طاق رکھ کر درندگی پر اتر آتا ہے، غزہ پٹی میں اسرائیل ان دنوں یہی کر رہا ہے، شہری علاقوں پر حملے اور اسپتالوں کو زمین دوز کر کے ہزاروں بچوں، عورتوں اور مریضوں کو موت کے گھاٹ اتار دینا درندگی کی انتہا ہے، خبر یہ ہے کہ گذشتہ دنوں ایک اسپتال پر حملہ کرکے اس نے پانچ سو مریضوں کو جن میں بچے، بوڑھے اور عورتوں کی بڑی تعداد تھی، موت کی نیند سلا دیا اور عالمی برادری نے صرف افسوس کر کے کام چلا لیا، اس قسم کے حملوں کو روکنے کے لیے نہ تو کوئی تدبیر کیا اور نہ ہی اسرائیل کو ایسے حملوں سے باز آنے کی تلقین کی، اس کے برعکس جرمنی اور امریکہ کے حکمراں اسرائیل پہونچ کر اپنی یک جہتی کا اظہار کر چکے ہیں، امریکہ اسرائیل کو ان جنگی جرائم کے لیے ہتھیار بھی فراہم کر رہا ہے، کہنا چاہیے کہ امریکہ غزہ میں اسرائیلی حکومت کی پشت پناہی ہی نہیں کر رہا ہے بلکہ عملاً جنگ میں شریک ہوگیا ہے، اسرائیل کے لیے اس قسم کی حوصلہ افزائی بہت معنی خیز ہے اب وہ غزہ میں زمینی حملہ کی تیاری کر رہا ہے، تاکہ وہ حماس کی پناہ گاہوں کو بلڈوزر سے تباہ وبرباد کر سکے، خبر یہ بھی آرہی ہے کہ حماس کے سربراہ اسماعیل ہانیہ کے خاندان کے چودہ افراد کو اب تک اسرائیل نے شہید کردیا ہے اور اب حماس کے کمانڈر یحیی سنوار، محمد وہاب ابراہیم المصری عرف الدیف ان کے نشانے پر ہیں، یحیی سنوار دو دہائی سے زیادہ عرصہ تک اسرائیلی جیلوں میں وقت گذار چکے ہیں اور ان کی رہائی اسرائیل کے ساتھ 2011ء میں ہونے والے ایک سمجھوتے کے تحت ہوئی تھی، جس میں قیدیوں کو تبادلے کے طور رہا کیا گیا تھا، الدیف حماس کے عسکری ونگ القاسم بریگیڈ کے انچارج ہیں اور کہنا چاہیے کہ حماس کی جان ہیں، اس نے 1996 میں چار خود کش حملوں کے ذریعہ یروشلم اور تل ابیب کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

حماس کی طاقت اسرائیل کی درندگی کو کنٹرول کرنے کے لیے بہت کم ہے، اور اب اس کی ساری قوت غزہ کے دفاع میں لگ رہی ہے، اس نے پہلے مضبوط حملے میں اسرائیل کو ناکوں چنے چبوا دیے تھے، اس کی خفیہ ایجنسی موساد اور فوجیوں کو منہ کی کھانی پڑی تھی، کم از کم دو سو یہودی اب بھی حماس کی قید میں ہیں، جس سے وہ قیدیوں کے تبادلے کا کام لے سکتی ہے، حماس کے رہنما خالد مشعل کا کہنا ہے کہ ہم اسرائیل کو زمینی جنگ میں بھی شکست دیں گے، حماس کے ساتھ جو ممالک ہیں وہ زبانی جمع خرچ اور اظہار یک جہتی کے سوا کچھ نہیں کر رہے ہیں، ایران کی طرف سے اسرائیل کو تنبیہ کی جارہی ہے لیکن وہ میدان میں کود نہیں رہا ہے، ترکی حماس کے ساتھ ہے، لیکن وہ اپنے کو ثالثی کی پوزیشن میں رکھنا چاہتا ہے، اس لیے عملی اقدام سے گریز کر رہا ہے۔ مصر پہلے سے ہی اسرائیل کے ساتھ ہے، اس نے اپنی سرحدیں غزہ کے شہریوں کے لیے بند کر رکھی ہیں، اسرائیل کے زمینی حملہ کے اعلان پر لاکھوں شہری فلسطین کے جنوبی علاقے میں منتقل ہو رہے ہیں، دوسرے تو دوسرے ہیں، فلسطین کے ایک حصے پر قابض الفتح کے حکمراں کی تو زبان بھی نہیں کھل رہی ہے، ایسا لگتا ہے کہ ان کو اس لڑائی سے کچھ لینا دینا نہیں ہے، حالاں کہ واقعہ یہ ہے کہ غزہ کے بعد فلسطین کا ویسٹ بینک ہی اسرائیل کا ہدف ہے، وہ خاموش رہ کر سمجھتے ہیں کہ ہم محفوظ ہیں، حالاں کہ صحیح یہ ہے کہ چراغ سب کے بجھیں گے، ہوا کسی کی نہیں، یا پھر بقول شاعر۔

اس کے قتل پر میں بھی چپ تھا میرا نمبر اب آیا
میرے قتل پر آپ بھی چپ ہیں اگلا نمبر آپ کا ہے

اس پورے قضیہ خصوصاً اسپتال پر حملوں کے بعد جب ویسٹ بینک کی عوام سڑکوں پر آگئی تب محمود عباس کے زبان مذمت کیلئے کھلی اور انہوں نے ایک اچھی بات یہ کی کہ امریکہ کے صدر سے ملنے سے انکار کردیا۔ پھر بھی جو اقدام انہیں کرنے چاہیے تھے اس سے وہ اب بھی اجتناب ہی کر رہے ہیں، اسرائیل کی درندگی کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف عرب ممالک مل کر ایسا وار کریں کہ اس کی کمر ٹوٹ کر رہ جائے، اس اتحاد کی وجہ سے مشرق وسطی میں جنگ کی آگ مزید بھڑک سکتی ہے، لیکن "تنگ آمد بجنگ آمد" پرانی مثل ہے، یہ بھی کہا جاتا رہا ہے کہ بلی جب عاجز آتی ہے تو کتے پر جھپٹ پڑتی ہے، پتہ نہیں کب تک عرب ممالک بھیگی بلی بنے رہیں گے اور جھپٹنے کا شعور ان کا کب جاگے گا، یہ بھی مسئلہ کا حل نہیں ہے، لیکن جب آگ پھیلنے لگے گی تو شاید کچھ ملک اپنا گھر جلتا دیکھ کر صلح، صفائی اور تصفیہ کے لیے آگے بڑھنے کا کام کر سکیں۔

حماس کے ذریعہ ردعمل کے اس حملے میں غزہ کا زیادہ نقصان ہوا ہے اور ہو رہا ہے، اسرائیل کی زمینی فوج کے غزہ میں گھسنے کے بعد اس تباہی میں مزید اضافہ ہوگا، لیکن اس حملے کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ دنیا جو یہ سمجھنے لگی تھی کہ فلسطین کا مسئلہ حل ہوگیا یا سرد بستے میں چلا گیا وہ پھر سے منظر عام پر آگیا اور دنیا نے جان لیا کہ فلسطینی اسرائیل کے رحم وکرم پر رہنے کو تیار نہیں ہیں، انہیں بے دست وپا ہو کر زندگی گذارنا قبول نہیں ہے، ایک خود مختار فلسطینی ریاست ان کا خواب ہے، جس کا سب کچھ اپنا ہو اور ان کی یہ حیثیت ختم ہوجائے کہ اسرائیل انہیں اس طرح محصور کر لے کہ دانہ، پانی بجلی تک بند ہوجائے، وہ اس ہدف کو پانے کے لیے کسی حد تک جاسکتے ہیں، وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ

خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

☆☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

جون ایلیا کی برسی پر خراج عقیدت

دلوں کو چھونے والا باکمال شاعر جون ایلیا

تحسین "ماہ رو"

میں جو ہوں جون ایلیا ہوں جناب
اس کا بے حد لحاظ کیجئے گا

اردو ادب کے معروف و مشہور شاعر و نثر نگار سید اصغر کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ جون ایلیا محض ایک شخص نہیں بلکہ اردو ادب کا ایک دور ہیں۔ جن سے آج اور آنے والے وقت کے اردو داں کا مفر ممکن نہیں۔ وہ اردو ادب کے علاوہ دوسرے ہندوستانی زبانوں میں بھی مقبول ہیں۔ ان کا شعری لب ولہجہ اور موضوع اس قدر اچھوتا ہے کہ ہر خاص و عام کا دل و دماغ بڑی تیزی سے متاثر ہوتا ہے۔

شہ بھی لیتے ہمارے طعنوں کو
جان من جاں نثار تھے ہم تو

آج جون ایلیا کی برسی پر ڈاکٹر کمر رئیس کا یہ قول عقیدت کے ساتھ ان کی نظر کرتی ہوں:

"میں جون ایلیا کی شاعری سن کر، پڑھ کر اکثر سوچا کرتا ہوں آخر وہ کہاں کھڑا ہے؟ کس بلندی کے کس زاویے سے کائنات کو دیکھ رہا ہے؟ آفاق کے کس منطقے سے اس کی آواز آرہی ہے؟ آواز جو اجنبی ہے، اداس ہے، بہت تیکھی ہے، بہت گہری ہے۔ مجھے محسوس ہوا کہ جون اس مقام پر ایستادہ ہے جہاں اس کے ارد گرد کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی معاصر اس کا ہم آواز نہیں۔"

(جون ایلیا ایک نیا شاعر: کمر رئیس، مشمولہ سووینیر، پاکستان، 2003، ص:244)

فلسفہ، منطق، اسلامی تاریخ، اسلامی صوفی روایات، اسلامی سائنس، مغربی ادب اور واقعہ کربلا پر جون ایلیا کا علم کسی انسائیکلو پیڈیا کی طرح وسیع تھا۔ اس علم کا بارہا استعمال انہوں نے اپنی شاعری میں بھی کیا اور اس طرح وہ اپنے ہم عصر شعراء سے نمایاں اور منفرد رہے۔ دو مصروں یا دو اشعار میں سامعین کے دلوں تک رسائی حاصل کرنا یہ صرف جون ایلیا کا ہی کمال رہا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

یہ مجھے چین کیوں نہیں پڑتا
ایک ہی شخص تھا جہان میں کیا
یوں جو تکتا ہے آسمان کو تو
کوئی رہتا ہے آسمان میں کیا

جون ایلیا کا یہ والہانہ اور بے لوث انداز ہی انہیں باقی شعرا سے منفرد بناتا ہے۔ جون ایلیا بے باک لہجے کے شاعر ہیں۔ وہ زندگی کی حقیقتوں کو لفظوں کا جامہ پہنا کر سامعین کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ان کے اشعار سبھی کو اپنے دل کی کیفیت محسوس ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ان کے اشعار ہر کسی کے دل کی آواز بن جاتے ہیں۔

ہر بار میرے سامنے آتی رہی ہو تم
ہر بار تم سے مل کے بچھڑتا رہا ہوں میں
تم کون ہو یہ خود بھی نہیں جانتی ہو تم
میں کون ہوں یہ خود بھی نہیں جانتا ہوں میں
تم مجھ کو جان کر ہی پڑی ہو عذاب میں
اور اس طرح خود اپنی سزا بن گیا ہوں میں

جون ایلیا کا کلام ان کی زندگی کا آئینہ رہا ہے۔ ان کا کلام ان کے ہر دور کی عکاسی کرتا نظر آتا ہے۔ انہوں نے زندگی میں جو بھی حاصل کیا یا جو بھی کھویا ہے، وہ سب ان کے کلام میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

"ایک ہی ہوس تو رہی ہم میں
اپنی حالت تباہ کرلی جائے
"جو گزاری نہ جا سکی ہم سے
ہم نے وہ زندگی گزاری ہے

جون ایلیا کا خاندان علم و ادب وہ دانشوری کا گہوارہ تھا۔ ان کی پیدائش ۳ شعبان، تاریخ ولادت 14 دسمبر 1931 کو امروہہ میں ان کی آبائی مکان محلہ لکڑہ میں ہوئی۔ وہ اپنی پیدائش کے متعلق اپنے شعری مجموعے "شاید" کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

"میں تو آب و گنگ، وچمن کی حالت خیز، رمضیت آمیز اور دل انگیز شہر امروہہ میں پیدا ہوا۔"

(شاید، جون ایلیا، کتابی دنیا، دہلی، 2011، ص:14)

جون ایلیا کا کلام رومان اور حقیقت کا ترجمان بن کر اپنے قارئین کے سامنے موجود ہے۔ تکلف و تصنع ان کے کلام کے برخلاف ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

بے دلی کیا یوں ہی دن گزر جائیں گے
صرف زندہ رہے تو ہم مر جائیں گے

جون ایلیا کی شاعری وقت کی ایسی آواز ہے جس میں ماضی کے ساتھ۔ ساتھ مستقبل کی بھی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ ان کی شاعری ان کی آپ بیتی ہے۔ مگر قارئین اسے اپنی آپ بیتی سمجھنے پر قاصر ہو جاتا ہے۔

تم جب آؤ گی تو کھویا ہوا پاؤ گی مجھے
میری تنہائی میں خوابوں کے سوا کچھ بھی نہیں
میرے کمرے کو سجانے کی تمنا ہے تمہیں
میرے کمرے میں کتابوں کے سوا کچھ بھی نہیں

جون ایلیا کی زندگی میں کافی اتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں۔ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ ان کی ازدواجی زندگی کا شیرازہ دو اناؤں کے ٹکراؤ کی وجہ سے بکھر گیا۔ وہ کہتے ہیں:

ایک ہی فن تو ہم نے سیکھا ہے
جس سے ملیے اسے خفا کیجئے

ان کی شاعری میں جگہ۔ جگہ خون تھوکنے کا ذکر آیا ہے۔ ان کی خون تھوکتی زندگی ان کی ازدواجی زندگی کی ناکامی کا سبب بنتی ہے۔ تو وہ اداسی کے تلخ گھونٹ پیتے ہیں۔ شب جدائی ان کے جگر کو پارہ پارہ کر دیتی ہے۔ تو جزبات کی شدت اس جدائی پر یوں نوحہ کناں ہوتی ہے:

اس تسلسل شب جدائی میں
خون تھکا گیا ہے مہ پارہ

جون ایلیا اپنے ملک وقوم سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ہجر کی کرب نے ان کے وجود کو بکھیر کر رکھ دیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

کیا پوچھتے ہو نام ونشان مسافراں
ہندوستان میں آئے ہیں ہندوستان کے تھے
اس گلی نے یہ سن کے صبر کیا
جانے والے یہاں کے تھے ہی نہیں

جون ایلیا کی زندگی درد کا آئینہ رہی ہے۔ وہ اپنی زندگی کو ہمیشہ رائیگاں کہتے رہے اور خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں۔

میں بھی بہت عجیب ہوں، اتنا عجیب ہوں کہ بس
خود کو تباہ کر لیا اور ملال بھی نہیں

جون ایلیا کے انتقال پر ہندو پاک ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ اردو ادب کا یہ شاہکار 8 نومبر 2002 کو بروز جمعرات ابدی نیند سو گیا۔ ان کے انتقال پر ان کے چاہنے والوں نے تعزیتی نظمیں لکھیں اور تاریخ نکال، کر ان کو خراج تحسین پیش کیے۔ اور پیمبر نقوی مرثیہ پیش کرتے ہیں:

حضرت جون کی خبر آئی
آنکھ اردو زباں کی بھر آئی

اسی طرح ڈاکٹر شمیم امروہوی نے بھی جون ایلیا کے انتقال پر سن تاریخ کہی:

کھلا کس کے لیے ایوان بخشش
حضور رب اکبر کون آیا
اچانک غیب سے آواز آئی
مکان مغفرت میں جون آیا
وقت کی راگنی پرانی ہے
خاک کا ڈھیر زندگانی ہے
عارضی صبح شادمانی ہے
صرف فن ہے جو غیر فانی ہے

یقیناً شمیم صاحب کا یہ بند جون ایلیا کی شاعری اور فن کے لافانی ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ جون ایلیا کا یہ شعر انسان کے فنا ہونے کی بھی تصدیق کرتا ہے۔

کتنی دلکش ہو تم کتنا دل جوں ہوں میں
کیا ستم ہے کہ ہم لوگ مر جائیں گے

ریسرچ اسکالر، یونیورسٹی آف لکھنؤ

جانی جون ایلیا

دوسری اور آخری قسط

وارث رضا

جانی جون کے متعلق مذکورہ تحریر ان کے مداحوں میں ان کی تخلیقی صلاحیت کی بجا آوری کے علاوہ کچھ ثابت نہ کر سکی ہے کہ شہرت کی دین جون کے علم و فکر کی وہ پہچان ہے جو جون کی تخلیقات کی روشنی میں مزید جون ایلیا کو معتبر ہی کرے گی

عام لوگوں میں شاعروں اور ادیبوں کے بارے جو منفی سوچ پائی جاتی ہے کہ وہ کوئی کام کاج نہیں کرتے، شرابی ہوتے ہیں، خیالی دنیا میں رہتے ہیں، گھریلو ذمے داریوں سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، مذکورہ تحریر سے اسی بیانیے کو تقویت ملی۔ بد احوالی سے ہمارے ٹی وی ڈرامہ نگاروں نے بھی شاعر کو اسی طرح ایک مجہول کردار بنا کر پیش کیا ہے۔

اسی لیے عام لوگوں کے ہاں بھی صرف ساغر صدیقی یا سارا شگفتہ کے شاعر شوہر جیسے کردار ہی بہ طور حوالہ بنتے ہیں۔

اس سے یہ تاثر مزید گہرا ہوتا ہے کہ سب شاعر، ادیب ایسے ہی ہوتے ہیں۔ حالاں کہ ایسا ہر گز نہیں سوائے ایک دو مثالوں کے دنیا بھر کے شاعروں، ادیبوں نے بھرپور خانگی زندگی گزاری۔

شعر و ادب کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان کے لیے بڑی محنت سے روزی روٹی کا بندوبست کیا۔

ان میں وہ بھی شامل ہیں جو باقاعدہ روز شراب پیتے تھے اور وہ بھی جو نہیں پیتے تھے۔ مگر انھوں نے کامیاب گھریلو زندگی بسر کی۔

ایسے بہت سے افراد کو بھی ہم جانتے ہیں جو روز شراب کا شغل کرتے ہیں، وہ شاعر اور ادیب بھی نہیں ہیں مگر ان کی گھریلو زندگی بہت کامیاب گزری۔

دیکھنا یہ ہے کہ مسئلہ ہے کہاں جو ایک خاندان کے لیے ایسے بدقماش اور تکلیف دہ انجام کا باعث بنتا ہے۔

جون ایلیا کے والدین تو ان کی شادی سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے۔ شاید وہ پاکستان آئے بھی نہیں۔ سو یہ کہنا کہ وہ جون ایلیا کے طرز زندگی سے دکھی رہتے تھے، سمجھ سے باہر ہے۔ ان کی بیٹی کو یہ بات کس نے بتائی؟ جون ایلیا کا مزاج کیسا تھا، انھوں نے شراب نوشی کب شروع کی، یہ ان کے سب ملنے ملانے والوں کو معلوم تھا۔

وہ شادی سے پہلے بھی یہ شغل کرتے تھے...... یہ باتیں تو شادی کرتے وقت دیکھنے والی ہوتی ہیں کہ کیا ایسے بندے سے آپ کا نباہ ہو بھی سکتا ہے کہ نہیں؟ بندہ بھی وہ جسے فریق ثانی اچھے سے جانتا ہو اور ایک ساتھ کام کرنے کا موقع بھی ملا ہو۔

مختلف علاقائی نسبت، زبان اور عقیدے کے اختلاف کے باوجود ہم نے ایسے کئی میاں بیوی دیکھے ہیں جنھوں نے بہترین ازدواجی زندگی گزاری اور کئی گزار رہے ہیں۔

ایک مثال فیض احمد فیض اور بیگم ایلس فیض کی بھی دی جا سکتی ہے۔ فیض شاعر تھے اور مے نوشی بھی کرتے تھے۔ ان کی بیوی ان کے خاندان سے نہ تھیں، بل کہ جرمنی کی رہنے والی تھیں۔ ان کے درمیان تو مذہب اور زبان کا بھی واضح فرق موجود تھا۔ فیض صاحب چار برس تک جیل میں رہے، لیکن ایلس فیض دو چھوٹی بچیوں کو لے کر بڑی ہمت سے تنہا وقت گزارتی رہیں۔ وہ بڑی آسانی سے بچیوں کو لے کر جرمنی جا سکتی تھیں، مگر کوئی شکوہ نہ کیا۔

ایک بار میں نے ان سے انٹرویو کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ آپ نے کیسے اپنے وطن سے دور اجنبی ماحول میں فیض صاحب کے ساتھ زندگی بتا دی..... تو وہ کہنے لگیں فیض صاحب بہت اچھے تھے۔ جب وہ جیل میں تھے تو وہ مشکل وقت تھا میرے لیے مگر میں نے حوصلے سے گزارا۔

یہ بات درست ہے کہ ہمارے ہاں دو مختلف کلچر اور قومیت کے حامل افراد ساتھ رہ سکتے ہیں، لیکن دو مختلف مائنڈ زکے افراد کا زیادہ دیر نبھاہ مشکل ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ بچوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

ایسی صورت میں ہمارے ہاں بچے عموماً ماں کے ساتھ ہی رہتے ہیں اور انھیں سارا قصور ان کے باپ کا ہی بتایا جاتا ہے۔

ان کے قریبی لوگ جانتے ہیں کہ جون ایلیا کی خواہش پر ان کی فیملی کے ایک فرد اور کچھ دوستوں نے صلح صفائی کی کوشش کی تھی جو نا کام رہی۔

بیگم سے علیحدگی کے بعد تقریباً سات سال وہ علامہ علی کرار نقوی کے گھر مقیم رہے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

علامہ صاحب کے قریبی ذرائع کے مطابق جون ایلیا کا گھر بکنے کے بعد ان کے حصے کی رقم علامہ صاحب نے جون ایلیا کی وصیت کے مطابق ان کے تینوں بچوں کو وصول کرا دی تھی، جو ان کا حق تھا۔

یہ رقم انیس سال پہلے کئی لاکھ بنتی تھی۔ یہ اس لیے لکھ رہا ہوں کہ یہ تاثر دور ہو سکے کہ جون ایلیا کے بچوں کو ان سے کچھ نہیں ملا، یا وہ بچوں کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔

میاں بیوی کبھی بھی خوشی سے علیحدہ نہیں ہوتے، کہیں کوئی ذہنی یا سماجی تضاد موجود ہوتا ہے جو شادی سے پہلے جذباتی رو میں دونوں فریق نظر انداز کر رہے ہوتے ہیں۔

شادی کے بعد تضاد سامنے آجانے پر جب ایک فریق یہ ضد ہو جائے کہ اسے ساتھ نہیں رہنا تو ان کی ضد اور انا کا نقصان صرف ان کے بچے اٹھاتے ہیں۔

بچے جس فریق کے ساتھ رہیں یا جس کے زیر اثر ہوں وہ مظلوم قرار پاتا ہے اور دوسرا ان کی نظر میں قصوروار ٹھہرتا ہے۔ حالاں کہ تالی کبھی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔

کاش جون ایلیا کی بیٹی صرف اس دکھ کا اظہار کرتیں جو انھیں والدین کی علیحدگی کی صورت میں اٹھانا پڑا لیکن والد کے شاعر ہونے کو اس کا سبب قرار دینا سراسر زیادتی ہے۔ یہ متعدد تضادات اور چغلی کھاتی ایک ایسی تحریر ہے جس پر صرف کف افسوس ہی ملا جا سکتا ہے۔"

جانی جون کے متعلق مذکورہ تحریر ان کے مداحوں میں ان کی تخلیقی صلاحیت کی بجا آوری کے علاوہ کچھ ثابت نہ کر سکی ہے کہ شہرت کی دین جون کے علم و فکر کی وہ پہچان ہے جو جون کی تخلیقات کی روشنی میں مزید جون ایلیا کو معتبر ہی کرے گی جب کہ فریق ثانی شاید خالی ہاتھ ہی رہیں......

ظہیر انور کے طبع زاد اور ترجمہ کیے گیے ڈرامے

شکیل رشید

ظہیر انور سے میری ملاقات کبھی نہیں ہوئی، لیکن میں اُن سے اُسی طرح واقف ہوں، جیسے ادب اور ڈراموں کا شوق رکھنے والے بے شمار لوگ اُن سے واقف ہیں۔ ظہیر انور ہندوستان کے اُن چند اُردو داں ڈراما نگاروں میں سے ایک ہیں، جو ڈراما نگاری کے قدیم و جدید رجحانات سے کماحقہ واقف بھی ہیں، اور جنھیں ڈرامے لکھنے، ڈراموں میں عصری احساسات بھرنے، اسٹیج کرنے، تکنیک، ڈائرکٹ کرنے اور پروڈیوس کرنے کے علاوہ ڈراموں میں اداکاری کرنے کے گُر بھی آتے ہیں، اور خوب آتے ہیں۔ مغرب میں ڈرامے کی دنیا میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں یا آرہی ہیں، تکنیکی بدلاؤ کس انداز کا ہو رہا ہے، اور ڈرامے اب کس انداز کے یا کس تحریک سے متاثر ہو کر لکھے جا رہے ہیں، ظہیر انور کی نظر ان باتوں پر بھی ہے، اور اس پر بھی ان کی توجہ ہے کہ ہندوستان میں اردو ڈرامے کا معیار کیسے بلند کیا جائے، اور نئے ڈرامہ نگاروں و اداکاروں کی تربیت کیسے کی جائے۔ ظہیر انور کا ذکر اس لیے ہے کہ، کچھ عرصہ قبل انہوں نے خلوص اور محبت کے ساتھ اپنی دو کتابیں مجھے بھجوائی تھیں، میری یہ مختصر سی تحریر ان کتابوں کا تعارف ہے۔ ڈرامے کے فن کے بارے میں مَیں بہت زیادہ نہیں جانتا، لیکن اس فن کے جو جانکار ہیں، اُن کی کہی ہوئی باتوں کی روشنی میں ظہیر انور اور اُن کے ڈراموں کے بارے میں جو رائے بنی ہے، اُس کا اظہار کروں گا۔ مجھے جو دو کتابیں ملی ہیں اُن میں سے ایک کا نام ہے 'اچھے چاچا اور دیگر ڈرامے' اور دوسری کتاب کا عنوان ہے 'شہزادی توران دو اور دوسرے ڈرامے'۔ اولالذکر کتاب میں ۱۳ ڈرامے شامل ہیں، ان میں سات ڈرامے 'اچھے چاچا' سیریز کے ہیں۔ یہ ڈرامے بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے، اُن کی اصلاح کی غرض سے لکھے گیے ہیں، اس لیے اِن ڈراموں میں تربیت کا پہلو نمایاں ہے۔ اِس مجموعہ کے 'پیش گفتار' میں ظہیر انور بچوں کے ادب میں ڈراما کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ''بچوں کا ادب بچوں کی ذہنی تشکیل اور اُن کے مستقبل سے جڑا ہے۔ تھیٹر اور ڈراما کو بھی اُن کی زندگی کا ناگزیر حصہ ہونا چاہیے۔'' اُن کا کہنا ہے، ''بچوں کو ڈرامے کے فن اور اُس کے رموز و اسرار سے واقف کرایا جائے تو یقیناً عمر کے ساتھ ساتھ اُن کے زاویہ نظر میں مثبت تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔'' یہ ڈرامے بچوں میں مثبت تبدیلی کے لیے اور ان کی ذہنی تشکیل اور بہتر مستقبل کے لیے لکھے گیے ہیں۔ اس بات کو انھوں نے آگے واضح بھی کیا ہے، ''ان ڈراموں میں بچوں کی خوشی، اُن کی مسرت، اُن کے تفننِ طبع اور اسی حوالے سے اُن کی تربیت کا خیال رکھا گیا ہے۔'' ظہیر انور کا ماننا ہے کہ ''بچوں کے ذہن کی زرخیزی اور فہمی کے لیے اُنھیں بچپن سے عملی ڈرامے اور تھیٹر، نیز اس کے متعلقہ تصورات سے آہستہ آہستہ آگاہ کرانا ضروری ہے، یہ اُن کے مستقبل میں بھی کام آئیں گے اور زندگی کا حصہ بھی بنیں گے'' اور اس سے زیادہ کیا چاہیے کہ آگے ''زندگی کی شاہراہ پر انہیں یہ ڈرامے سامانِ سفر مہیا کریں، علم و ادب کی دنیا اور انسان بننے کی جانب ان کے قدم اٹھیں اور تخلیقی سطح بیدار رہے۔ پھر تو وہ نئی روایت کی داغ بیل خود ہی ڈال دیں گے۔'' بچوں کی تربیت میں ڈراموں کے کردار پر ظہیر انور کا ایک مکمل مضمون 'بچوں کی تربیت میں ڈرامے کی اہمیت' کے عنوان سے اس کتاب میں شامل ہے، یہ ایک لاجواب مضمون ہے۔

کتاب میں شامل ڈرامے چھوٹے چھوٹے ہیں، اور اسکولوں میں بچے انہیں آسانی کے ساتھ اسٹیج کر سکتے ہیں۔ ان ڈراموں کو اسٹیج کرنے کے لیے بس سادے سے سیٹ ہی کی ضرورت پڑے گی، ڈیزائن اور روشنی کا استعمال بھی سادا سا ہی ہوگا، لیکن یہ ڈرامے بچوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کریں گے۔ 'چاچا سیریز' کے ڈراموں میں 'جھوٹ' کے نقصانات، 'صاف صفائی' کی اہمیت، 'پیار، علم اور سچائی' کی ضرورت، 'نیکی، شرافت، خدمت اور انکساری' کی عادت غرضیکہ چھوٹے چھوٹے مکالموں میں زندگی کو خوب صورت بنانے کے تمام پہلوؤں کے سبق، اور تربیت دی گئی ہے۔ مکالمے مختصر مگر پُر اثر ہیں، مثلاً 'اچھے چاچا سیریز' کے ایک کردار بابا کا یہ مکالمہ، ''ہاں بیٹا، سچ کہنے سے ہی دل کی زمین ہری رہتی ہے۔'' اس مجموعے کے تمام ڈراموں سے بچوں کی ذہنی اور اخلاقی تربیت اور ذہنی وسعت کے دروازے کھلتے ہیں، اسکولوں کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کے ڈراموں کو اسٹیج کروائیں تاکہ ان ڈراموں کا پیغام عام ہو۔ کتاب کے تین ڈرامے دوسری زبانوں سے ترجمہ کیے گیے ہیں۔ دو ڈرامے رابندر ناتھ ٹیگور کے ہیں، ایک ڈرامہ برسیول وائلڈ کے ڈرامے 'دی رنفنظ' سے ماخوذ ہے، اور ایک ڈرامہ رابندر ناتھ کے مشہور ناول 'گورا' کی جھلکیوں پر مشتمل ہے۔ ظہیر انور کے یہ ڈرامے چونکہ بچوں کے لیے لکھے گیے ہیں، اس لیے انہوں نے ان کی زبان عام فہم رکھی ہے، بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ وہ ان ڈراموں میں بچوں کی 'سوچ' اُن کے 'سوالات' اور اسی لحاظ سے اُن کی 'زبان' کو پیش کرنے میں پوری طرح سے کامیاب ہیں۔

'شہزادی توران دو اور دوسرے ڈرامے' تراجم کی کتاب ہے، اس میں دوسری زبانوں کے آٹھ ڈراموں کو اردو کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ یہ سب مشہور ڈرامے ہیں، اور انہیں ملک اور بیرون ملک خوب کھیلا گیا ہے۔ ایک ڈراما تھامس کینس کا انگریزی سے 'فیل بدن' کے عنوان سے ترجمہ کیا گیا ہے، یہ ایک طویل ڈرامہ ہے۔ ظہیر انور 'اپنی بات' کے تحت لکھتے ہیں، '''فیل بدن' بھی اداکاروں اور ہدایت کاروں کے لیے کسی چیلنج سے کم نہیں۔'' 'ایک ڈرامہ 'قصہ خوانی' کے عنوان سے ہے، اسے ترجمہ نہیں کہا جا سکتا، یہ خالد سہیل، انیس اشفاق اور زاہد پرویز کی کہانیوں کے، ظہیر انور کے ذریعے کیے گیے ڈرامائی روپ ہیں۔ انہیں ۲۰۱۶ء میں مغربی بنگال اردو اکاڈمی کے کتابی میلے میں پیش کیا گیا تھا، پیش کرنے والوں میں ظہیر انور کے علاوہ نصرت جہاں اور شکیل احمد شامل تھے۔ یہ داستان یا قصوں کی روایت کو آگے بڑھانے یا انہیں جدید شکل دینے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ 'شہنشاہ اور ملکۂ عالم' رابندر ناتھ ٹیگور کے ایک تین ایکٹ کے ڈرامے کا خوب صورت ترجمہ ہے۔ اس ڈرامے میں کردار ایک کے بعد ایک آتے رہتے ہیں، اس کا سیٹ اور اس کی ڈیزائن کسی بھی ہدایت کار کے لیے چیلنج سے کم نہیں ہے۔ 'فنکار' نام کا ایک مختصر سا ڈراما جوگندر پال کی ایک منی کہانی پر مبنی ہے، اس منی کہانی کو ڈرامے کا روپ دے کر ظہیر انور نے جوگندر پال کو خراج عقیدت پیش کیا ہے، جس کے وہ حق دار تھے۔ اس ڈرامے میں بس دو کردار ہیں ایک عورت اور ایک مرد۔ 'شہزادی توران دو' کارلو گوزی کا لکھا ہوا ایک اطالوی ڈراما ہے، ظہیر انور نے اسے بڑی ہی خوب صورتی سے اردو کی شکل دی ہے۔ اس ڈرامے کو معروف تھیٹر گروپ 'پدا تک' نے اسٹیج کیا تھا، اور لوگوں نے اسے خوب پسند کیا تھا۔ یہ طلسمی فضا کا اک ایسا ڈرامہ ہے جسے پڑھ کر، اور یقیناً دیکھ کر بھی اردو زبان کی قدیم داستانیں یاد آسکتی ہیں۔ اس ڈرامے میں جادوگر، پری اور دیو سب موجود ہیں۔ اس ڈرامے پر بدر الحسن کا ایک شاندار تبصرہ بھی شامل کتاب ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''اس اطالوی ڈرامے کو انگریزی کے توسط سے ہندی (دراصل اردو) کے قالب میں ڈھالنے کا سہرا ظہیر انور کے سر ہے۔ کہانی بذات خود ایک ایسی زبان کی متقاضی ہے جو وسط ایشیائی فضا تعمیر کرنے میں مدد دے اور یہ کام بقول خواجہ احمد فاروقی اس ملعون اور مردود اردو سے بہتر کوئی دوسری زبان بطریق احسن انجام نہیں دے سکتی۔'' اور واقعی ظہیر انور نے لاجواب ترجمہ کیا ہے، ایک مکالمہ ملاحظہ کریں: ''بریگھلا: ایسی بات نہیں۔ ہمارے ہوتے ہوئے آپ بالکل محفوظ ہیں۔ پر آپ جانتے ہیں کہ آپ کے نام کو جاننے کے لیے ہو سکتا ہے کہ کوئی پری، کوئی آسمانی چیز یہاں آجائے۔ شاید، یہاں سے، شاید وہاں سے، یا اس سوراخ سے، اس لیے ہوشیار رہنا چاہیے۔ اور ہم غریب وزیر..... ہماری صورت حال کچھ ٹھیک نہیں۔ کیا ہم سونے کی دو تھیلیاں ٹھکرا سکتے ہیں۔ میں نے کوشش کی مگر حضور اعلیٰ! سونے چاندی کی چمک مجھے بھی اپنے ساتھ بہالے گئی۔ تو کیا آپ... مجھے... میرا مطلب ہے حضور اعلیٰ...''

ڈرامے ترجمہ کرنا آسان کام نہیں ہے، ظہیر انور نے یہ کام کیوں کیا؟ اس سوال کا جواب وہ یوں دیتے ہیں: ''ان ڈراموں کو اردو میں منتقل کرتے ہوئے نہ صرف لسانی مسائل کا سامنا کرنا پڑا بلکہ پیش کش کے دوران بھی ترمیم و تنسیخ کی راہ سے گزرنا پڑا۔ لیکن ترجمہ کے حوالے سے ادب میں تازہ ہواؤں کی کھڑکیاں کھل جاتی ہیں۔'' ظہیر انور نے تراجم اس طرح کیے ہیں کہ یہ ڈرامے اپنی اصل صورت میں بھی سامنے آتے ہیں، اور انہیں پڑھ کر یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ اصلاً یہ اردو کے ہی ڈرامے ہیں۔ پہلی کتاب کا انتساب 'نونہالوں کے نام، جو ہمارے مستقبل کے معمار ہیں' ہے، اور دوسری کتاب کا انتساب 'شیاما نند جالان اور جمیل منظر کے نام' ہے۔ ان تراجم کے لیے ظہیر انور کو بہت بہت مبارک۔ یہ دونوں کتابیں 'روا پبلی کیشنز، کولکتہ' سے شائع ہوئی ہیں، ان کی قیمتیں بالترتیب 300 اور 250 روپیے ہے، انہیں موبائل نمبر 9831260504 پر رابطہ کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈیٹر، ممبئی اردو نیوز)

غزل

ذکی طارق بارہ بنکوی

ہے کتنی پر اوصاف یہ تخلیق خدا بھی
سورج میں تمازت بھی ہے ظلمت بھی ضیا بھی
اے جان غزل کچھ تجھے اس کا ہے پتہ بھی
کے تو ہی تو خوشبو بھی ہے گل بھی ہے صبا بھی
کچھ اور ہمارے ہو محبت کے سوا بھی
اس بات پہ کیا تم نے کبھی غور کیا بھی
وہ کیوں نہیں آیا میں کہوں کیسے کہ جبکہ
آتے ہوئے چلنے کے لئے اس کو کہا بھی
سب کچھ جو ہوا خاک تو کیا اس میں تعجب
جب پاس ہی پاس آگ بھی ہے اور ہوا بھی
بن جاؤ اگر تم مرے اے جان تمنا
پھر آئے مجھے زندگی جینے میں مزہ بھی
مجھ کو دل بیتاب کا قصہ نہ سنا کے
جو حال ترا ہے، ہے وہی حال مرا بھی
اس درجہ مروت کہ بنا وہ بھی قصیدہ
ہونٹوں پہ ہمارے جو کبھی آیا گلہ بھی
افسوس مری سمت اٹھائی نہ نظر تک
وہ مجھ کو اچانک جو سر راہ ملا بھی
کتنی بھی وفائیں کرو یا جان لٹاؤ
ملتا ہے مقدر سے محبت کا صلہ بھی
اس پر "ذکی" بنیاد یقیں کیسے میں رکھوں
وہ ایک دیا جو کہ جلا بھی ہے بجھا بھی

سعادت گنج، بارہ بنکی، یو پی

دھان کی خریداری میں وزیر اعظم کسانوں کو گمراہ کر رہے ہیں

کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سہارا قیمت پر دھان کی خریداری کے سلسلے میں کسانوں کو گمراہ کرنے کا لگایا الزام

کرود (چھتیس گڑھ) (07 نومبر) یو این آئی (کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سہارا قیمت پر دھان کی خریداری کے سلسلے میں کسانوں کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ آج یہاں ایک بڑی انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ گاندھی نے کہا کہ وزیر اعظم مودی چھتیس گڑھ میں امدادی قیمت پر دھان کی خریداری مرکزی حکومت کے بارے میں بیان دے رہے ہیں۔ اگر مرکزی حکومت دھان خرید رہی ہے تو اتر پردیش اور بی جے پی کی حکومت والی دیگر ریاستوں میں کسانوں کو 1400-1200 روپے میں دھان بیچنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر وزیر اعظم مودی کے اپنے حلقہ وارانسی میں کسان 1400-1200 روپے میں دھان بیچنے پر کیوں مجبور ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سچائی یہ ہے کہ ریاستی کانگریس حکومت چھتیس گڑھ میں دھان خرید رہی ہے۔ انہوں نے مذہب اور ذات پات کے نام پر گمراہ کرنے والوں سے عوام کو ہوشیار رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے دوران جذبات کو بھڑکا کر ووٹ مانگنے والے آپ کا کچھ بھلا نہیں کر سکتے۔ چھتیس گڑھ وہ ریاست ہے جو ملک میں دھان کی سب سے زیادہ قیمت دیتی ہے اور اس میں بے روزگاری کی شرح سب سے کم ہے۔ بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں کی حالت بہت خراب ہے۔ مدھیہ پردیش میں ان کی حکومت نے ساڑھے تین برسوں میں صرف 21 نوکریاں فراہم کی ہیں۔ کانگریس کے چھتیس گڑھ کے انتخابی منشور کا حوالہ دیتے ہوئے محترمہ پرینکا گاندھی نے کہا کہ پچھلی بار جو وعدے کیے گئے تھے وہ پورے ہوئے ہیں اور اس بار بھی کیے گئے تمام وعدے پورے کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے پاس وعدے پورے کرنے کا ٹریک ریکارڈ ہے اور بی جے پی کے پاس وعدے کرنے اور پھر بھول جانے کا ٹریک ریکارڈ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ووٹ لے کر وعدے بھول جاتے ہیں پتہ نہیں کس منہ سے دوبارہ ووٹ مانگنے جاتے ہیں۔ خواتین ریزرویشن سے متعلق قانون بنانے کے معاملے پر بھی مودی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس پر بہت ہنگامہ ہوا لیکن سچ یہ ہے کہ آئندہ 10 سال میں اس پر عملدرآمد نہیں ہونے والا ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری کے معاملے پر مودی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے محترمہ پرینکا نے کہا کہ جب ہم خواتین کے ریزرویشن میں او بی سی کو ریزرویشن دینے کی بات کرتے ہیں تو وہ پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ مودی جی او بی سی کی بات کرتے رہتے ہیں لیکن ذات پر مبنی مردم شماری کے نام پر خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ بہار میں ہونے والی ذات پر مبنی مردم شماری کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 84 فیصد او بی سی، دلت اور قبائلی ہیں۔ تو کیا ان طبقات کو ہر علاقے میں اتنی نمائندگی مل رہی ہے؟ میڈیا ہاؤسز، بڑی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر، ڈاکٹر انجینئر، سرکاری سکریٹری اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی پر سرکاری جائیدادیں کوڑیوں کے بھاؤ اپنے صنعتکار دوستوں کو فروخت کرنے کا الزام لگایا۔

کانگریس لیڈر سونیا گاندھی کے اشارے پر افسران اور ملازمین کو دھمکیاں دے رہے ہیں: شیوراج چوہان

بھوپال، 7 نومبر (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے وزیر اعلی شیوراج سنگھ چوہان نے آج کہا کہ کیا کانگریس لیڈر پارٹی کی سابق صدر سونیا گاندھی کے کہنے پر افسران اور ملازمین کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ویڈیو کے ذریعے ایک بیان جاری کرتے ہوئے مسٹر چوہان نے کہا کہ کانگریس لیڈر کبھی عملے کے افسران کو دھمکیاں دیتے ہیں اور کبھی خواتین کو دھمکی دیتے ہیں۔ یہ دھمکی جو کانگریس دے رہی ہے، کیا وہ سونیا گاندھی کے اشارے پر دے رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے تمام اسکیموں کی فنڈنگ روک دی۔ بیگا، بھریا اور سہریا بہنوں کے کھاتوں میں جانے والی ایک ہزار روپے کی رقم بند کردی لیکن ریاست میں اب بھی مکھیہ منتری لاڈلی بہنا یوجنا کی رقم آرہی ہے، یہ دھنتیرس سے پہلے بھی آرہی ہے اور اس کے بعد بھی آتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ پرینکا اور راہل گاندھی دونوں مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں۔ کانگریس حکومت والی ریاستوں کی ناکامیاں اور گھوٹالے دوسری ریاستوں کی حکومتوں پر لگا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گاندھی خاندان کس منہ سے بدعنوانی کی بات کرتا ہے؟ دنیا ان کے گھپلے کو جانتی ہے۔ جو لوگ ضمانت پر باہر ہیں وہ کرپشن کے الزامات کس منہ سے لگا رہے ہیں؟ جہاں جہاں کانگریس کی حکومتیں ہیں وہ بدعنوانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ وزیر اعلی نے کہا کہ اس وقت چھتیس گڑھ میں سٹے باز وہاں کی حکومت پر الزامات لگا رہے ہیں۔ نام لے کر الزامات لگا رہے ہیں، لیکن پرینکا گاندھی کو یاد نہیں آتا۔ کانگریس کی حکومت والی ریاستوں میں خواتین کی عصمت دری ہوتی ہے اور محترمہ پرینکا گاندھی مدھیہ پردیش کا نام لیتی ہیں۔ کانگریس کے 15 ماہ کے دور حکومت میں مدھیہ پردیش میں کتنے گھوٹالے اور بدعنوانی ہوئے۔ دگ وجے سنگھ نے پوری ریاست کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ پرینکا گاندھی کس منہ سے بی جے پی حکومت کے خلاف بولتی ہیں؟ ریاست میں اپنی انتخابی مہم کے دوران پرینکا گاندھی مسلسل حکومت پر بدعنوانی، گھوٹالوں اور خواتین کی حفاظت کے الزامات لگاتی رہی ہیں۔

'جمہوری اداروں کا قیام، زرعی اصلاحات اور مفت تعلیم نیشنل کانفرنس کے انقلابی اقدامات': عمر عبداللہ

سری نگر، 7 نومبر (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے منگل کے روز 'انڈین انٹرنیشنل موومنٹ ٹو یونائیٹڈ نیشن' نامی آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ تبادلہ خیالات بھی کیا۔ نوجوانوں کے ذریعے چلنے والی دنیا کی اس سب سے بڑی تنظیم کا بنیادی مقصد ملکی سطح پر مختلف سکولوں میں زیر تعلیم طلاب کو مختلف مکتبہ فکر کے نامور شخصیات سے تعارف اور تبادلہ خیالات کراتا ہے تاکہ ان بچوں کی ذہن سازی، معلومات میں وسعت اور دنیا کے معاملات کو سمجھنے کا موقعہ فراہم ہو سکے۔ سری نگر کے مختلف سکولوں کے وابستہ طلباء و طالبات نے عمر عبداللہ سے سیاسی، سماجی اور عالمی نوعیت کے مختلف سوالات پوچھے اور انہوں نے تفصیل سے ان کا جواب دیا۔ نیشنل کانفرنس کے تاریخی اقدامات کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں عمر عبداللہ نے کہا کہ نے جموں وکشمیر میں جمہوری اداروں کی بنیاد ڈالنے کے علاوہ زرعی اصلاحات اور تعلیم کے فروغ کیلئے نیشنل کانفرنس جو کام کیا ہے اُس کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔ زرعی اصلاحات کے ذریعے 80 فیصد آبادی کو زمینوں پر مالکانہ حقوق ملے، جس سے ایک عام آدمی اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اور لوگوں میں خود اعتمادی اور خدا اعتمادی کا جذبہ پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ پرائمری کلاسوں سے لیکر یونیورسٹی تک مفت تعلیم، تعلیم نسواں، خانہ بدوشوں کیلئے کشتی سکول جیسے اقدامات نے جموں وکشمیر میں خواندگی کی شرح کو 6 فیصد سے 70 فیصد پہنچایا۔

جموں میں کرایہ داروں کی تفصیلات جمع کرنے کی ہدایت

جموں، 7 نومبر (یو این آئی) جموں وکشمیر کی سرمائی راجدھانی جموں میں کرایہ داروں کی تفصیلات جمع کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ روز جموں میں لفٹن بکس آئی ای ڈی کو ناکارہ بنانے کے بعد جموں صوبے میں کرایہ داروں کی مکمل تفصیلات جمع کرنے کو کہا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وقت مقررہ کے اندر اندر کرایہ داروں کی معلومات نزدیکی پولیس تھانوں میں جمع کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ دریں اثنا جموں شہر میں منگل کے روز سکیورٹی فورسز نے ناکوں کا جال بچھایا جس دوران مسافروں اور راہگیروں کی باریک بینی سے تلاشی لی جارہی تھی۔ یو این آئی اردو کے ایک نامہ نگار نے مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد بتایا کہ جموں شہر سمیت صوبے کے باقی اضلاع میں سکیورٹی بندوبست کو مزید سخت کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض مقامات پر سکیورٹی فورسز اہلکار سکوٹر سواروں کو روک کر ان کے بیگوں کی تلاشی لے رہے تھے۔

استاد کی نظر التفات سے شاگردوں کی علمی لیاقت میں اضافہ ہوتا ہے: حافظ کرناٹکی

طلبا اور اساتذہ کا رشتہ، نشست اور تقریب اجرا

کرناٹک۔۔۔ مدرسہ مدینۃ العلوم شکاری پور میں مولانا خواجہ معین الدین رشادی کی آمد کے موقع سے ایک نشست اور اجرائی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس نشست کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر حافظ کرناٹکی نے ادا کیے اور دیگر شرکاء کی حیثیت سے جناب انیس الرحمان، جناب فیاض احمد، جناب انجنئر محمد شعیب، جناب عبدالعزیز اور جناب رضوان باشاہ کے علاوہ مدرسہ مدینۃ العلوم کے اساتذہ وطلبا نے شرکت کی۔ حافظ کرناٹکی نے اپنے خطاب میں کہا کہ: استاد اور شاگرد کا رشتہ بڑا انوکھا اور بیش قیمت ہوتا ہے۔ یہ رشتہ بہت گہرا اور مضبوط ہوتا ہے۔ اساتذہ جب بچوں سے شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں تو اس رشتے کی پاکیزگی اور گہرائی میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ استاد کی نظر التفات سے شاگردوں کی علمی لیاقت میں اضافہ ہوتا ہے تو شاگردوں کی فرماں برداری سے اساتذہ کے دلوں میں شفقت کا جذبہ امنڈتا ہے۔ حافظ کرناٹکی نے مزید کہا کہ آج ہم جن بڑے بڑے علماء کرام کے ناموں اور کارناموں سے واقف ہیں، وہ سب کے سب اپنے اپنے اساتذہ کے لائق و فائق شاگرد تھے۔ شاگردی بھی ایک بڑی ہنرمندی ہے۔ مولانا خواجہ معین الدین رشادی دامت برکاتہم کے ہندوستان بھر میں سیکڑوں شاگرد ہیں۔ اور یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ میری نئی کتاب "مضمون و میزان" کا اجرا ان کے ہاتھوں ہوا۔ میری یہ کتاب طالب علموں کے لیے ایک علمی تحفہ ہے۔ اگر اس کتاب کو طلبا توجہ سے پڑھیں تو انہیں تحریر وتقریر دونوں میں فائدہ پہونچے گا۔ انشاء اللہ مہمان خصوصی حضرت مولانا خواجہ معین الدین رشادی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھے کئی علمی اداروں کو دیکھنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ مگر یہاں آکر جو خوشی محسوس ہوئی ہے اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ حافظ کرناٹکی کبھی ہمارے شاگرد تھے، مگر آج استاذ الاساتذہ ہیں اور اتنے اہم اوارے کے بانی وسربراہ ہیں۔ وہ تعلیم وتعلم کے قافلہ سالار ہیں۔ یہ ان کی بڑی خوبی ہے کہ انہوں نے دینی اور عصری علوم کو باہم آمیز کر کے وقت کی اہم ضرورت کی تکمیل کی ہے۔ میرے لیے یہ دہری خوشی کی بات ہے کہ آج میں اپنے شاگرد رشید کی ایک سودسویں کتاب کا اجرا اپنے ہاتھوں سے کر رہا ہوں۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ فرماں بردار شاگرد اپنے اساتذہ کا ہی نہیں قوم وملت کا بھی نام روشن کرتے ہیں۔ میں نے اس کتاب پر سرسری نظر ڈالی ہے۔ کتاب کے مواد کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب طلبا اور اساتذہ اور دین کا ذوق رکھنے والے سبھی لوگوں کے لیے یکساں طور پر مفید ہے۔ اللہ اسے قبول فرمائے۔ حضرت مولانا مفتی محمد اظہر الدین اظہر ندوی مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم، امام وخطیب بازار مسجد اور قاضی شہر شکاری پور نے نہایت عالمانہ انداز میں اس یادگار جلسے کی نظامت کے فرائض ادا کیے اور اغراض ومقاصد پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ استاد اور شاگرد کا رشتہ بہت مبارک رشتہ ہوتا ہے۔ استاد پوری زندگی تعلیم وتعلم میں لگا دیتا ہے۔

ہماچل میں قابل تجدید توانائی کا حصہ بڑھانے کے لیے مفاہمت نامے پر دستخط

نئی دہلی، 07 نومبر (یو این آئی) ہماچل پردیش میں پاور سیکٹر کو بہتر بنانے اور بجلی کی پیداوار میں قابل تجدید توانائی (آر ای) کا حصہ بڑھانے میں مدد کے لیے مرکزی حکومت، حکومت ہماچل پردیش اور ورلڈ بینک نے 200 ملین ڈالر کے پروجیکٹ کے لیے معاہدہ نامے (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں۔ یہ پروجیکٹ ریاست کی سبز توانائی کی فراہمی میں اضافی 000،10 میگاواٹ قابل تجدید توانائی شامل کرنے کے ریاست کے ہدف میں حصہ ڈالے گا۔ ہماچل پردیش کا مقصد سال 2030 تک اپنی توانائی کی 100 فیصد ضروریات کو قابل تجدید اور سبز توانائی کے ذریعے پورا کرتے ہوئے گرین اسٹیٹ بننا ہے۔ ہماچل پردیش اس وقت اپنی توانائی کی ضرورت کا 80 فیصد سے زیادہ حصہ پن بجلی سے پورا کرتا ہے۔ عالمی بینک کا ہماچل پردیش پاور سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام ریاست کو اپنے موجودہ آر ای کے وسائل کے استعمال کو بڑھانے میں پن بجلی اور اس کے RE وسائل کو مزید متنوع بنانے میں مدد کرے گا۔ اس کے لیے یہ ریاست میں شمسی صلاحیت میں 150 میگاواٹ کا اضافہ کرے گا جس سے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں سالانہ 000،90،1 میٹرک ٹن سے زیادہ کی کمی ہوگی۔ اس معاہدے پر مرکزی حکومت کی جانب سے وزارت خزانہ کے اقتصادی امور کے محکمہ کے جوائنٹ سکریٹری کے منیشا راج نے دستخط کیے۔ اس پر ہماچل پردیش کی حکومت کی جانب سے ڈائریکٹر (انرجی) ہریکیش مینا اور عالمی بینک کی جانب سے ہندوستان کے کنٹری ڈائریکٹر آگسٹ تنوکومین نے دستخط کیے تھے۔ اس موقع پر مسٹر آگسٹانو کوامے نے کہا "یہ پروگرام فوسل فیول پر مبنی توانائی کی کھپت کو سبز توانائی سے بدل کر مقامی اقتصادی سرگرمیوں کو تیز کرے گا"۔ انہوں نے کہا "اس کے علاوہ یہ پروگرام ہماچل پردیش کو ایک واحد انرجی ٹریڈنگ ڈیسک قائم کرنے میں مدد کرے گا، جو اسے دیگر ریاستوں کو اضافی پن بجلی فروخت کرنے کے قابل بنائے گا"۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ یہ پروگرام قابل تجدید توانائی میں نئی سرمایہ کاری کو متحرک کرنے کے لیے ہندوستانی بجلی مارکیٹ کے لیے ایک ٹیمپلیٹ فراہم کرے گا۔ ہماچل پردیش کے پہاڑی علاقوں میں بجلی کی بلاتعطل فراہمی کو برقرار رکھنے میں چیلنجز بہت زیادہ ہیں۔ خرابی کی صورت میں سپلائی بحال کرنے میں کہیں اور کی بہ نسبت زیادہ وقت لگتا ہے۔ یہ پروگرام مضبوط ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن گرڈ کے حصول میں مدد کرے گا۔ یہ ڈیمانڈ مینجمنٹ سسٹم اور RE تک بغیر کسی رکاوٹ کے رسائی کے لیے جدید ٹیکنالوجیز کو نافذ کرے گا۔ یہ سب سے زیادہ لوڈ کی مدت کے دوران اہم ہے، ایسی صورت میں جب ریاست کو مہنگی فوسل پر مبنی بجلی پر انحصار کرنا پڑتا ہے، شہریوں کو صاف، قابل اعتماد چوبیس گھنٹے بجلی کی فراہمی، بجلی کی بندش کو کم کرنے اور صارفین کی شکایات کو کم کرنے کے لیے خودکار نظام کا تعارف ایک اہم قدم ہوگا۔ یہ پروگرام ماحولیاتی، سماجی، مالیاتی انتظامی، کارپوریٹ گورننس اور ریاستی پاور سیکٹر کے اداروں اور ایجنسیوں کی خریداری کی صلاحیتوں کو مضبوط کرے گا۔ مزید برآں، یہ سیکٹر میں خصوصی تکنیکی اور انتظامی شعبوں میں خاص طور پر خواتین کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔ HP پاور انٹرپرائزز اس مدت کے دوران تقریباً 700 خواتین کو تربیت دے گا انہیں پاور سیکٹر میں تکنیکی کردار کی تربیت دے گا۔ یہ اسکل ڈیولپمنٹ اور انٹرپرینیورشپ کی وزارت کے ذریعہ نافذ کردہ قومی تربیت اور فروغ اسکیم کے تحت ہوگا۔ پروگرام کے لیے ٹیم کے رہنماؤں، سوربھی گوئل اور پیوش ڈوگرا نے کہا "یہ پروگرام ریاست کو سبز اور کم کاربن پاور کی طرف لے جانے کے لیے بجلی کی افادیت کی خدمات میں اچھے اور پائیدار طریقوں کو فروغ دے گا۔

ماں باپ اپنے بچوں کے دین وایمان کے استحکام کی فکر کریں

بیدر، بسوا کلیان، گلبرگہ، مثالہ، چٹکوپہ اور شاہ آباد کے دوروں میں مولانا غیاث احمد رشادی کے خطابات

بیدر۔ ہر مسلمان باپ اور ہر مسلمان ماں کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ان کی پیدائش ہی سے ایسی تربیت کریں کہ ان کے نزدیک اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوجائے، اپنے بچوں کے دین وایمان کی بقاء اور استحکام کی فکر ماں باپ کی اولین فکر ہونی چاہئے۔ مسلمان ماں باپ کی اولاد سب کچھ بن جائے لیکن ایماندار اور دیندار نہ بنے تو ان کی یہ ساری محنتیں اکارت ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا غیاث احمد رشادی صدر منبر و محراب فاؤنڈیشن نے ۴، ۵ / ۶ نومبر کو بیدر، گلبرگہ، مثالہ، چٹکوپہ، بسوا کلیان اور شاہ باد میں منعقدہ دس سے زائد خصوصی وعمومی مجالس میں کیا اور سارے ماں باپ کو اس بات کی فکر دلائی کہ وہ اپنی اولاد پر اس پہلو سے کڑی نظر رکھیں کہ کہیں ایسے اسکولوں کی تعلیم سے جہاں مذہب بیزاری کا مزاج پیدا ہوتا ہو وہاں ان کی اولاد توحید کے بجائے شرک کا سبق پڑھ کر آ رہی ہو؟ ایک مومن ومسلمان کیلئے سب سے بڑا قیمتی سرمایہ اس کا وہ دین وایمان ہے جو اس کے رب کی جانب سے اتارا گیا ہے۔ واضح ہو کہ مولانا غیاث احمد رشادی گزشتہ چھ ماہ سے ملک کی کئی ریاستوں سے متعلقہ اضلاع اور تعلقہ جات کے دوروں پر ہیں اور اپنی انقلابی تحریک چلو! کچھ تدبیر کریں کچھ کام کریں کو لے کر اپنی تجربہ کار ٹیم کے ذریعہ سماج کے مختلف طبقات سے تعارفی ملاقاتیں کر رہے ہیں اور ترجیحی بنیاد پر نوجوان لڑکیوں اور خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے روزانہ دو گھنٹے کی ترتیب پر مراکز نسواں قائم کر رہے ہیں جو حیدرآباد میں قائم ستر سے زائد مراکز نسواں کے طرز پر چل رہے ہیں۔

کانگریس نے عدنان اشرف کو راجستھان کی 8 اسمبلیوں کا مبصر بنایا

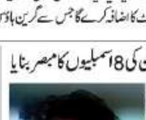

نئی دہلی۔ راجستھان اسمبلی انتخابات 2023 کے تحت آج کانگریس پارٹی نے نوجوان لیڈر اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی اقلیتی مورچہ کے میڈیا انچارج عدنان اشرف کو 8 اسمبلیوں کا مبصر مقرر کیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور ایم پی راجیہ سبھا عمران پرتاپ گڑھی کے حکم کے مطابق عدنان اشرف کو 2 اضلاع جھالاواڑ اور باڑہ کے لوک سبھا حلقوں کے 8 اسمبلی حلقوں کا انتخابی مبصر بنایا گیا ہے، یعنی کشن گنج، انت، باروں۔ اٹرو، چھبڑا، داگ، جھلرا پٹن، خانپور اور منوہر پولیس اسٹیشن۔ اور اس سلسلے میں راجستھان کے وزیر اعلی اشوک گہلوت اور ریاستی صدر گووند دوتاسرا کو ایک خط جاری کیا گیا ہے۔ جھالاوار اور باڑہ اضلاع کے تمام لوک سبھا حلقوں کو گرم نشستوں کے طور پر جانا جاتا ہے کیونکہ بی جے پی کی سابق وزیر اعلی وسندھرا راجے یہاں سے لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات لڑتی ہیں۔ اس حوالے سے عدنان نے کہا کہ میں این ایس یو آئی کے زمانے سے ہی راجستھان سے وابستہ ہوں اور راجستھان کی سیاست کو بہت قریب سے سمجھتا ہوں اور پارٹی کی اعلی قیادت کی طرف سے مجھے جو ذمہ داری سونپی گئی ہے اس کو نبھانے کی کوشش کروں گا۔ کرناٹک کی ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش کروں گا۔ اسمبلی سیٹوں کی طرح راجستھان میں بھی سیٹیں جیتنے میں مدد کروں گا اور راجستھان کے عوام ایک بار پھر کانگریس پارٹی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ان کے دور میں ہمارے وزیر اعلی اشوک گہلوت نے راجستھان کے عوام کو بہترین تحائف، گڈ گورننس، روزگار اور سماجی استحکام حکومت نے دیا ہے اور کانگریس حکومت کی وجہ سے ہی آج وہاں مہنگائی قابو میں ہے اور کانگریس کی تمام عوامی فلاحی پالیسیوں کو ہاتھ میں لینے میں مدد ملے گی۔

9 نومبر تا 15 فروری تک علمی ادبی وکھیلوں کا مقابلہ

شولاپور (اقبال باغبان)۔ خادم قوم وملت محترم نظیر منشی کی سماجی، تعلیمی اور علمی وادبی خدمات کو سراہنے اور ملت میں ایسے کاموں کو تقویت بخشنے اور توسیع وتکریم کے لیے شولاپور میں نظیر منشی توصیفی کمیٹی کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس کمیٹی کے زیر اہتمام محترم نظیر منشی صاحب کی سماجی، تعلیمی اور علمی وادبی خدمات کا اعتراف کرنے کا ایک انوکھا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ ۹ / نومبر بین الاقوامی یوم اُردو سے ۱۵ / فروری قومی یوم اُردو تک مختلف سماجی، تعلیمی، علمی وادبی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کھیل کے مقابلوں کے انعقاد کا منصوبہ بنایا گیا۔ یہ تمام سرگرمیاں شولاپور اور بیرون شولاپور ممبئی، بھیونڈی، پونہ، اورنگ آباد، بیڈ، پربھنی، ناندیڑ، مالیگاؤ، ادگیر، لاتور، اوسا، کولہاپور، اچلکرنجی، سانگلی کی مختلف پرائمری اور ہائی اسکول، جونیئر کالج، سینئر کالج اور یونیورسٹیوں کے ساتھ ساتھ مختلف سماجی، تعلیمی اور ادبی اداروں کے اشتراک سے مضمون نویسی، تقریری مقابلے، خوشخطی، ڈرائنگ اور رنگ بھرو مقابلے، ریاضی آلمپیڈ، ٹیلنٹ ٹیسٹ، تعلیمی مذکرے، مشاعرہ، کریئر گائڈنس پروگرام، اسکالرشپ گائڈنس پروگرام، اعتراف خدمات ایوارڈ، کتب خانوں کی سیر، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی آن لائن کوئز، سیمینار اور مختلف کھیلوں کے مقابلے لیے جائیں گے۔ نظیر منشی کی خدمات کے اعتراف میں ہونے والی ان سرگرمیوں کا افتتاحی پروگرام نظیر منشی صاحب کی یوم ولادت پر ان کی گھوشی سے کیا گیا۔ اس تقریب میں ان تمام سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی گئی۔ اس تقریب کی صدارت سوشل کالج کے کارگزار پرنسپل ڈاکٹر اقبال تنبولی نے کی، ایوب منگلگیری، یعقوب منگلگیری اور ایوب نلامندو نے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ پروگرام کی ابتداء تلاوت قرآن سے ہوئی۔ محمود نواز نے مہمانان و حاضرین کا استقبال کیا۔

سی پی آئی (ایم) 20 نومبر سے تریپورہ میں احتجاجی تحریک شروع کرے گی

اگرتلہ 7 نومبر (یو این آئی) تریپورہ حکومت کے کام کاج پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اپوزیشن ہندوستانی مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی۔ایم) نے 20 نومبر سے ریاستی حکومت کے خلاف دو ہفتے طویل احتجاجی ریلیاں اور میٹنگیں منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سی پی آئی (ایم) نے الزام لگایا ہے کہ دیہی علاقوں میں لوگ روزگار کے مواقع کی کمی کی وجہ سے پریشانی کا شکار ہیں جبکہ امن وامان کی صورتحال اب بہت تشویشناک ہے۔ سی پی آئی (ایم) کے ریاستی سکریٹری جیتیندر چودھری نے کہا کہ پارٹی نے تریپورہ کی موجودہ صورتحال پر تفصیلی بات چیت کی اور 20 نومبر سے ریاستی حکومت کے خلاف دو ہفتے طویل احتجاجی ریلیاں اور میٹنگیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہاڑیوں میں رہنے والے لوگوں کی حالت بھی ابتر ہوتی جارہی ہے کیونکہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی حکومت میں گزشتہ چند برسوں میں منریگا اور زراعت، باغبانی، جنگلات اور ماہی پروری جیسے محکموں کی مختلف اسکیموں کو تقریباً ختم کر دیا گیا ہے۔ سی پی آئی کے لیڈر نے کہا کہ جہاں غریب لوگ اپنی بقا کی جدوجہد کر رہے ہیں وہیں حکمران بی جے پی کے وزراء، ایم ایل اے اور لیڈر عوام کا پیسہ اپنی عیش وعشرت پر خرچ کر رہے ہیں۔ مسٹر چودھری نے الزام لگایا کہ عام لوگوں بشمول قبائلیوں کو بی جے پی۔ آئی پی ایف ٹی کی دوسری حکومت کے گزشتہ سات مہینوں میں بنیادی سہولتوں سے محروم رکھا گیا ہے۔

اتراکھنڈ میں ایم بی بی ایس کے طلبہ کے لیے ہندی میڈیم میں تعلیم جلد ہی شروع ہوگی

دہرادون: اتراکھنڈ میں ایم بی بی ایس کے طلبہ کے لیے ہندی میڈیم میں تعلیم جلد ہی شروع ہوگی۔ وزیر داخلہ امت شاہ 10 نومبر کو اس کا آغاز کریں گے۔ ایم بی بی ایس کی کتابیں جو فی الحال مدھیہ پردیش کے میڈیکل کالجوں میں چل رہی ہیں ریاست کے چار میڈیکل کالجوں کے طلباء کو دستیاب کرائی جائیں گی۔ مدھیہ پردیش کی طرز پر ایم بی بی ایس میں ہندی نصاب کو لاگو کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے پہلے چار رکنی کمیٹی اور پھر دو رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس میں ڈاکٹر سی ایم ایس راوت چیئرمین اور دون میڈیکل کالج کے شعبہ اکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر دولت سنگھ ممبر سکریٹری تھے۔ سی ایم ایس راوت، ڈاکٹر دولت سنگھ، ڈاکٹر اے کے سنگھ اور ڈاکٹر ایچ ایس پانڈے پہلی بار مدھیہ پردیش گئے تھے۔ اس وقت ہندی کتابیں وہاں دستیاب نہیں تھیں۔ کتابوں کی آمد کے بعد این ایچ بی میڈیکل ایجوکیشن یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ہیم چندر پانڈے اور دون میڈیکل کالج کے شعبہ اکولوجی کے سربراہ پروفیسر دولت سنگھ مدھیہ پردیش گئے تھے۔ ہندی میڈیم میں پڑھنے والے میڈیکل طلباء اور ہندی میڈیم میں پڑھانے والے اساتذہ کا تجربہ جاننے اور ان کی رائے لینے کے بعد اس کی رپورٹ حکومت کو پیش کی گئی۔ میڈیکل طلباء صرف ہندی میڈیم کی کتابیں پڑھیں گے جو مدھیہ پردیش کے میڈیکل کالجوں میں ایک سال سے چلائی جاری ہیں۔ اس کے بعد ہندی سیل بنے گا۔

سخت محنت کامیابی کی کنجی ہے: برج بھوشن

گونارڈلین میں ہونہار طلباء کی اعزازی تقریب کا انعقاد

بہرائچ 07 نومبر۔ بہرائچ کے گونارڈ لین میں منعقدہ پرتیبھا سمان تقریب 2023 میں یوپی بورڈ اور سی بی ایس ای بورڈ کے امتحانات میں کامیاب ہونے والے ضلع کے ہونہار طلباء کو اسناد اور تمغوں سے نوازا گیا۔ تقریب میں ثقافتی پروگرام پیش کرنے اور اپنے تجربات بیان کرنے والے طلباء کو انعامات سے نوازا گیا۔ جبکہ پروگرام میں شریک مہمانوں کو کارسیٹس پیش کئے گئے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے قیصرگنج کے ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ نے کہا کہ طالب علمی کی زندگی بہت اہم ہے۔ یہ تیاری کرنے کا وقت ہے، آپ کا ایک خواب ضرور ہوگا اور آپ کے والدین بھی آپ کے روشن مستقبل کا خواب دیکھیں گے۔ اس کے علاوہ آنے والی نسل کا مستقبل بھی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ شری سنگھ نے اپنی طالب علمی کی زندگی کا تجربہ بھی شیئر کیا اور کہا کہ اپنی صلاحیت کا خود اندازہ لگائیں، کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ آپ کے اندر ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں، مضبوط قوت ارادی سے کوئی بھی مقام حاصل کیا جاسکتا ہے۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اچھی صحبت اور مثبت سوچ کے ساتھ، مقررہ ہدف کے حصول کے لیے محنت اور لگن کے ساتھ آگے بڑھیں، آپ کو ضرور کامیابی ملے گی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی اور پولیس سپرنٹنڈنٹ پرشانت ورما نے اشتراک کیا۔ انہوں نے اپنی طالب علمی کی زندگی کے شاندار تجربات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا، ہر کسی میں ٹیلنٹ ہوتا ہے۔ اہداف کے تعین، مضبوط قوت ارادی اور مثبت سوچ رکھنے سے، محنت اور لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کر کے مطلوبہ مقام حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ڈی ایم اور ایس پی نے کہا کہ محنت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ کامیابی کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ضلع پنچایت صدر مسز منجو سنگھ، ایم ایل اے پیاگ پور سبھاش ترپاٹھی اور صدر کی مسز انوپما جیسوال اور دیگر مقررین نے کہا کہ دیہی اور شہری علاقوں میں بھی اعلیٰ تعلیم کو فروغ دیا جارہا ہے۔ نئی ٹیکنالوجی کے ذریعے ہم اپنی ضرورت کے مطابق ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مقررین نے طلباء سے کہا کہ مقررہ ہدف کے حصول کا بنیادی منتر محنت ہے۔ ناکامیوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان سے سبق سیکھ کر نئی توانائی اور جوش کے ساتھ اپنے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آپ کو کامیابی ضرور ملے گی۔ سابق ایم ایل اے جتا شنکر سنگھ کی صدارت میں منعقدہ پروقار تقریب میں ایم ایل سی۔ ڈاکٹر پرگیہ ترپاٹھی، سابق ایم ایل سی۔ کنوراروَن ویر سنگھ، ایم پی کے نمائندے سنیل سنگھ، اجیت پرتاپ سنگھ، سندیپ سنگھ وسین، منا سنگھ اور دیگر معززین اور اعلیٰ شخصیات، اساتذہ اور طلباء کی بڑی تعداد موجود تھی۔

مستحقین کو اس کا حق نہیں مل رہا نوجوان روزگار کو بھٹک رہے ہیں

بارہ بنکی (نامہ نگار) مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے عوام ابھی تک تو مایوس ہی نظر آرہی ہے، سرکاری ملازمت تو ہیں نہیں اور پرائیویٹ ملازمت کے نام پر بے روزگار نوجوانوں کو بے وقوف بنایا جارہا ہے۔ وہیں کاروبار ایک دم بند ہونے کے دہانے پر ہیں، سرکار کی اسکیمیں جو چل رہی ہیں اس کا مکمل فائدہ آج بھی مستحقین تک نہیں پہنچ پا رہا ہے۔ رشوت خوری اور سرکاری افسران کی منمانی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ بتاتے چلیں مودی اور یوگی سرکار کی جانب سے چلائی جانے والی غریبوں کے مفاد کی اسکیموں کا مکمل فائدہ مستحقین کو کم غیر مستحق کو زیادہ ملتا نظر آرہا ہے۔ اسی طرح پرائیویٹ کمپنیاں تو صرف بے روزگاروں کو بے وقوف بنانے کا کام کرتی ہیں۔ ان کو ٹھگنے اور دوڑانے کا کام کرتی ہیں۔ روزگا ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ کامیابی کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ضلع پنچایت صدر میلے لگا کر صرف سرکار کھانا پوری کرکے دکھاوا کر رہی ہے۔ بھاجپا سرکار ملک میں ملے گی۔ سابق ایم ایل اے جتا شنکر سنگھ کی صدارت میں منعقدہ پروقار تقریب میں ایم ایل سی۔ ڈاکٹر پرگیہ ترپاٹھی، سابق ایم ایل سی۔ کنوراروَن ویر سنگھ، ایم پی کے نمائندے آئی ہی روزگار دینے، رشوت خوری کو ختم کرنے اور مستحق کو اس کا حق دلانے کے نام پر تھی۔ مگر آج مرکزی و ریاستی سرکار کے دس سال ہونے کو ہیں مگر افسوس روزگار دینے کے نام پر صفر رہی ہے اور بات رہی رشوت خوری کی تو رشوت خوری روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ افسران بغیر پیسہ کے غریب کا کام کرتے نہیں ہیں۔ وارڈ ممبر سے لیکر نگر پنچایت ملازم تک لیکھپال ہو یا پولیس چوکی دار سے لیکر اعلیٰ افسر بغیر جیب گرم کئے غریب کی سنتے ہی نہیں ہیں، بات رہی ڈاکٹر کی جن کو لوگ بھگوان کا درجہ دے ڈالتے ہیں وہ آج کے دور میں بھگوان تو بہت دور کی بات انسان کہلانے کے لائق نہیں بچے ہیں۔ سرکاری اسپتال تو ضلع میں بہت ہیں مگر وہ خود مریض کے مانند ہیں۔ جہاں غریب کو مفت علاج ومعالجہ کی سہولت ہونی چاہئے وہاں لوٹ ہی لوٹ ہے۔ اسپتال سے دوا برائے نام اور باہر کھلے میڈیکل اسٹور سے سبھی دوائیں بڑی آسانی سے مل جاتی ہیں اور کیوں نہ ملے یہ میڈیکل اسٹور اسپتال میں بیٹھے ڈاکٹروں کے کمائی کے بہترین اڈے ہیں۔ جہاں غریبوں کو لوٹا جاتا ہے۔ اسی طرح امداد یافتہ مدارس اسلامیہ ویسے تو یہ دین اسلام کے قلعے اور قوم کی امانت ہیں مگر ملازمت کے وقت یہی دین کے قلعے رشوت کے اڈے اور اپنے نجی ملکیت ہوجاتے ہیں۔ منمانی کا عالم یہ ہوتا ہے کہ ہم جسے چاہیں گے اسے نوکری دیں گے جسے چاہیں گے نکال دیں گے، مگر ہماری قوم کے ذمہ داروں کو یہ سب نظر نہیں آتا ہے اور نہ سرکار کو۔ روزگار کے حالات روز بروز خراب ہوتے جارہے ہیں، مہنگائی عروج پر ہے سرکاریں صرف الیکشن الیکشن کھیل رہی ہیں اور لیڈران بھولی بھالی عوام کو ذات مذہب پر تقسیم کرکے اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ مرکزی و ریاستی حکومت سے عوام کا مطالبہ ہے کہ سرکاری نوکریوں کے راستہ ہموار کرے اور سرکاری اسپتالوں کے حالات بہتر کرے، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے ساتھ رشوت خوری پر قدغن لگائے۔

ایودھیا میں وقف کی بغیر بیچی گئی مسجد بدر کا سودا منسوخ

ضلع مجسٹریٹ ایودھیا نے نہیں دی مسجد منتقل کرنے کی اجازت

ایودھیا (شاہد صدیقی) مسلمانوں کی مخالفت و سنی سنٹرل وقف بورڈ کی اجازت کے بغیر اسکی جائیداد کا رام جنم بھومی ٹرسٹ کو معاہدہ کرنے والے رئیس انصاری نے ایودھیا کے محلہ پنجی ٹولہ میں واقع مسجد بدر کا سودا منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ رئیس انصاری نے بتایا کہ انہوں نے سنی سنٹرل وقف بورڈ کو خط لکھ کر مسجد کو منتقل کرنے کی درخواست کی ہے اور ضلع مجسٹریٹ ایودھیا سے مسجد کو منتقل کرنے کی اجازت بھی مانگی گئی تھی، لیکن دونوں جگہوں سے کوئی جواب نہ ملنے اب معاہدہ منسوخ کردیا جائے گا اور رقم رام جنم بھومی ٹرسٹ کو واپس کردی جائے گی۔ تاہم یکم ستمبر 2023 کو کئے گئے اس معاہدے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر چھ ماہ کے اندر تمام رکاوٹیں دور نہ کی گئیں تو معاہدہ خود بخود منسوخ ہوجائے گا۔ دوسری طرف وقف بورڈ کے ایگزیکٹیو چیئرمین مولانا نعیم الرحمن نے کہا کہ ان کے کام کی نگرانی کرتے ہوئے ایودھیا کی بدر مسجد کو منتقل کرنے سے متعلق کوئی خط موصول نہیں ہوا ہے۔ معلوم ہو کہ 01 ستمبر کو اس مسجد کی فروخت کا معاہدہ ہوا اور یہ معاہدہ رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ کے نام پر محمد رئیس ولد ہدایت اللہ ساکن محلہ چھیدو لا اور نور عالم عرف چاند ولد محمد یوسف کے نام کیا گیا۔ محلہ قضیانہ کے باشندہ نے خود متولی کا کردار ادا کیا اور 30 لاکھ روپے کا معاہدہ کیا اور 15 لاکھ روپے بھی وصول کر لیے۔ کہا جاتا ہے کہ سب کچھ چھپ کر کیا گیا۔ جب یہ معاملہ مقامی مسلمانوں اور مولویوں کے علم میں آیا تو محمد اعظم قادری، جنرل سکریٹری انجمن محافظ مساجد اور مقابر کمیٹی ایودھیا اور کچھ دوسرے لوگوں نے شکایت درج کرائی۔ مسجد کا کھسرہ نمبر۔ 609، چک نمبر-05، سنی سنٹرل لکھنؤ میں وقف نمبر 1213، گورنمنٹ گزٹ نمبر 1282، رام جنم بھومی تھانے میں غیر قانونی طور پر فروخت کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے، جس میں دونوں فرضی متولیوں کو نامزد کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کرنے کی تحریر دی گئی۔ ساتھ ہی ایس ڈی ایم انتظامیہ کو ایک میمورنڈم بھی پیش کیا گیا۔ جس زمین کا فروخت معاہدہ رام جنم بھومی تیرتھ چھیترا ٹرسٹ کے حق میں کرایا ہے، یہ ایک بسوا دو بسوانسی زمین وقف مسجد بدر کے نام ہے، جس پر مسجد اب بھی موجود ہے اور وہاں نماز ادا کی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں میں رام جنم بھومی مندر کے احاطے سے متصل وقف مسجد بدر کا کچھ حصہ بھی رام پتھ کو چوڑا کرنے میں منہدم کردیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس سے قبل مسجد کے باقی ماندہ حصے کی تزئین وآرائش میں بھی رکاوٹیں کھڑی کی گئی تھیں جو رام پتھ کو چوڑا کرنے کی وجہ سے رہ گیا تھا۔ انجمن محافظ مساجد و مقابر کمیٹی کے محمد اعظم قادری نے کہا کہ وقف ایکٹ کی دفعہ 104، 51 اور 52 کے تحت وقف املاک کو نہ تو بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی منتقل کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے لیے سپریم کورٹ کا حکم بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایودھیا کے ضلع مجسٹریٹ اس مسجد کو منتقل کرنے کی اجازت دیتے ہیں تو ایودھیا میں بہت سی ایسی مساجد ہیں جو خستہ حالت میں ہیں اور ان کی تزئین وآرائش کی اجازت نہیں دی جارہی ہے، انہیں بھی اجازت دی جانی چاہئے، حالانکہ رام جنم بھومی ٹرسٹ کے ساتھ مسجد بدر کی ڈیل ہوئے دو ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک کسی اہلکار نے اس معاملے کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ دریں اثناء مسلمانوں کی مخالفت کا حوالہ دیتے ہوئے اس معاہدے پر دستخط کرنے والے رئیس انصاری نے معاہدہ منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

روہیل کھنڈ کے ریسرچ اسکالرز نے تحقیق کا معیار بلند کیا ہے: ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی

علامہ اقبال فاؤنڈیشن سنبھل کے زیر اہتمام اردو ہفتہ تقریبات کے سلسلے میں سمینار کا انعقاد

سنبھل (معد نعمانی) علامہ اقبال فاؤنڈیشن سنبھل کے زیر اہتمام اردو ہفتہ تقریبات کے سلسلے میں آج تاریخ ۷ نومبر ۲۰۲۳ء کو شہر کے مشہور تعلیمی ادارہ آزاد گرلس کالج سنبھل میں ایک سمینار کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مشہور ادیبہ ڈاکٹر کشور جہاں زیدی نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مشہور محقق و ادیب ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے کی۔ اس سیمینار کا موضوع ×× روہیل کھنڈ میں ریسرچ کا منظر نامہ تھا۔ سیمنار میں موضوع کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد نے کہا کہ علاقہ روہیل کھنڈ صدیوں سے ادبی مرکز رہا ہے موجودہ عہد میں روہیل کھنڈ یونیورسٹی میں لگ بھگ دو درجن سے زائد ریسرچ اسکالرز مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ علامہ اقبال فاؤنڈیشن کے صدر پروفیسر عامر حسین حیدری نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال فاؤنڈیشن کا مقصد نئی نسل تک اردو زبان کو پہنچاتا ہے اور یہ سمینار بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے اس پروگرام کی بابت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان مقالات کو سن کر کہنا پڑے گا کہ ہندوستان کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں کی طرح یہاں کے ریسرچ اسکالرز نے تحقیق کے معیار کو بلند کیا ہے۔ اس سیمینار میں محمد بلال عالم نے پروفیسر خلیق انجم کی تدوینی خدمات، محفوظ عالم نے سیہما کے گیت اہمیت وافادیت، نصرت مہدی نے اردو تدوین اور منظر عباس نقوی، رئیس احمد نے اکیسویں صدی میں روہیل کھنڈ میں غیر افسانوی ادب، فرمان عباسی نے صابر سنبھلی کی ادبی خدمات اور شفیق الرحمن برکاتی نے نشتر خانقاہی کا فن جیسے موضوعات پر مقالے پیش کیے۔ مذکورہ مقالات پر پروفیسر عابر حسین حیدری نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ مقالہ نگاروں نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہم اپنے موضوع پر ایمانداری سے کام کر رہے ہیں۔ صدر جلسہ ڈاکٹر کشور جہاں زیدی نے کہا کہ یہ تمام مقالہ نگار مبارک باد کے مستحق ہیں اور انہوں نے اس پروگرام میں شامل ہو کر اپنے موضوع سے دلچسپی کے ساتھ اردو زبان و ادب۔ سے محبت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ سیمنیار نے فکشن نگار الحاج محمد یامین برکاتی، الحاج تنویر اشرفی، حکیم ریان یوسف، کلیم اشرف اسلامی نے بھی اظہار خیال کیا۔ سماجی کارکن شارق جیلانی نے اس موقع پر طالبات سے اردو مضمون کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی اپیل کی۔ سیمنار میں کالج کے اساتذہ، استانیوں کے علاوہ طالبات کی بڑی تعداد دتھی۔۔ کالج کے مینیجر فرہاد احمد نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ سیمینار کی نظامت ڈاکٹر موجود شفا مریم نے بہت خوبصورت انداز میں کی۔

مدرسہ حنفیہ چشتیہ عزیز نگر میں تعزیتی نشست

مبارکپور: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے سربراہ اعلیٰ کی اہلیہ اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سابق شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الشکور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر مدرسہ حنفیہ چشتیہ عزیز محب اللہ پور مڑیاؤں لکھنؤ میں تعزیتی نشست منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت بانئ ادارہ حضرت قاری محمد احمد صاحب قبلہ بقائی نے کی۔ محفل کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت علامہ ومولانا محمد حبیب خان صاحب قبلہ مصباحی نے تقریب کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علامہ عبد الشکور صاحب علیہ الرحمہ اور سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی اہلیہ کی رحلت سے جماعت اہل سنت کا بہت بڑا خسارہ ہوا ہے۔ علامہ عبد الشکور صاحب علیہ الرحمہ صرف ایک عالم ہی نہیں بلکہ عالم گر تھے۔ آپ اپنے انوکھے تدریسی انداز کی وجہ سے طلبہ کے مابین یکساں مقبولیت رکھتے تھے۔ نہایت شفقت ومحبت اور دل نشیں انداز میں درس بخاری سے طلبہ کے مشام علم کو معطر کیا کرتے تھے اور حضرت کا ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ آپ وقت کے بہت پابند تھے۔ مصباح العلوم سے جامعہ اشرفیہ کی دوری تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر ہے لیکن حضرت ہر موسم میں بڑی پابندی کے ساتھ درسگاہ میں حاضر ہوجاتے تھے۔ جس کی وجہ سے طلبہ آپس میں کہا کرتے تھے کی جس کی بھی گھڑی خراب ہو ملالے اس کی گھڑی تو خراب ہوسکتی ہے لیکن حضرت کے آنے میں تاخیر نہیں ہوسکتی ہے۔ آج ان کی رحلت پر ہم دعا گو ہیں کہ مولیٰ حضرت کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ ادارہ کے بانی و سربراہ حضرت قاری محمد احمد بقائی صاحب نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ حضرت سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ کی اہلیہ اور علامہ عبد الشکور صاحب علیہ الرحمہ کا جماعت اہل سنت پر عظیم احسان ہے۔ ان کا رخصت ہونا ملت کا عظیم خسارہ ہے۔ محفل کا اختتام صلاۃ وسلام کے بعد حضرت قاری محمد احمد صاحب بقائی کی دعا پر ہوا۔

اسرائیلی دہشت گرد کاروائیوں کے خلاف متحد ہوکر آواز بلند کریں: ڈاکٹر اسلم باشا

سہارنپور (احمد رضا) فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف دنیا بھر میں عوامی سطح پر ناراضگی کا اظہار کیا جارہا ہے لیکن کچھ عرب اور اسلامی ممالک کی خاموشی آج بھی حیران کن ہے، اسلامک تعلیم کے مطابق مظلوم فلسطین کی مدد مسلمانوں پر فرض ہے تمام مسلم ممالک کی دینی، ایمانی، اخلاقی اور انسانی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ فلسطین کے مظلوم عوام کی بھرپور مدد کریں اور اس مسئلہ پر تمام مسلم ممالک اور عالمی سطح پر عوام کا یک آواز بلند کرنا انتہائی ضروری ہے، اسرائیل کی دہشت گردی ان دنوں بھی پر عیاں ہوچکی ہے سبھی کھلی آنکھوں سے اسرائیلی فوجی اور سرکار کا اجتماعی قتل عام کا کھیل دیکھ رہے ہیں ظالمین نے غازہ پٹی کو مسلم بچوں اور عورتوں کی قبرگاہ بنادیا ہے اس ضمن میں کل دیر شام اخبارات سے گفتگو کرتے ہوئے کانگریس کے سینئر قائد ڈاکٹر اسلم باشا نے کہا کہ لگاتار پچھلے 30 دنوں سے معصوم مسلم آبادی پر اسرائیل کی دہشت گردی جاری ہے آپنے اسرائیلی فوجی کاروائی کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ جنگ فوری طور سے رک نی چاہئے یہ ہٹلر سے بھی بڑا اجتماعی قتل عام ہے اپنے کہا کہ اس وقت اسرائیل کے زندانوں میں ہزاروں معصوم فلسطینی اور بے گناہ قیدی موجود ہیں غازہ پٹی مسلسل چار ہفتوں سے جابر اسرائیلی فوج کے محاصرے میں ہیں، آسکول، ایمبولینس، اسپتالوں اور پناہ گزین کیمپوں پر بمباری کی جارہی ہے، بچے، بوڑھے اور عورتیں مسلسل حملوں کا شکار بن کر شہید ہو رہے ہیں مجروحین اور مریضوں کے لئے ادویات۔ پانی اور جناس کی شدید قلت ہے، افسوس کا مقام ہے کہ اس اجتماعی قتل عام، تباہی اور بربادی پر کچھ عرب حکمراں اسرائیل کے خلاف کسی طرح کا جوابی قدم اٹھانے کے بجائے اپنے روز کے معمولات اور سرگرمیوں میں مصروف ہیں! آل انڈیا کانگریس کمیٹی رہبر اور اقلیتی شعبہ تامل ناڈو کے نگراں ڈاکٹر اسلم باشا نے اسرائیل کے فلسطینیوں پر اندوہناک مظالم کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس کاروائی کو دہشت گردی قرار دیا اور فلسطینیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے عالمی برادری سے انکی مدد کی درخواست کی اسلم باشا نے کہا کہ جلد ہی اسرائیل کو انسانی اقدار سے عاری درندگی اور سفاکیت کے لئے جواب دہ ہونا پڑے گا، ضروری ہے کہ علمائے کرام اور ملی تنظیموں کے سربراہان عربی ممالک پر زور دیں کہ وہ اپنی صفوں کو متحرک کریں اور مظلوم فلسطینیوں کے خلاف ہونے والی اسرائیلی ریاستی دہشت گردی کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے طاقت کے ساتھ آواز اٹھائیں اور فلسطینیوں کی مدد کریں!

سنسکرت کالج میں دیپوتسو پروگرام کا انعقاد

دیوبند: 7/نومبر (ایچ ایف خان)۔ سماجی تنظیم پریاس کے زیر اہتمام دیوی کنڈ روڈ پر واقع سنسکرت کالج میں دیپوتسو پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبہ نے گرو دیپانکر مہاراج، پرویر کمار، روَن کمار پنکج، انیل، ڈاکٹر سنجے شرما، ووِیک تایل اور اسکول اسٹاف نے آتش بازی کر دیئے جلاتے ہوئے دیوالی تہوار منایا، منعقدہ پروگرام میں مہمانان کرام نے بچوں کے ساتھ کھانے اور مٹھائیوں کا لطف بھی اٹھایا۔ اس دوران راجیش سنگھل، راجے گرگ، پروین، امیت گرگ، پروین دھیمان، پردیپ گپتا، ستیش جین، نتین تایل اور آلوک گرگ وغیرہ موجود تھے۔

دوملزمان سمیت ایک وارنٹی کو گرفتار کر جیل بھیجا

دیوبند: 7/نومبر (ایچ ایف خان)۔ دیوبند کوتوالی پولیس نے گینگسٹر ایکٹ کے مقدمہ میں رار چلے آرہے دو ملزمان سمیت ایک وارنٹی کو گرفتار کر جیل بھیج دیا، دیوبند کوتوالی انچارج صوبے سنگھ نے بتایا کہ گاؤں ہاشم پورہ کا رہنے والا صاحب اور جونی گینگسٹر ایکٹ کے ایک مقدمہ میں کافی دنوں سے مفرور چلے آرہے تھے، مخبر کی اطلاع پر انہیں گاؤں ہاشم پورہ سے ہی گرفتار کرلیا گیا ہے جبکہ ٹنکو کے خلاف ایک مقدمہ میں عدالت نے وارنٹ جاری کئے ہوئے تھے اسے بھی اس کے گھر سے گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ جرائم پیشہ افراد اور مفرور ملزمان کے خلاف دیوبند پولیس نے ایک مہم شروع کی ہے، جس کے تحت تمام مفرور ملزمان اور جرائم پیشہ افراد کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے، انہوں نے عوام سے امن وامان بنائے رکھنے میں پولیس سے تعاون کی اپیل کی۔

دیوبند کے شری رام لیلا مقام کا انتخاب کئے جانے پر ہندو سماج نے خوشی کا اظہار کیا

دیوبند: 7/نومبر (ایچ ایف خان)۔ مذہبی مقامات کو ترقی دینے کے مقصد سے اترپردیش حکومت کے ذریعہ شروع کی گئی وندن اسکیم کے تحت دیوبند کے شری رام لیلا مقام کا انتخاب کئے جانے پر ہندو سماج نے خوشی کا اظہار کیا ہے، سابق میلہ چیئرمین دیوبند اجے گاندھی نے اترپردیش حکومت کے ذریعہ شروع کی گئی۔

تالابوں پر غیر قانونی قبضے پر چلا بلڈوزر

مظفرنگر: 7 نومبر (پی این ایس) اترپردیش کے ضلع مظفرنگر میں ضلع انتظامیہ کی جانب سے تالابوں پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ تالابوں کے قریب غیر قانونی تجاوزات پر بلڈوزر چلایا گیا۔ اس کو لے کر علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ ذرائع کے مطابق مظفرنگر میں لینڈ مافیاؤں نے تالابوں پر ناجائز قبضہ کرکے مکان بنالیے تھے، اب جب یوگی حکومت کی غیر قانونی تجاوزات پر نظریں پڑنے کے بعد بلڈوزر کی کارروائیاں تیز ہوگئی ہیں۔ اسی سلسلے میں آج بڑھانا تحصیل کے گاؤں پرالسی میں کھسرہ 549 اور 377 پر واقع تالاب پر لینڈ مافیاؤں کے ناجائز قبضہ کرتے ہوئے مکان بنادیے تھے جس کی شکایت گاؤں کے ہی ایک نوجوان کی جانب سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کی گئی تھی، جب تالاب کی جانچ کی گئی تو ناجائز تجاوزات پائی گئی اس پر ضلع مجسٹریٹ اروند ملاپا بنگاری کے حکم پر ایس ڈی ایم بڈھانہ نے پولس ٹیم کے ساتھ وہاں پہنچ کر غیر قانونی قبضے پر بلڈوزر چلواتے ہوئے تالاب کی زمین کو قبضے سے آزاد کروایا۔ ایس ڈی ایم بڈھانہ اروَن کمار شریواستو نے بتایا کہ بڈھانہ علاقے میں ایک گاؤں ہے جس میں دو تالاب تھے جو کہ کھسرہ نمبر 549 اور 377 پر واقع ہیں، جن پر لوگوں کے ناجائز قبضے تھے جن میں لوگوں نے مکانات بنا رکھے تھے۔ جس پر تحصیل عدالت سے بے دخلی کی کارروائی بھی ہوئی تھی جس میں لوگوں کو گھر خالی کرنے کو کہا گیا تھا۔

نوچندی ایکسپریس میں وصولی، ٹی ٹی ای نے سیٹ کے بدلے مسافروں سے لئے پیسے

بریلی: 7 نومبر (پی این ایس) تہوار کے موسم میں ٹرینوں میں سیٹیں بھر جانے کے بعد ٹی ٹی ای نے کمانے کے طریقے تلاش کرنا شروع کر دیے ہیں۔ پریاگ راج سے سہارنپور کے درمیان چلنے والی نوچندی ایکسپریس میں سیٹوں کے بدلے مسافروں سے پیسے بٹورنے کا ویڈیو وائرل ہوا ہے۔ معاملہ کے نوٹس میں آنے کے بعد مرادآباد ریلوے ڈویژن کے ڈی آر ایم آر کے سنگھ نے کمرشیل انسپکٹر کو معاملے کی جانچ کرنے اور ٹی ای کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ وائرل ویڈیو بریلی سے مرادآباد کا بتایا جاتا ہے۔ نوچندی ایکسپریس پیر کی صبح 3:40 بجے بریلی پہنچی، تین گھنٹے تاخیر سے۔ صبح پانچ بجے کسی نے ٹرین کے کوچ نمبر B-2 کا ویڈیو سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا جو وائرل ہوگیا۔ ایکس (ٹوئٹر) پر ویڈیو کے ساتھ ڈی آر ایم آر کے سنگھ سے بھی شکایت کی گئی۔ وائرل ویڈیو میں ٹی ٹی ای سیٹ کے بدلے پیسے لیتے نظر آرہا ہے۔ یہ مسافر سے یہ بھی پوچھ رہا ہے کہ آیا اسے ہاپوڑ، میرٹھ یا مظفرنگر میں اترنا ہے۔ مسافر سے پیسے لینے کے بعد وہ اپنا ٹیبلیٹ دکھاتے ہوئے بول رہا ہے کہ اب چارٹ سسٹم ختم ہوگیا ہے۔ تم آرام سے سوجاؤ۔ مسافر پوچھتا ہے کہ کیا کوئی اور اسے راستے میں پریشان کرے گا؟ اس پر ٹی ای کا کہنا ہے کہ میرے پاس پوری ضمانت ہے۔ اس پر مسافر کہتا ہے کہ جب تم وہاں ہو تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ ان دنوں ریلوے ویجیلنس ہفتہ جاری ہے۔ ریلوے افسران اور ملازمین کرپشن کے خلاف حلف اٹھا رہے ہیں۔ دریں اثناء یہ ایک منٹ 19 سیکنڈ کی ویڈیو کئی سوالات کو جنم دے رہی ہے۔

فرضی اسکولوں کے خلاف مہم دوبارہ ہوگی شروع

بغیر تسلیم کیے یا ڈی ریکگنیشن کے بعد بھی کام کرتے پائے گئے اسکول تو ان کے خلاف سخت کارروائی ہوگی □ ایک لاکھ تک کا ہوگا جرمانہ

لکھنؤ۔ یوگی حکومت اتر پردیش میں چل رہے غیر تسلیم شدہ اسکولوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے جا رہی ہے۔ اس کے لیے پوری ریاست میں بھرپور مہم چلائی جائے گی۔ مہم کے دوران جو سکول تسلیم کیے بغیر یا تسلیم منسوخ کرنے کے بعد بھی کام کرتے پائے گئے ان کے خلاف قواعد کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی جس میں سزا کے ساتھ ایک لاکھ روپے تک جرمانے کا بھی انتظام ہے۔ اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ آف بیسک ایجوکیشن کی جانب سے تمام بیسک ایجوکیشن افسران کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ 22 نومبر تک تمام اضلاع سے مہم کے تحت کی گئی کارروائی کی رپورٹس بھی طلب کر لی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ریاست میں 14 سال تک کی عمر کے بچوں کی تعلیم کے لیے ریاستی حکومت کی طرف سے کونسل پرائمری، جونیئر ہائی اسکول، امداد یافتہ جونیئر ہائی اسکول، تسلیم شدہ پرائمری اور جونیئر ہائی اسکول چلائے جا رہے ہیں۔ بچوں کی مفت اور لازمی تعلیم کے قانون میں واضح شق موجود ہے کہ کوئی بھی سکول تسلیم کیے بغیر قائم یا چلایا نہیں جا سکتا۔ اس سلسلے میں جوائنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن (بیسک) گنیش کمار نے تمام اضلاع کے بیسک ایجوکیشن افسران کو ایک خط جاری کر کے مہم چلانے کی ہدایت دی ہے۔ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ تمام بلاک ایجوکیشن آفیسرس تمام بلاکس میں بھرپور مہم چلائیں اور اگر کوئی اسکول بغیر شناخت کے چل رہا ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ اس کے ساتھ ہی تمام بلاک ایجوکیشن افسروں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ڈائریکٹوریٹ کو ایک سرٹیفکیٹ فراہم کریں کہ ان کے بلاک میں کوئی بھی اسکول تسلیم کیے بغیر نہیں چل رہا ہے اور جن اسکولوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی ان کی اسکول وار فہرست 22 تاریخ کو شائع کی جائے گی۔ نومبر تک ڈائریکٹر بنیادی تعلیم فراہم کرے۔ ہدایات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی بھی سکول تسلیم کیے بغیر قائم یا چلایا نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی شخص تسلیم کیے بغیر اسکول چلاتا ہے تو اس کے خلاف ایک لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے اور خلاف ورزی جاری رکھنے کی صورت میں ہر روز 10 ہزار روپے تک جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ اس ایکٹ کی دفعات کو ریاستی حکومت نے اتر پردیش میں مفت اور لازمی تعلیم کے حق کے قواعد 2011 کو نافذ کرتے ہوئے لاگو کیا ہے۔

یوپی روڈویز میں نافذ ہوگی محفوظ ڈرائیونگ ترغیبی اسکیم

لکھنؤ: 07 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں حادثات کو کم کرنے کے لئے ریاستی حکومت ڈائیوروں کے لئے محفوظ ڈرائیونگ ترغیبی اسکیم شروع کرنے جا رہی ہے۔ ٹرانسپورٹ کی میٹنگ میں اسے یکم جنوری 2024 سے نافذ کئے جانے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ اس کے ڈرائیور میں محفوظ بس ڈرائیونگ کو بڑھاوا ملے گا۔ وزیر ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج) دیا شنکر سنگھ نے بتایا کہ نگم میں حادثات کے نتیجے میں ایک بڑی رقم عوامی نقصان کی تلافی کے طور پر ہوتی ہے اور بس کے نقصان ہو جانے سے آپریشن متاثر ہوتا ہے۔ اس سے ریونیو کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ ڈرائیور کو اس ترغیبی اسکیم کا فائدہ تبھی ملے گا جب ایک کلینڈر سال مطلب یکم جنوری سے 31 دسمبر تک کی مدت میں ڈرائیوروں نے کم سے کم 264 دن ڈیوٹی اور 66000 کلومیٹر بس چلایا ہو۔ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے ذرائع کے مطابق ایک کیلنڈر سال میں حادثے سے پاک آپریشن کرنے پر 10 ہزار روپے کی ترغیبی رقم یک مشت اگلے سال جنوری مہینے میں ڈرائیوروں کو دی جائے گی۔ اگر کسی ڈرائیور کے ذریعہ کیلنڈر سال میں طے شدہ یوم کام یا کلومیٹر پوری نہیں کئے جاتے ہیں تو اس سال کا شمار شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس دوران اگر کوئی حادثہ ہوتا ہے تو اس سال کے لئے ڈرائیور کو ترغیبی اسکیم سے محروم رکھا جائے گا۔

اجے رائے کی مولانا سید بلال حسنی ندوی سے ملاقات

لکھنو ۷ر نومبر۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر و سابق وزیر اجے رائے جی، عالمی شہرت یافتہ دار العلوم ندوۃ العلماء، واقع ڈالی گنج، پہونچ کر وہاں کے ناظم اعلی جناب مولانا سید محمد بلال حسنی ندوی، اور ناظر عام جناب مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی صاحب اور علمائے کرام سے ملاقات کی، دار العلوم کی علمی فضاء، پرسکون وصاف ستھرا ماحول دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مولانا مدظلہ سے ملی وسماجی بالخصوص اقلیتوں کے مسائل اوران کی خوشحالی وترقی پر تبادلہ خیال کیا، اور صالح معاشرہ، آپسی بھائی چارہ قائم رہنے پر رائے لی، مولانا نے پیام انسانیت پر زور دیا، کہا کہ پورا علم ہی انسانیت کا سنگار ہے، یہاں کی سرزمین صوفی، سنتوں، بزرگان دین کی سرزمین ہے، جنھوں نے ہمیشہ انسانیت کا درس دیا، اور دعاؤں سے نوازا۔ اس موقع پر اجے رائے نے ملک کے بدلتے حالات وتعلیم پر تشویش کا اظہار کرتے کہا کہ کانگریس پارٹی بابائے قوم مہاتما گاندھی کے زمانے سے لے پنڈت جواہر لال نہرو، لال بہادر شاستری، آنجہانی اندرا گاندھی، راجیو گاندھی، ڈاکٹر منموہن سنگھ سے لیکر اب تک صرف تین اصولوں پر چل رہی ہے، (۱) ملک وعوام کی سلامتی وہمہ جہت ترقی (۲) ملک کے سماجی اتحاد کو برقرار رکھتے ہوئے آپسی بھائی چارہ کو برقرار رکھنا، (۳) اور قطار میں کھڑے آخری شخص کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے اصول پر کام کر رہی ہے، اور آج بھی کانگریس پارٹی اسی اصول کے لئے لڑ رہی ہے، کہا کہ اکابرین ندوہ خاص کر مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوحسنی ندوی رحمہ اللہ و دار العلوم کی تعلیمی، ملی، سماجی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ساتھ میں جنرل سکریٹری دنیش سنگھ، راجیش سنگھ کالی، وکانگریس کارکن موجود تھے۔ مذکورہ جانکاری دیتے ہوئے ریاستی کانگریس ترجمان ڈاکٹر سی پی رائے نے بتایا کہ ریاستی صدر اجے رائے جی نے اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے یحیٰ گنج میں گردوارہ پہونچے، جہاں انھوں نے گرو گرنتھ صاحب کے سامنے جھک کر دعا میں حصہ، دعا کے بعد گردوارہ کے گرنتھی نے ریاستی صدر کا سروپہ دے استقبال کیا، اس دوران ریاستی صدر جنرل سکریٹری وانتظامیہ انچارج دنیش سنگھ جی بھی موجود تھے۔

1400 ملین سال پرانا پارک یونیسکو کی فہرست میں کیا جائے گا شامل

سیاحت سے متعلق سرگرمیوں کو بڑھانے کے لیے پارک کے ارد گرد بنیادی ڈھانچے کی سہولیات تیار کی جائیں گی: جیویر سنگھ

لکھنؤ: تاریخ 07 نومبر۔ سون بھدرا ضلع میں امریکہ کے یلو اسٹون پارک کے بعد محکمہ سیاحت نے ایشیا کے سب سے بڑے اور قدیم فوسل پارک سالخن فوسل پارک کے قریب واقع فوسل پارک کو یونیسکو کی فہرست میں درج کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فوسل پارک کی عمر تقریباً 1400 ملین سال بتائی جاتی ہے۔ اسے دیکھنے کے لیے دنیا بھر سے ماہرین حیاتیات اور سیاح سال بھر آتے ہیں۔ اس جگہ پر سیاحوں کی تعداد بڑھانے کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کی سہولیات تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع آج یہاں ریاستی وزیر برائے سیاحت اور ثقافت جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت سیاحت کے معاملے میں اتر پردیش کو دنیا کے نقشے پر قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے فوسل پارک کو یونیسکو کی فہرست میں شامل کروا کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں محکمہ کی ٹیم نے بیربل ساہنی انسٹی ٹیوٹ آف پیلیو سائنسز کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ایم جی ٹھاکر کے ساتھ اس پارک کا دورہ کیا تھا۔ سون بھدرا ضلع میں بہت سی قدرتی شکلیں موجود ہیں۔ سیاحت اور محب جیواشم کے لیے بہت سے قدرتی مقامات بھی ہیں۔ اس لیے اس کے ارد گرد سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ بہت قدیم مخلوقات کی محفوظ باقیات جو کبھی زمین پر رہتی تھیں یا چٹانوں میں ان کے چھوڑے گئے نقوش، جو زمین کی سطح پر یا چٹانوں کی تہوں میں محفوظ پائے جاتے ہیں، انہیں فوسل کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف قسم کے فوسل کے مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ادوار میں مختلف قسم کے جانور زمین پر موجود رہے ہیں۔ ان سے مختلف اقسام کی شکلیں بنتی ہیں جو سائنسدانوں کے لیے کشش کا موضوع ہیں۔ اس کے علاوہ سون بھدرا ضلع میں کئی سیاحتی مقامات ہیں۔ یہاں خوبصورت اور دلکش وادیاں اور آبشاریں بھی ہیں۔ سیاحوں کی تعداد میں اضافے سے مقامی لوگوں کو بھی آمدنی ہوگی۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اس پارک میں پائے جانے والے فوسل ایلگی اور سٹرومیٹولائٹس قسم کے فوسل ہیں۔ اندازوں کے مطابق یہ 1400 ملین سال پرانا ہے۔ اس کی دیکھ بھال محکمہ جنگلات کرتی ہے۔ زیادہ تر لوگ سون بھدر میں ایسے پرانے فوسل سے واقف نہیں ہیں۔ اس لیے یہاں سیاحوں کی تعداد کم ہے۔ بنیادی سیاحتی سہولیات کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ محکمہ سیاحت بھی مختلف ذرائع سے لوگوں کو معلومات فراہم کرے گا۔ اس کی مقبولیت میں اضافے سے ریاستی حکومت کو بھی ریونیو ملے گا۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ یونیسکو اقوام متحدہ کا ایک ادارہ ہے جو ثقافتی اور قدرتی ورثے کے مقامات کی فہرست بناتا ہے۔ ریاست میں آگرہ قلعہ، فتح پور سیکری، تاج محل، سارناتھ، وارانسی کے گھاٹ وغیرہ شامل ہیں۔ سون بھدر ضلع میں واقع فوسل پارک کو یونیسکو کی فہرست میں جگہ دلانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ اس فوسل پارک کے فوسل ماہرین ارضیات کے لیے ایک تجسس بنے ہوئے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان پر تحقیق ہوتی رہتی ہے۔ اس کے ارد گرد بنیادی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے سیاحوں کی آمد کم ہے۔

’امرتا کا خواب: ساحر‘ پر ڈرامہ پیش

ڈرامہ میں ماں اور محبوبہ کی محبت کی اہمیت پر منظر کشی

لکھنؤ۔ سنت گاڈگے آڈیٹوریم، سنگیت ناٹک اکادمی گومتی نگر میں فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش حکومت اور انسٹی ٹیوٹ آف ہیومن رسورسز، ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ سوسائٹی (آئی ایچ آر آر ڈی) کے زیر اہتمام ڈرامہ ’امرتا کا خواب: ساحر‘ کو اسٹیج پر پیش کیا گیا۔ جو کہ مشہور قلم کار، ڈرامہ نگار ایس این لعل کے ذریعہ لکھا گیا تھا۔ اور اس کی ہدایت کاری نواب مسعود عبداللہ و ایس این لعل کے مشترکہ طور پر رہا۔ یہ ڈرامہ اس دور کے موقر استاد ادیب مرحوم شارب ردولوی کے نام تھا۔ اس موقع پر شارب ردولوی کو ۲ منٹ خاموشی اختیار کر کے خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس ڈرامہ میں درمیان درمیان میں ساحر کے فلمی نغمے بھی گلوکاروں کے ذریعہ گائے گئے جو کہ ڈرامہ کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ ڈرامہ میں ساحر۔امرتا کی جہاں پہلی ملاقات ہوئی اس مشاعرے کو بھی پیش کیا گیا۔ جو کہ پریت نگر میں 1944 میں منعقد ہوا تھا۔ اس مشاعرے میں جاں نثار اختر، مجاز لکھنوی، جوش ملیح آبادی، عرش ملسیانی، علی سردار جعفری، امرتا پریتم وساحر کو مشاعرہ پڑھتے ہوئے دکھایا گیا جس کو دیکھ کر اور مشاعرہ سن کر سامعین و ناظرین محظوظ ولطف اندوز ہوئے۔ ناظرین کو لگا کہ وہ 1944 کے مشاعرہ سے محظوظ ہو رہے ہیں۔ ڈرامہ میں امرتا وساحر کی محبت کے پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جو کہ سماج کو ایک پیغام دیتے ہیں۔ یہ کہانی ان لوگوں کی ملاقات یعنی 1944 سے شروع ہو کر ساحر کے انتقال یعنی 1980 پر ختم ہو جاتی ہے۔ ڈرامہ میں جہاں ایک طرف ساحر امرتا کی محبت میں گرفتار ہو گئے تھے وہیں ساحر اپنی ماں سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ اپنی ماں اور اپنے درمیان کسی تیسرے کو لانے کی ہمت نہیں جٹا سکے۔ ادھر امرتا نے ساحر کی وجہ سے اپنے شوہر پریتم سنگھ کو چھوڑ دیا لیکن ساحر کا ساتھ نہ ملنے کی وجہ سے ساحر کے انتظار میں ہی اپنے دوست امروز کے ساتھ رہنے لگی۔ ساحر امرتا کا خواب تھا جو کہ ساحر کے انتقال کے بعد ہی ٹوٹ گیا۔ پھر امرتا نے باقی زندگی اپنے دوست امروز کے ساتھ ہی گذاری۔ ڈرامہ کے تخیلات اطہر نبی کے تھے۔ ساحر وامرتا کے کردار کو ادا کرنے کے لئے دلی سے آئے اداکاروں راجیو شرما اور چندرانی مکھرجی کو ڈرامہ میں شامل کیا گیا۔ ساحر کا کردار راجیو شرما، امرتا کا کردار چندرانی مکھرجی مکھرجی، سوتر دھار کا کردار نواب مسعود عبداللہ نے ادا کیئے، امروز کا کردار آدتیہ اوہری، نثار کا کردار فرید خان و جئے دیو کا کردار آتش اعظمی نے، جوش ملیح آبادی کا کردار راہل مسرا، جاں نثار کا کردار شاہ رخ، علی سردار جعفری کا کردار شہباز، عرش ملسیانی کا کردار ثاقب حسن، مجاز لکھنوی کا کردار آتش اعظمی و نوکر کا کردار شاہد نے ادا کیئے۔ اس کے ساتھ ہی اسٹیج پر ساحر کے نغموں کو آواز دینے والے گلوکاروں میں جاوید غوری، کمار مکیش اور کرتی موجود تھے۔

مانو لکھنؤ کیمپس میں یوم آزاد تقریبات کا آغاز آج سے

کتابوں کی نمائش، انعامی ادبی مقابلہ اور توسیعی خطبہ کا اہتمام ہوگا

لکھنؤ۔ 7 نومبر۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے لکھنؤ کیمپس میں آج سے ’آزاد تقریبات‘ کا آغاز ہو رہا ہے۔ آج شام تین بجے مولانا آزاد کی کتابیں اور ان سے متعلق کتابوں کی نمائش کا افتتاح ہوگا۔ افتتاح فارسی زبان کے نامور اسکالر اور شعبۂ فارسی لکھنؤ یونی ورسٹی کے سابق صدر پروفیسر عمر کمال الدین کریں گے۔ یہ اطلاع کیمپس کے قائم مقام انچارج ڈاکٹر شاہ محمد فائز نے دی۔ ڈاکٹر شاہ محمد فائز نے بتایا کہ 9 تا 10 نومبر کو یو جی اور پی جی طلبا کے درمیان ادبی انعامی مقابلے ہوں گے۔ یہ مقابلے بھارتیہ بھاشا اتسو پروگرام کے تحت فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی کے اشتراک سے منعقد ہو رہے ہیں۔ جس میں لکھنؤ کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلبہ و طالبات شریک ہو رہے ہیں۔ پہلے دن مضمون نگاری اور شعر خوانی کا مقابلہ ہوگا جبکہ دوسرے دن پوسٹر سازی اور بیت بازی کا مقابلہ ہوگا۔ 10 نومبر کو شام ساڑھے چار بجے تقریب تقسیم انعامات کا اہتمام ہوگا۔ اس موقع پر فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی کے چیئرمین جناب سید اطہر صغیر طورج زیدی بطور مہمان خصوصی شریک ہوں گے اور جناب ایس۔ ایم عادل حسن (سکریٹری) مہمان اعزازی ہوں گے۔ مہمانوں کے دست مبارک سے مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام اور سرٹیفکٹ سے نوازا جائے گا۔ تقریب آزاد کے آخری دن 11 نومبر کو صبح گیارہ بجے یوم آزاد/قومی یوم تعلیم کے موقع پر ”مولانا آزاد، تعلیم اور اور خواتین کو بااختیار بنانا“ کے موضوع پر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (لکھنؤ) کی ڈین اور سابق ڈائریکٹر پروفیسر نزہت حسین توسیعی خطبہ پیش کریں گی۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں سات طلبہ کا پلیسمینٹ

لکھنو، ۷ نومبر، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ میں وائس چانسلر کی نگرانی میں پے ٹی ایم کمپنی نے ایک پلیسمنٹ ڈرائیو کا اہتمام کیا جس میں اس کمپنی نے مختلف مرحلوں سے گزرتے ہوئے انجینئرنگ شعبے کے سات طلبہ کا انتخاب کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر این بی سنگھ نے تمام کامیاب طلبہ ان کے روشن مستقبل کے لئے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ سبھی کو پوری ایمانداری اور لگن کے ساتھ کے ساتھ کام کرنا ہوگا اور ہر طرح کی کوتاہی اور تساہلی سے احتراز کرنا ہوگا کیونکہ آگے چل کر یہی رویہ آپ کی شناخت بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اس پلیسمنٹ ڈرائیو کا اہتمام یونیورسٹی کے پلیسمنٹ سیل نے کیا تھا۔ آرٹیفیشیل انٹیلیجنس اور مشین لرننگ کے سبجیکٹ انچارج ڈاکٹر سمن کمار مشرا نے اس ڈرائیو کو منعقد کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ پے ٹی ایم کمپنی نے نکت پربھاکر، مفشک، سمیر منی، گنیش، ارجن، ابھیشیک اور عظیم اسلم کو ڈھائی لاکھ روپے کے سالانہ پیکیج پر منتخب کیا گیا۔ انجینئرنگ اور ٹکنالوجی کے ڈائریکٹر پروفیسر ایس کے ترویدی نے تمام منتخب طلبہ کو مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کے لئے دعائیں دی۔

جل جیون مشن کی ایک منفرد پہل جل گیان یاترا

اسکول کے طلباء نے ہر گھر جل یوجنا سے گاؤں کی تصویر بدلتی دیکھی

لکھنؤ۔ 7 نومبر۔ منگل کو دار الحکومت لکھنؤ کے سروجنی نگر میں واقع دیہات میں اسکولی بچوں نے جل جیون مشن کی ہر گھر جل یوجنا کے ذریعے اتر پردیش کے ہر گاؤں میں آنے والی تبدیلیوں کو قریب سے دیکھا اور جانچا۔ نل کے کنکشن ہر گھر تک پہنچنے اور پینے کے صاف پانی کی وجہ سے گاؤں والوں کو ہونے والے فوائد بھی جانیں۔ انہوں نے پائپ کے ذریعے پینے کے پانی کے منصوبے کا بھی دورہ کیا اور گاؤں والوں کو فراہمی کے عمل کو دیکھا۔ اسٹریٹ ڈرامے کے ذریعے سکول کے بچوں کو پانی کی ایک ایک بوند بچانے کی ترغیب بھی دی گئی۔ موقع جل جیون مشن کے زیر اہتمام جل گیان یاترا کا تھا۔ اس میں نوودیا ودیالیہ پاپرسنڈ اور پی ایم شری کیندریہ ودیالیہ کی آر پی ایف بجنور کے 100 سے زیادہ طلباء نے حصہ لیا۔ آنے والی نسل کو جل جیون مشن کے منصوبوں میں حصہ دار بنانے کے لیے لکھنؤ کے سروجنی نگر میں جل گیان یاترا کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں شامل طلباء کو پی ایم شری کیندریہ ودیالیہ سی آر پی ایف کے پرنسپل آر کے سنگھ، نوودیا ودیالیہ کی پرنسپل سادھنا شکلا اور اسکیم کے ضلع کوآرڈینیٹر ڈاکٹر ہرپال سنگھ نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ سب سے پہلے طلباء کو سروجنی نگر میں واقع گونڈولی ڈرنکنگ واٹر پروجیکٹ لے جایا گیا۔ یہاں ان کو اوور ہیڈ ٹینک اور پمپ ہاؤس کے کام کے بارے میں بتایا گیا۔ اسے کلورینیشن کا کمرہ دکھایا گیا۔ یہ بھی دکھایا گیا کہ پانی کو سپلائی کرنے سے پہلے کیسے صاف کیا جاتا ہے۔ اوور ہیڈ ٹینک کو دیکھنے کے بعد طلباء نے گوڈولی گاؤں کا بھی دورہ کیا۔ FTK خواتین نے طالب علموں کو یہ بھی دکھایا کہ کٹ کا استعمال کرتے ہوئے پانی کے معیار کی جانچ کیسے کی جاتی ہے۔ طلباء نے گاؤں والوں سے بات کی اور پوچھا کہ جل جیون مشن کی ہر گھر جل یوجنا کے تحت پینے کے صاف پانی کا ان کی زندگیوں پر کیا اثر پڑا ہے۔ گاؤں کی پشپلتا نے بتایا کہ جب سے نل سے صاف پانی آنا شروع ہوا ہے، گاؤں کا طرز زندگی بدل گیا ہے۔ یہاں بچے اور بوڑھے کم بیمار پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ گاؤں کے بچے بھی وقت پر اسکول پہنچتے ہیں۔

....کلاس 11 کے طالب علم آدتیہ سنگھ سروجنی نگر میں واقع جل جیون مشن کے گونڈولی پینے کے پانی کے پروجیکٹ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ اپنے ہم جماعت اپورل سے پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ کو لگتا ہے کہ شمسی توانائی سے چلنے والے اس اوور ہیڈ ٹینک کے ذریعے 5.4 کلومیٹر کے دائرے میں پھیلے گاؤں کے 392 دیہی خاندانوں کو نل سے پینے کا صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ اپنے تجسس کو پورا کرتے ہوئے وہاں موجود جل نگم افسر نے بتایا کہ نہ صرف 100 KL OHT بلکہ پمپ ہاؤس، کلورینیشن روم میں نصب پینل اور مشینیں بھی شمسی توانائی سے چلتی ہیں۔ یہ سن کر طلبہ نے کہا کہ یہ واقعی خوشگوار ہے۔

ارم یونانی میڈیکل کالج میں تربیتی پروگرام کا چھٹا دن

نیشنل کمیشن فار انڈین سسٹم آف میڈیسن کی ہدایات کے مطابق ارم یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں دس سے پندرہ روزہ تربیتی پروگرام کا چھٹا دن اور کینسر ڈے کا پروگرام بتاریخ 7 نومبر 2023 کو اختتام پذیر ہوا۔ آج نئے داخلہ لینے والے طلبہ کو میڈیکل ڈیمونسٹریشن ڈاکٹر محمد طارق اور ڈاکٹر شاہد سہیل شعبہ معالجات نے بہت ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا، بعدہ پروفیسر سرفراز مسلم شعبہ انف واذن وحلق اور ڈاکٹر ثنا کوثر شعبہ ماہیت الامراض کا ایک جامع لیکچر ہوا، اور پھر اس کے بعد پروفیسر رئیس احمد صاحب شعبہ منافع الاعضاء نے کمپیوٹر اور دیگر بنیادی اشیاء کے بارے میں طلباء کو با تفصیل آگاہ کیا۔ اور اس کے بعد ارم یونانی میڈیکل کالج نے کینسر ڈے کا پروگرام دیرینہ روایت کے مطابق طے شدہ دن میں بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا۔ کینسر ڈے کا پروگرام پروفیسر عارف اصلاحی، ڈاکٹر محمد طارق اور ڈاکٹر شاہد سہیل شعبہ معالجات کے ماتحتی اور پرنسپل پروفیسر عبدالحلیم صاحب کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ اور سال آخر کے طلباء کے کچھ خوبصورت خطابات کے ساتھ ساتھ اساتذہ کرام نے اپنے تجربات بیان کیے۔ واضح رہے کہ ارم یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ مخصوص ایام کے پروگرام بڑے ہی اہتمام سے مناتا ہے اور اسی سلسلے کو برقرار رکھتے ہوئے آج بروز منگل بتاریخ 7 نومبر 2023 کو بھی کینسر ڈے منا کر طلباء اور دیگر حضرات کو کینسر سے آگاہ کیا۔

اکھلیش یادو نے ڈائل 112 کی خواتین ملازمین کی حمایت کی، شیئر کیا مشترکہ مطالبہ

لکھنؤ: 7 نومبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے ڈائل 112 کی خواتین ملازمین کی حمایت کرتے ہوئے جو تنخواہوں میں اضافہ سمیت مختلف مطالبات کے لیے احتجاج کر رہی ہیں، اپنا مطالبہ لیٹر سوشل میڈیا سائٹ X پر شیئر کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ ڈائل 100 کے کسی ایک کمیونیکیشن آفیسر کا نہیں بلکہ یہ خط سب کا درد ہے۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات سے قبل ہی رات بھر سردی میں بیٹھ کر اپنے مطالبات پیش کرنے والی بہنوں بیٹیوں کو صبح ہی حراست میں لے لیا گیا۔ بی جے پی کا ’ناری وندن‘ کی اصل شکل ’ناری بندھن‘ ہے۔ شرمناک، قابل مذمت، ناقابل برداشت! ڈائل 112 کی خواتین ملازمین پیر کی رات سے احتجاج کر رہی ہیں۔ منگل کی صبح پولیس والوں نے انہیں زبردستی وین میں ڈال کر وہاں سے ہٹانے کی کوشش کی۔ خواتین ملازمین کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہ بڑھا کر 18 ہزار روپے کی جائے اور انہیں ہفتہ وار ایک چھٹی اور مہینے میں دو چھٹیاں دی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹینڈر چینج ہونے پر ہمیں بغیر نوٹس پیریڈ کے نوکری سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ ہم نے ان کی بات نہیں سنی۔ ان کا مطالبہ ہے کہ آفر لیٹر اور جوائننگ لیٹر کے ساتھ ہماری شرائط کے مطابق ہمیں دوبارہ نوکری دی جائے۔

تکمیل الطب کالج میں ’رن فار یونانی اور آیروید‘

لکھنؤ 7 نومبر اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل لکھنؤ میں آٹھواں یوم آیروید کے تحت 29 ستمبر سے 10 نومبر 2023 تک چلنے والے یونانی اور آیروید بیداری پروگرام کے تحت یو۔جی اور پی۔جی طلباء وطالبات کا مضمون نویسی کا مقابلہ زیر عنوان ؛ آیروید اور یونانی میں موسم کی اہمیت ؛ پر منعقد ہوا۔۔۔ اسکے بعد ادویاتی پودوں کے ساتھ، رن فار آیروید و یونانی کا اہتمام کیا گیا۔ جسمیں کالج کے طلباء وطالبات نے ادویاتی پودوں کے ساتھ مارچ کیا۔ پودوں کی افادیت سے عوام کو روشناس بھی کیا۔۔۔ رن فار یونانی وآیروید مارچ کو علاقے کی سبھاسد رجنی یادو کے شوہر سماجی رہنما جناب پرمود یادو و کالج کے پرنسپل پروفیسر نفاست علی انصاری نے ہری جھنڈی دکھا کر کیا۔ اس موقع پر ہاسپٹل انچارج پروفیسر عبدالقوی، ڈاکٹر عبدالملک، ڈاکٹر عبدالخالق، ڈاکٹر محمد عمران خان، کنوینر ڈاکٹر منی رام سنگھ، محمد اقبال و مولانا آزاد میموریل اکادمی کے جنرل سکریٹری اتھکس کمیٹی کے رکن ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی وعلاقہ کے معززین کے علاوہ طلباء وطالبات کی کثیر تعداد نے حصہ لیا۔